حافظ عبدالرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ کی گرامر کی شاملِ نصاب کتاب "کِتَابُ الصَّرف"

کا جدید انداز، عام فہم اسلوب، قرآنی امثلہ اور تمرینات سے مزین 2 کلر ایڈیشن

کِتَابُ الصَّرف جدید

اسم	عد	هب	وجل	وسم	رم	يسر	ينع	يتم	يقظ
مضارع مجہول	يُوعَدُ	يُوهَبُ	يُوجَلُ						
مصدر مجہول	عِدَةٌ	هِبَةٌ	وَجْلاً						
اسم مفعول	مَوْعُودٌ	مَوْهُوبٌ	مَوْجُوْلٌ						
امر حاضر	عِدْ	هَبْ	اِيجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِيسِرْ	اِيْنَعْ	اِيتَمْ	اُوْقُظْ
نہی	لا تَعِدْ	لَاتَهَبْ	لَاتَوْجَلْ	لَاتَوْسُمْ	لَاتَرِمْ	لَاتَيْسِرْ	لَاتَيْنَعْ	لَاتَيْتَمْ	لَاتَيْقُظْ
اسم ظرف	مَوْعِدٌ	مَوْهَبٌ	مَوْجِلٌ	مَوْسِمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنَعٌ	مَيْتَمٌ	مَيْقَظٌ
اسم آلہ	مِيْعَدٌ	مِيْهَبٌ	مِيْجَلٌ	مِيْسَمٌ	مِيْرَمٌ	مِيْسَرٌ	مِيْنَعٌ	مِيْتَمٌ	مِيْقَظٌ
اسم تفضیل	اَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَيْسَرُ	اَيْنَعُ	اَيْتَمُ	اَيْقَظُ

أَنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ قَدْ فَعَلْتُنَّ كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ

أَنَا فَعَلْتُ قَدْ فَعَلْتُ كُنْتُ فَعَلْتُ

ترتیب و اضافہ

مولانا ابو نعمان بشیر احمد حفظہ اللہ

نظرِ ثانی

مولانا تنویر احمد حفظہ اللہ حافظ قمر حسن حفظہ اللہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض: 11416 سعودی عرب فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

● الرياض۔ العليا۔ فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 ● سویلم فون: 2860422 01

● مندوب الرياض: موبائل: 0503417156 ● قصیم (بریدہ): فون / فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503459695-0505196736

● مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 ● مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155

● جدہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 ● الخبر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551

● ینبع البحر فون / فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 ● خمیس مشیط فون / فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شارجہ فون: 5632623 6 00971 امریکہ ● ہوسٹن فون: 7220419 713 001 ● نیویارک فون: 6255925 718 001

لندن فون: 4885 539 208 0044 آسٹریلیا فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

● 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072

موبائل: 4212174 0321-8484569 0322 ● غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

کراچی طارق روڈ بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون / فیکس: 2281513 51 0092 موبائل: 5370378 0321

حافظ آباد فیصل پلازہ، گوجرانوالہ روڈ، حافظ آباد فون و فیکس 525170-0547

مضامین

عرضِ ناشر

عربیٔ مبین قرآن وحدیث کی زبان ہے اور ہمارا بنیادی دینی ادب عربی زبان میں ہے، لہٰذا اس کی تفہیم ہر مسلمان کا اوّلین فریضہ ہے۔ عربی گرامر اور اس کے نکات وغوامض کا ادراک ہوجائے تو اسلامی تعلیمات کو سمجھنا آسان ہوجاتا ہے۔ اسی لیے اسلامی علوم کے فروغ کے ساتھ ساتھ عربی زبان وادب کے فنون بھی فروغ پاتے رہے اور ہر عہد میں انھیں مدارس کے نصاب میں خاص اہمیت حاصل رہی۔ اہل علم اور زبان وادب کے ماہرین نے اس سلسلے میں جہاں عربی گرامر کے اصول وقواعد وضع کیے، وہیں طلبہ واساتذہ کی رہنمائی کے لیے بڑی مفید کتب تالیف کیں۔

فن صرف علم نحو ہی کا ایک شعبہ ہے اور خاصے عرصے بعد اس نے ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کی۔ ابن خلدون نے علم نحو (وصرف) کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

''پھر جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے دیگر اقوام وامم کے زیرنگیں علاقے فتح کرنے کی غرض سے حجاز کو چھوڑا تو ان کی ملاقات عجم سے ہوئی۔ ان سے میل جول بڑھا تو ایک لازمی امر کے طور پر ان کی زبان کا اثر عربوں کی فصیح عربی زبان پر پڑا۔ اس صورتحال سے اہل علم کو خدشہ ہوا کہ مبادا ایک زمانہ یہ حالت برقرار رہے، عربی کا اصلی ذوق تبدیل ہوجائے اور قرآن وحدیث کی زبان لوگوں کے فہم سے بالاتر ہوجائے۔ چنانچہ انھوں نے عرب کے روزمرّہ کلام سے کلیات وقواعد کی صورت میں اس عربی ذوق کے قیاسی قوانین اخذ کیے جن پر وہ کلام کی بقیہ انواع کو قیاس کریں اور متماثل کلام کو آپس میں ملائیں۔ مثال کے طور پر یہ کہ فاعل مرفوع، مفعول منصوب اور مبتدا مرفوع ہے۔''

علم نحو (وصرف) کے واضع اوّل ابوالاسود دؤلی (م69ھ/688ء) تھے جن کا تعلق بنوکنانہ سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں انھوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تو علی رضی اللہ عنہ نے انھیں بصرہ کا والی مقرر کیا۔ مصحفِ قرآنی پر سب سے پہلے انھوں نے نقطے لگائے۔ مشہور قول کے مطابق علم صرف کو علم نحو سے الگ کرکے باقاعدہ مستقل فن کی حیثیت سے مرتب ومدوّن کرنے والے پہلے شخص ابوعثمان بکر بن محمد بن حبیب المازنی تھے۔ انھوں نے اصمعی، ابوعبیدہ اور ابوزید سے تحصیل علم کی۔ علم صرف پر تالیف کی گئی ان کی کتاب کا نام التصریف

ہے جس میں انھوں نے پہلی مرتبہ اس فن کے اصول وقواعد مرتب کیے۔ ان کے نامور شاگرد اور عربی زبان کے جلیل القدر امام المبرد کا کہنا ہے کہ ''سیبویہ کے بعد ان سے زیادہ علم نحو (وصرف) کو جاننے والا کوئی نہ تھا۔''

علم نحو (وصرف) نے کوفہ وبصرہ میں نشو ونما پائی۔ یہ دونوں شہر پہلی صدی ہجری ہی میں مسلمانوں کے اہم علمی مراکز بن چکے تھے۔ عقائد اور فقہ کی وضع کا کام بھی یہیں ہوا۔ علم نحو (وصرف) کے سلسلے میں کوفہ وبصرہ دو الگ مدارسِ فکر کی صورت میں سامنے آئے۔ ان مدارسِ فکر (School of Thoght) کے تشکیل پانے کی بنیادی وجہ کوفہ وبصرہ کے علماء کا نحو وصرف کے بعض مسائل میں اختلاف تھا۔ ابوالاسود ہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے بصرہ کے مدرسۂ فکر کی بنیاد رکھی جو کوفہ کے مدرسے سے زیادہ قدیم اور مشہور تھا۔ مدرسۂ کوفہ کے برعکس مدرسۂ بصرہ کی فکر پر منطق وفلسفہ کا اثر زیادہ تھا۔ یہاں تک کہ تمیز کے لیے بصرہ کے نحویوں کو ''اہل منطق'' کہا جاتا تھا۔

بصرہ کے نمایاں علماء میں ابوعمرو بن العلاء (م 153ھ/770ء)، سیبویہ فارسی (م 210ھ/825ء)، خلیل بن احمد (م 175ھ/791ء)، اصمعی (م حدود216ھ/831ء)، ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ (م 209ھ/824ء) اور المبرد (م 285ھ/898ء) شامل تھے۔ ان میں ابوعمرو بن العلاء زبان وادب کے ساتھ ساتھ تفسیر کے بھی استاذ تھے۔ خلیل بن احمد فراہیدی علمِ عروض کے بانی تھے۔ لغت کے موضوع پر ان کی کتاب العین ہے جسے عربی زبان کی پہلی باقاعدہ ڈکشنری قرار دیا گیا ہے۔ ان کے شاگرد سیبویہ کی نحو (وصرف) کے موضوع پر لکھی گئی الکتاب امّ الکتب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اصمعی اور ابوعبیدہ جن کی زیادہ تر کتب لسانی مضامین پر مشتمل تھیں، کا ستارہ ہارون الرشید کے عہد میں چمکا۔ المبرد کی معروف کتاب کا نام الکامل ہے جس میں انھوں نے تنقید، لسانیات اور ادب تاریخ جیسے بیشتر مضامین سمودیے ہیں۔ یہ کتاب عربی ادب کے ارکانِ اربعہ میں شمار ہوتی ہے۔ اس دور کے علمائے کوفہ میں کسائی فارسی (م 189ھ/805ء)، ان کے نامور شاگرد فرّاء (م 207ھ/822ء) اور مفضل ضبی (م 290ھ/903ء) کے نام نمایاں ہیں۔ مفضل ضبی کی کتاب کا نام المفضلیات ہے جو انھوں نے خلیفہ مہدی کو تحفے کے طور پر پیش کی تھی۔

اس کے بعد عباسی دور میں عربی زبان وادب کی تاریخ میں دو بڑے نام سامنے آتے ہیں جنھوں نے خاص طور پر علمِ صرف کے اصول وقواعد پر کام کیا۔ پہلے ابوعلی الفارسی (م 377ھ) اور دوسرے ان کے نامور شاگرد عثمان بن جنی (م 392ھ) ہیں۔ ابن جنی کی کتاب کا نام الخصائص ہے جو اصولِ لغہ اور نحو کی بڑی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اندلس میں ابن القوطیہ (م 367ھ/977ء) نے اپنی زندگی نحو کے مطالعے کے لیے وقف کردی تھی۔ اندلس کے ابن سید بطلیوسی (م 580ھ/1185ء)، ابن مالک (م 672ھ/1274ء) اور ابوحیّان (م 744ھ/1344ء) بھی نحو وصرف اور لسان وادب کے معتبر مصنف تھے۔ بالخصوص نحو وصرف کے موضوع پر ابن مالک کی ہزار اشعار پر

مشتمل منظوم کتاب الفیۃ ابن مالك بہت معروف ہوئی۔اس منظومے کو بنیاد بنا کر آج تک نحو کی کتابیں تالیف کی جا رہی ہیں۔اس اہم کتاب کی شرح، شرح ابن عقیل مدارس میں شامل نصاب ہے۔اسی طرح اس موضوع پر بعد میں کئی ایک اہم کتب بھی مدون کی گئیں، مثلاً: قطر النّدیٰ، الکافیہ، ہدایۃ النحو وغیرہ جو مدارس میں شامل نصاب ہیں۔

عربی کے لسانی ولغوی ادب کے اس طائرانہ جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں اہل علم نے قواعد وانشاء اور صرف ونحو پر گرانقدر کام کیا جس سے اکنافِ عالم میں عربی زبان کی تدریس میں سہولتیں پیدا ہوئیں، تاہم مرورِ ایّام کے ساتھ تعلیم وتدریس کے جدید اسالیب متعارف ہوئے ہیں، ان کے پیشِ نظر مذکورہ علوم کو سہل انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔زیرنظر ''کتاب الصرف جدید'' اس سلسلے میں ایک وقیع کاوش ہے۔تقریباً ایک سو سال پہلے حافظ عبدالرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ نے ''کتاب الصرف'' کے نام سے ایک جامع، مختصر اور سلیس بیان کی حامل کتاب مرتب کی تھی جو دینی مدارس میں بہت مقبول ہوئی اور مدتوں سے نصاب میں شامل ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زبان وبیان کے آداب واسالیب بدل جاتے ہیں، لہٰذا اس میں قدرے اصلاح کی ضرورت تھی۔اب مرکز الدعوۃ السلفیہ، ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) کے فاضل استاذ ابونعمان بشیر احمد نے اس نقش اوّل میں بتقاضائے ضرورت مطلوبہ اصلاح وترمیم اور مفید اضافے شامل کر کے اسے نقشِ ثانی کی حیثیت دے دی ہے۔اس جدید ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے قرآنی مثالوں سے مزین کیا گیا ہے تاکہ گرامر پڑھنے کا اصل مقصود حاصل ہو۔اور تمرینات میں جدت پیدا کی گئی ہے تاکہ طلبہ کے فہم وفکر کے لیے آسانی فراہم ہو۔اس سلسلے میں دارالسلام لاہور میں نصاب سازی کا ایک شعبہ بھی قائم کر دیا گیا ہے جس کے ان شاء اللہ مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیز گرامی حافظ عبدالعظیم اسد اور ان کے رفقاء حافظ محمد ندیم، حافظ قمر حسن، مولانا تنویر احمد، قاری عبدالرشید راشد کا ممنون ہوں جن کی شبانہ روز کاوشوں سے یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے، نیز آرٹ ڈائریکٹر زاہد سلیم چودھری اور ان کے ساتھیوں عامر رضوان، اسد علی اور ابو مصعب نے کمپوزنگ وڈیزائننگ سے اسے خوبصورت بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ جزیل دے۔عزیز طلبہ وطالبات سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے رب العالمین سے ہمارے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر دارالسلام۔الریاض، لاہور

رمضان المبارک 1428ھ / اکتوبر 2007ء

مقدمہ

زندہ اور بیدار مغز قومیں اپنی جلا و بقا اور اپنے روشن وخوش آئند مستقبل کی خاطر نئی نسل کو حالات کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑتیں بلکہ وہ ان کی بھرپور سرپرستی کرتی ہیں اور ان کے ذہنی ارتقا اور دماغی نشو ونما کے لیے نظام تعلیم اور تعلیمی اداروں کو خوب سے خوب تر بنا کر نئی نسل کی مسلسل رہنمائی کرتی ہیں تا کہ وہ ترقی کی منازل آسانی اور فراوانی سے طے کر سکیں۔

ہر قوم کا نظام تعلیم اس کے نظریۂ حیات، اُمنگوں، ارادوں اور تہذیبی محاسن کا آئینہ دار ہوتا ہے، اس لیے ہر زندہ قوم اپنے تشخص اور ملّی وجود کی بقا اور استحکام کے لیے اپنا نظامِ تعلیم اس طرح مرتب کرتی ہے کہ اس میں حرکی اور انقلابی عناصر وعوامل نمایاں طور پر کار فرما ہوں، مادی اور روحانی ترقی کے ضامن اور خاندان بن جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دینی مدارس ہی ملتِ اسلامیہ کے وہ مضبوط قلعے ہیں جن میں بیٹھ کر کفر والحاد کی تحریکوں کا مقابلہ کیا گیا ہے اور انھی کے سائے میں روحانیت کی آبیاری، اذہان کی تطہیر، کردار کی تعمیر، زندگی کی تفسیر اور نفوس کا تزکیہ ہوا ہے اور ایسے رجال کبار منظر عام پر آئے ہیں جو ہر میدان میں دین حنیف کی سربلندی اور فتنوں کی سرکوبی کے عظیم کارنامے انجام دیتے آ رہے ہیں۔

ہمارے اسلاف میں مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے وقت علمی جامعیت اور شخصی وقار کی خوبیاں بہت نمایاں ہوتی تھیں وہ علوم وفنون کے کسی بھی شعبے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتے تھے۔ ہ قاضی، مفتی، خطیب اور مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ سرکاری اور انتظامی عہدوں پر بھی اپنے علم ونظر کے جوہر دکھاتے رہے۔

ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ آج ہمارے طلبہ کا یہ معیار باقی نہیں رہا۔ آج اکثر فارغ التحصیل فضلاء عصری مشکلات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ دور حاضر کے سیاسی، علمی، اقتصادی اور سماجی مسائل سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہمارے فضلاء قومی قیادت اور ملی رہنمائی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور اس طرح خدمت وعمل کا وسیع میدان غیر اسلامی فکر وذہن رکھنے والے لوگوں کے لیے خالی چھوڑتے جا رہے ہیں۔

جس بہتات سے مدارس، کتب، معلم ومتعلم اور اسباب وذرائع آج مہیا ہیں، اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد میں نہیں تھے افسوس! اس فراوانی کے باوجود ہر میدان میں قحط الرجال ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟...... ہمارے خیال کے مطابق اس کے دیگر اسباب میں سے ایک سبب دُور از کار قدیم تدریسی نصاب اور فرسودہ طریقۂ تعلیم ہے۔ ہمارے اکثر دینی

مدارس کا نصاب تعلیم وہی ہے جو زمانۂ قدیم میں اُسی دور کے تقاضوں کے مطابق بجا طور پر مرتب کیا گیا تھا۔ بلاشبہ اس دور میں وہی نصاب مناسب تھا لیکن اب زمانہ کروٹ لے چکا ہے، حالات یکسر بدل گئے ہیں اور زندگی کے رویے اور رفتار میں بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں لوگوں کی نفسیات بھی بڑی حد تک تبدیل ہوگئی ہے۔ مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باعث معاشیات واقتصادیات کی نت نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ دوسرے ممالک سے درآمد وبرآمد کے مسائل اور بنکوں کے نظام نے اسلامی نظامِ معیشت کے لیے بہت سے پیچیدہ اور معنی خیز مسائل پیدا کر دیے ہیں، اس لیے دور حاضر کا تقاضا ہے کہ ہمارا نصاب تعلیم ایسا ہو جو آج کے طلبہ کو درپیش ان تمام چیلنجوں کا حل بھی پیش کرے اور صحیح اسلامی تشخص بھی اُجاگر کرے۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی طرح دیگر ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہر چند سال بعد نصاب تعلیم میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پہلا نصاب غلط تھا بلکہ تبدیلی اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ نصاب عصر رواں کے بہت سے تقاضوں سے نابلد اور بے آہنگ ہو چکا تھا۔

آج حالت یہ ہے کہ اب سے بیس سال پہلے بخار کے لیے استعمال ہونے والی دوا تبدیل ہو چکی ہے۔ زمیندار بیس سالہ پرانی اجناس، کھاد اور ادویات کے بجائے جدید اجناس، کھاد اور ادویات استعمال کر کے ترقی کر گیا ہے لیکن ہم ابھی تک ماضی میں سانس لے رہے ہیں اور ہم نے قدیم نصاب کو بدستور جامد، غیر متبدل اور حرفِ آخر سمجھ رکھا ہے اور اگر کسی نے ہوشمندی کا مظاہرہ کیا ہے اور نصاب میں کوئی کتاب تبدیل کی بھی ہے تو اسے لمبی لمبی بحث وتکرار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ان معروضات کا یہ مطلب نہیں کہ اسلاف کا مرتب کردہ قدیم نصاب بالکل اپاہج اور ناکارہ ہے اور اسے اول تا آخر تبدیل کر دیا جائے، واقعہ یہ ہے کہ حقیقت وصداقت ہمیشہ دو انتہاؤں کے درمیان ہوتی ہے اور افراط وتفریط کا رویہ کبھی سودمند نہیں ہوتا، پس یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ موجودہ نصاب تعلیم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کر دی جائیں تو یہی نصاب بہت حد تک دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کرنے لگے گا۔

① **تخفیف**: نصاب مختصر ہونا چاہیے جس کی تعلیم وتحصیل میں بہت زیادہ عرصہ درکار نہ ہو۔ ہمارے موجودہ نصاب میں کتابوں کی بھر مار ہے اور اکثر کتب طویل ہیں جبکہ وقت بہت کم ہوتا ہے۔ مقررہ نصاب مکمل کرنے کے لیے سمجھا کر پڑھانے کے بجائے کتاب ختم کرنا ہی اولین فرض سمجھا جاتا ہے اور طلبہ بھی زیادہ صفحات پڑھنے کی داد پانے کے متمنی ہوتے ہیں۔ ہم نے اسلاف کے نصاب میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور ان کے مقابلے میں تدریسی وقت گھٹا کر نقیضین کو جمع کیا ہے۔ نصاب جس قدر مختصر اور جامع ہوگا اسی قدر اس کے طالبین میں تحصیل کا جذبہ بڑھے گا اور حفظ وضبط بہتر انداز میں ہو سکے گا۔

② ترمیم: نصاب سے بعض غیر اہم فنون ساقط کر کے ان کی جگہ جدید علوم کا اضافہ کیا جائے۔ ہمارے نصاب میں بعض ایسی کتب اور فنون شامل ہیں جن کا عصر حاضر میں خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا جب کہ بہت سی کتابیں اور فنون ایسے ہیں جن کی آج اشد ضرورت ہے لیکن ہمارا نصاب ان سے خالی ہے۔ جس طرح ہمارے اسلاف نے خوارج، جہمیہ، قدریہ اور معتزلہ کا رد کرنے کے لیے مختلف کتب شامل نصاب کی تھیں، اسی طرح آج کمیونزم، سوشلزم، آمریت، لادینیت، مادر پدر آزاد جمہوریت، سرمایہ دارانہ معیشت اور قسطائیت وغیرہ کا رد کرنے والی کتب کو داخل نصاب کرنا چاہیے تھا لیکن ہم آج تک انھی فِرَق کا رد پڑھ رہے ہیں جن کا وجود تاریخ کے کباڑ خانے میں بوسیدہ ہو چکا ہے اور آج کی دنیا میں ان کا کوئی نام ونشان نظر نہیں آتا۔

③ تیسیر: نصابی کتب سہل وسلیس ہونی چاہئیں جن کا سمجھنا طلبہ کے لیے آسان ہو، ایسی کتب سے اجتناب کیا جائے جن میں زیادہ تر وقت لفظی اور عبارتی موشگافیوں پر صرف ہوتا ہے اور فنی قواعد ومسائل سمجھنے اور یاد کرنے کے بجائے طلبہ کتاب کے متن کی پیچیدگیوں ہی میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

ہر دور کا ایک خاص مزاج اور ذوق ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ قواعد کی تلخیص، مسائل کی تنقیح، عبارت آرائی، متن نویسی وایجاز طرازی، اختصار کے نت نئے انداز اور لفظی موشگافیوں کا دور دورہ تھا، طبیعتوں میں جولانی اور وقت کی فراوانی تھی، اس لیے یہ اس دور کے تقاضے کے مطابق تھا لیکن اب نہ تو طبائع میں وہ جولانی رہی، نہ وہ جفاکشی، نہ محنت وعرق ریزی کی صلاحیت، نہ فرصت وطمانیت رہی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہی، مشکل پسندی سے طبیعتیں اکتانے لگیں اور جدید کتابیں منصۂ شہود پر آ گئیں۔ ادب وانشا کا اسلوب ہی بدل گیا۔ اب بھی اگر ہم قدیم انداز ونصاب اپنائیں گے تو رفتارِ زمانہ کے ساتھ ہرگز نہیں چل سکیں گے۔ غور کا مقام ہے، کیا مشکلات کو مشکل تر بنانا کمال ہے یا انھیں آسان بنا کر پیش کرنا کمال ہے؟

فرض کریں دو صفحات کی بحث مختصر کر کے ایک صفحے میں لکھ دی گئی لیکن اُسے پڑھانے کے لیے مدرس کو ایک گھنٹہ صرف کرنا پڑا اور خاصی تمہید وتشریح کے بعد بمشکل وہ حل ہوئی۔ اگر وہی بحث دو صفحات میں واضح انداز میں لکھی جاتی جو معمولی کاوش سے ذہن نشین ہو جاتی اور طلبہ اُسے آسانی سے سمجھ لیتے تو بتلائیے کون سا طریقہ بہتر اور قابلِ ترجیح تھا؟ یقیناً کاغذ وروشنائی تو زیادہ خرچ ہوئی لیکن وقت اور دماغ کم خرچ ہوا۔ گویا ہم نے اختصارات وایجازات سے کاغذی پیرہن کی بچت تو کر لی لیکن دماغ جیسے لطیف جوہر اور وقت جیسے قیمتی سرمائے کو بے رحمی سے ضائع کیا۔

متذکرہ بالا معروضات کے پیش نظر یہ کتاب فن صرف میں تیسیر کی عاجزانہ کوشش ہے تاکہ عربی گرائمر کی معرفت سے اسلامی تعلیمات سمجھنا آسان ہو جائے۔ یہ کتاب تقریباً ایک صدی قبل حافظ عبدالرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ نے مرتب فرمائی

تھی جو اردو زبان میں نہایت جامع ،مختصر اور سلیس ہونے کی وجہ سے دینی مدارس میں مقبول اور مدتوں شامل نصاب رہی لیکن اب وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے آداب و اسلوب میں بھی بڑی تبدیلی آ گئی ہے۔اس لیے اسی کتاب کی بعض چیزیں ناگزیر طور پر محتاج اصلاح تھیں، چنانچہ اسی کتاب کی نوک پلک ٹھیک کر کے اس میں کچھ مفید اضافے کر دیے گئے ہیں۔ حافظ عبدالرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ کی یہ کتاب پہلے نقش اول تھی تو اب بتقاضائے ضرورت مطلوبہ اصلاح و ترامیم کے بعد یہی کتاب نقش ثانی کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔اس کتاب میں حک و اضافے کا واحد مقصد طلبائے عزیز کے فہم وفکر کے لیے آسانی مہیا کرنا ہے۔ دعا ہے کہ رب کریم اسے شرف قبولیت بخشے اور تعلیم و تعلم کی زینت عطا کر کے اِسے صدقۂ جاریہ بنا دے۔آمین یارب العلمین !

ابونعمان بشیر احمد
مرکز الدعوۃ السلفیہ
ستیانہ بنگلہ، (فیصل آباد)

علم صرف

لغوی معنی: صرف کے لغوی معنٰی ''پھیرنا یا تبدیل کرنا'' ہیں۔

اصطلاحی تعریف: وہ علم جس میں کلمات کو بنانے اور اُن کی ساخت میں مختلف تبدیلیاں کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے۔

موضوع: علم صرف کا موضوع عربی زبان کے کلمات ہیں۔

فائدہ: اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات ادا کرسکتا ہے۔

کلمے کی تعریف وتقسیم: جو لفظ بامعنی اور اکیلا ہو اسے ''کلمہ'' کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

① اسم: جو کلمہ اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اسے ''اسم'' کہتے ہیں، مثلاً: رَجُلٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا)۔

② فعل: جو کلمہ اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، اسے ''فعل'' کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ (اس نے مارا) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے/ مارے گا) اِضْرِبْ (تو مار)۔

③ حرف: جو کلمہ اپنے معنی خود نہ بتائے جب تک دوسرا کلمہ اس کے ساتھ نہ ملایا جائے، اسے ''حرف'' کہتے ہیں، مثلاً: مِنْ (سے) إِلٰى (تک)۔

اسم، فعل اور حرف تینوں کی اکٹھی مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اس میں اٰمَنْتُ فعل ''ب'' حرف اور لفظ اللّٰہ اسم ہے۔[1]

[1] فعل میں تبدیلی کثرت سے ہوتی ہے، اسم میں اس سے کم اور حرف میں بالکل نہیں ہوتی۔ علم صرف میں بحث تبدیلیوں کے بارے میں ہوتی ہے اور تبدیلیاں فعل میں زیادہ ہوتی ہیں، اس لیے پہلے ''فعل'' کا بیان کرنا زیادہ مناسب ہے۔

فعل

فعل کی تین قسمیں ہیں: ① فعل ماضی ② فعل مضارع ③ فعل امر

① فعل ماضی: وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانۂ گزشتہ میں ہونا یا کرنا سمجھا جائے، اسے ''فعل ماضی'' کہتے ہیں، مثلاً: کَتَبَ (اس نے لکھا۔) ﴿ كَتَبَ اللّٰهُ ﴾ (اللہ نے لکھ دیا ہے۔)

② فعل مضارع: وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانۂ حال یا مستقبل میں ہونا یا کرنا سمجھا جائے، اسے ''فعل مضارع'' کہتے ہیں، مثلاً: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے/ لکھے گا۔) ﴿ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ﴾ (اللہ لکھ لیتا ہے جو رات کو وہ سازش کرتے ہیں۔)

③ فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، اسے ''فعل امر'' کہتے ہیں، مثلاً: اُكْتُبْ (تو لکھ۔)[1]

فعل لازم ومتعدی: جو فعل صرف فاعل (کام کرنے والا) کے ملنے سے پوری بات ظاہر کر دے، اسے ''فعل لازم'' کہتے ہیں، مثلاً: ﴿ ذَهَبَ الْخَوْفُ ﴾ (ڈر چلا گیا۔)

اور جس فعل کو پوری بات ظاہر کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بہ (جس پر کام کیا گیا) کی بھی ضرورت ہو، اسے ''فعل متعدی'' کہتے ہیں، مثلاً: ﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ﴾ (اللہ نے مثال بیان کی۔)

فعل معروف ومجہول: جس فعل کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، اسے ''فعل معروف یا معلوم'' کہتے ہیں، مثلاً: ﴿ خَلَقَ اللّٰهُ ﴾ (اللہ نے پیدا کیا۔) ﴿ يَخْلُقُ اللّٰهُ ﴾ (اللہ پیدا کرتا ہے/ کرے گا۔)

اور جس فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو، اُسے ''فعل مجہول'' کہتے ہیں،[2] مثلاً: ﴿ ضُرِبَ مَثَلٌ ﴾ (مثال بیان کی گئی۔) ﴿ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴾ (تمام امور لوٹائے جاتے ہیں/لوٹائے جائیں گے۔)

---

[1] بعض علمائے صرف نے فعل نہی ملا کر فعل کی چار قسمیں بیان کی ہیں، چونکہ فعل مضارع پر حرفِ نہی داخل کر دینے سے ''فعل نہی'' بن جاتا ہے، اس لیے یہ الگ قسم نہیں بلکہ فعل مضارع ہی میں شامل ہے۔

[2] ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جس فعل کا فاعل معروف ومعلوم ہوا سے فعل معروف / معلوم کہتے ہیں۔
اگر فعل کا فاعل نامعلوم ہو تو اسے ''فعل مجہول'' کہتے ہیں، چونکہ فعل معلوم میں اصل بات کا موضوع (Subject) ''فاعل'' (کام کرنے والا) ہوتا ہے، فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہونے کا یہی مطلب ہے۔ اسی طرح فعل مجہول میں بات ''مفعول'' (جس پر ◄◄

فعل مُثْبَت و مَنْفِی: اگر فعل سے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اسے مُثْبَت کہیں گے، مثلاً: خَلَقَ، یَخْلُقُ (اُس نے پیدا کیا، وہ پیدا کرتا ہے / پیدا کرے گا) اگر حرف نفی ہو تو اسے منفی کہتے ہیں، مثلاً: مَا خَلَقَ وَلَا یَخْلُقُ (اس نے پیدا نہیں کیا، وہ پیدا نہیں کرتا / پیدا نہیں کرے گا۔)

◄◄ کام کیا گیا) کے بارے میں کی جاتی ہے اور فاعل کو نظر انداز کیا جاتا ہے، فعل کی مفعول کی طرف نسبت کا یہی مطلب ہے۔

فعل ماضی

فعل ماضی کے جتنے صیغے اُردو اور فارسی میں استعمال ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر فعل کا فاعل سے تعلق ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جس کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں، یعنی متکلم، حاضر اور غائب سے خالی نہیں ہوسکتا،[1] پھر ان میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد، تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے، پس اس لحاظ سے فاعل کی کل اٹھارہ قسمیں بنتی ہیں جس کے مطابق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے۔

- 3 صیغے مذکر متکلم کے لیے اور 3 صیغے مؤنث متکلم کے لیے۔
- 3 صیغے مذکر حاضر کے لیے اور 3 صیغے مؤنث حاضر کے لیے۔
- 3 صیغے مذکر غائب کے لیے اور 3 صیغے مؤنث غائب کے لیے۔

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں، چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کے بجائے دو صیغے استعمال ہوئے ہیں، اُن کی تفصیل صفحۂ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔[2]

---

[1] متکلم کے معنی ہیں ''بات کرنے والا'' حاضر یا مخاطب ''وہ جس سے بات کی جا رہی ہو'' اور غائب اُس شخص کو کہتے ہیں ''جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو''۔ اُردو زبان میں متکلم کے لیے ''میں'' اور ''ہم''، حاضر کے لیے ''تو'' اور ''تم'' اور غائب کے لیے ''اُس'' اور ''وہ'' جیسی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔

[2] درجے کے لحاظ سے پہلے متکلم، پھر حاضر اور پھر غائب ہوتا ہے مگر سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی جاتی ہے۔

بحث فعل ماضی معروف

افراد	جنس	ضمائر	صیغہ	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	فَعَلَ	اُس (ایک مرد) نے کیا
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	فَعَلَا	اُن (دو مردوں) نے کیا
جمع	مذکر غائب	هُمْ	فَعَلُوْا	اُن (سب مردوں) نے کیا
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	فَعَلَتْ	اُس (ایک عورت) نے کیا
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	فَعَلَتَا	اُن (دو عورتوں) نے کیا
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	فَعَلْنَ	اُن (سب عورتوں) نے کیا
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	فَعَلْتَ	تو (ایک مرد) نے کیا
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا [1]	تم (دو مردوں) نے کیا
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	فَعَلْتُمْ	تم (سب مردوں) نے کیا
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	فَعَلْتِ	تو (ایک عورت) نے کیا
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	تم (دو عورتوں) نے کیا
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	تم (سب عورتوں) نے کیا
واحد	مذکر و مؤنث متکلم	أَنَا	فَعَلْتُ [2]	میں (ایک مرد/ایک عورت) نے کیا
تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	فَعَلْنَا [3]	ہم (دو مردوں یا دو عورتوں/سب مردوں یا سب عورتوں) نے کیا

[1] یہ صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے۔

[2] یہ صیغہ واحد/مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

[3] یہ صیغہ تثنیہ و جمع اور مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

صیغوں کی شناخت

صیغہ	حل صیغہ	شناخت
فَعَلَ	واحد مذکر غائب	یہ سب علامتوں سے خالی ہوتا ہے۔
فَعَلَا	تثنیہ مذکر غائب	آخر میں "ا" تثنیہ مذکر غائب کی علامت ہے۔
فَعَلُوا [1]	جمع مذکر غائب	آخر میں "و" جمع مذکر کی علامت ہے۔
فَعَلَتْ	واحد مؤنث غائب	"تْ" ساکن واحد مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلَتَا [2]	تثنیہ مؤنث غائب	"تَا" تثنیہ مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلْنَ	جمع مؤنث غائب	"نَ" مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت ہے۔
فَعَلْتَ	واحد مذکر حاضر	"تَ" مفتوح واحد مذکر حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	"تُمَا" تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمْ	جمع مذکر حاضر	"تُمْ" جمع مذکر حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتِ	واحد مؤنث حاضر	"تِ" مکسور واحد مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُمَا	تثنیہ مؤنث حاضر	"تُمَا" تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُنَّ	جمع مؤنث حاضر	"تُنَّ" جمع مؤنث حاضر کی علامت ہے۔
فَعَلْتُ	واحد مذکر و مؤنث متکلم	"تُ" مضموم واحد مذکر و مؤنث متکلم کی علامت ہے۔
فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	"نَا" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کی علامت ہے۔

[1] فَعَلُوا کے آخر میں "ا" واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے۔

[2] اس صیغہ میں "ت" علامت مؤنث اور "ا" علامت تثنیہ غائب ہے، دونوں کو ملانے سے "تَا" تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ بنا "ت" اصل میں ساکن تھی، تثنیہ کا الف ملنے سے دو ساکن اکٹھے ہوگئے تو "ت" کو الف کے موافق حرکت فتحہ دے دی۔

تمرین

① ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح (زبر والا) ہوتا ہے، جیسے: فَعَلَ کبھی مکسور (زیر والا)، جیسے: فَعِلَ اور کبھی مضموم (پیش والا) ہوتا ہے، جیسے: فَعُلَ ذیل میں تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں ان سے ماضی معلوم کی مکمل گردان کیجیے۔

فَعَلَ کی مثالیں

فَتَحَ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) أَكَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں

شَرِبَ (اس نے پیا) لَبِسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا) عَلِمَ (اس نے جانا) جَهِلَ (اس نے نہ جانا) شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَهِمَ (اس نے سمجھا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں

بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) كَرُمَ (وہ سخی ہوا) شَرُفَ (وہ بلند مرتبہ ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) كَبُرَ (وہ بڑا ہوا) ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)

② جَلَسْتُ، سَمِعْنَ، دَخَلْتُمَا، شَرُفْتُ اور أَكَلْنَا کیا صیغے ہیں اور ان کے معانی کیا ہیں؟

③ سَمِعْتَ، سَمِعْتِ، سَمِعْتُ میں "ت" کی حرکتوں کو تبدیل کرنے سے صیغے میں کیا فرق ہوتا ہے؟

④ كَثُرُوا، كَثُرْنَ، كَثُرْتُنَّ، میں واحد کے صیغے پر کیا تبدیلی رونما ہوئی ہے؟

⑤ ضَرَبَ سے واحد مذکر حاضر، سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب اور كَرُمَ سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

⑥ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

اس عورت نے گواہی دی۔ وہ مرد سخی ہوا۔
تم سب عورتوں نے دھویا۔ ہم سب مردوں نے مدد کی۔
تم نے کھایا۔ میں نے سنا۔

فعل ماضی مجہول

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ

ماضی مجہول، ماضی معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے، آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور باقی تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیا جائے، جیسے: ﴿ مَنَعَ النَّاسَ ﴾ (لوگوں کو روکا۔) سے ﴿ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ﴾ (ہم سے ماپ (غلہ) روک دیا گیا۔)

گردان ماضی مجہول (فعل متعدی)

افراد	جنس	ضمائر	فعل معلوم		فعل مجہول	
واحد	مذکر غائب	هُوَ	ضَرَبَ	(اُس ایک مرد نے مارا)	ضُرِبَ	(اُس ایک مرد کو مارا گیا)
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	ضَرَبَا	(اُن دو مردوں نے مارا)	ضُرِبَا	(اُن دو مردوں کو مارا گیا)
جمع	مذکر غائب	هُمْ	ضَرَبُوْا	(اُن کئی مردوں نے مارا)	ضُرِبُوْا	(اُن کئی مردوں کو مارا گیا)
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	ضَرَبَتْ	(اُس ایک عورت نے مارا)	ضُرِبَتْ	(اُس ایک عورت کو مارا گیا)
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	ضَرَبَتَا	(اُن دو عورتوں نے مارا)	ضُرِبَتَا	(اُن دو عورتوں کو مارا گیا)
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	ضَرَبْنَ	(اُن کئی عورتوں نے مارا)	ضُرِبْنَ	(اُن کئی عورتوں کو مارا گیا)
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	ضَرَبْتَ	(تو ایک مرد نے مارا)	ضُرِبْتَ	(تجھ ایک مرد کو مارا گیا)
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	(تم دو مردوں نے مارا)	ضُرِبْتُمَا	(تم دو مردوں کو مارا گیا)
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	(تم کئی مردوں نے مارا)	ضُرِبْتُمْ	(تم کئی مردوں کو مارا گیا)
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	ضَرَبْتِ	(تو ایک عورت نے مارا)	ضُرِبْتِ	(تجھ ایک عورت کو مارا گیا)
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	(تم دو عورتوں نے مارا)	ضُرِبْتُمَا	(تم دو عورتوں کو مارا گیا)
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	ضَرَبْتُنَّ	(تم کئی عورتوں نے مارا)	ضُرِبْتُنَّ	(تم کئی عورتوں کو مارا گیا)

واحد	مذکر ومؤنث متکلم	أَنَا	ضَرَبْتُ	(میں ایک مرد/ایک عورت نے مارا)	ضُرِبْتُ	(مجھ ایک مرد/ایک عورت کو مارا گیا)
تثنیہ و جمع	مذکر ومؤنث متکلم	نَحْنُ	ضَرَبْنَا	(ہم دو/سب مردوں یا عورتوں نے مارا)	ضُرِبْنَا	(ہم دو/کئی مردوں یا عورتوں کو مارا گیا)

نوٹ: ماضی معلوم کا دوسرا حرف مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے لیکن ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہی آتا ہے۔

گردان فعل لازم

افراد	جنس	ضمائر	فعل		فعل مجہول	
واحد	مذکر غائب	هُوَ	ذَهَبَ	(وہ گیا)	ذُهِبَ بِهِ	(اُس ایک مرد کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	ذَهَبَا	(وہ دونوں گئے)	ذُهِبَ بِهِمَا	(اُن دونوں مردوں کو لے جایا گیا)
جمع	مذکر غائب	هُمْ	ذَهَبُوْا	(وہ سب گئے)	ذُهِبَ بِهِمْ	(اُن سب مردوں کو لے جایا گیا)
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	ذَهَبَتْ	(وہ گئی)	ذُهِبَ بِهَا	(اُس ایک عورت کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	ذَهَبَتَا	(وہ دونوں گئیں)	ذُهِبَ بِهِمَا	(اُن دونوں عورتوں کو لے جایا گیا)
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	ذَهَبْنَ	(وہ سب گئیں)	ذُهِبَ بِهِنَّ	(اُن سب عورتوں کو لے جایا گیا)
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	ذَهَبْتَ	(تو گیا)	ذُهِبَ بِكَ	(تجھ ایک مرد کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	(تم دونوں گئے)	ذُهِبَ بِكُمَا	(تم دونوں مردوں کو لے جایا گیا)
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	ذَهَبْتُمْ	(تم سب گئے)	ذُهِبَ بِكُمْ	(تم سب مردوں کو لے جایا گیا)
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	ذَهَبْتِ	(تو گئی)	ذُهِبَ بِكِ	(تجھ ایک عورت کو لے جایا گیا)
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	(تم دونوں گئیں)	ذُهِبَ بِكُمَا	(تم دونوں عورتوں کو لے جایا گیا)
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	ذَهَبْتُنَّ	(تم سب گئیں)	ذُهِبَ بِكُنَّ	(تم سب عورتوں کو لے جایا گیا)
واحد	مذکر ومؤنث متکلم	أَنَا	ذَهَبْتُ	(میں گیا/ گئی)	ذُهِبَ بِيْ	(مجھے لے جایا گیا)

تثنیہ جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	ذَهَبْنَا	(ہم دونوں / سب گئے / گئیں)	ذُهِبَ بِنَا	(ہم دونوں / سب کو لے جایا گیا)

نوٹ: فعل لازم سے مجہول نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول نہیں آتا، البتہ اگر فعل لازم سے مجہول کے معنی لینا مقصود ہوں تو اس کے ساتھ "بِهٖ" لگایا جاتا ہے۔ صیغے میں تبدیلی نہیں آئے گی، البتہ ضمیر بدلتی جائے گی۔

ما اور لا کا استعمال: یہ دونوں حرف فعل ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ دونوں کے استعمال میں فرق صرف اس قدر ہے کہ "مَا" تنہا آتا ہے، مثلاً: مَافَعَلَ (اس نے نہیں کیا) اور "لَا" تکرار کے ساتھ آتا ہے، مثلاً: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾ (نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔)

فعل ماضی کی اقسام

عام طور پر فعل ماضی کی صرف ایک ہی قسم استعمال ہوتی ہے (جو پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے) اُسے ''فعل ماضی مطلق'' کہا جاتا ہے۔ اگر فعل ماضی کی مزید اقسام بنانا مقصود ہوں تو قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

فعل ماضی قریب: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانۂ قریب میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق[1] کے شروع میں ''قَدْ'' لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے، جیسے: قَدْضَرَبَ (اس نے مارا ہے۔) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے۔)

فعل ماضی بعید: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانۂ بعید میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق کے شروع میں ''کَانَ'' لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے، جیسے: کَانَ ضَرَبَ (اس نے مارا تھا۔)

فعل ماضی استمراری: وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانے میں لگاتار ہوتا رہا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے: کَانَ یَضْرِبُ (وہ مار رہا تھا۔)

اقسام ماضی کی گردان

ضمائر	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری
هُوَ	فَعَلَ	قَدْفَعَلَ	کَانَ فَعَلَ	کَانَ یَفْعَلُ
هُمَا	فَعَلَا	قَدْفَعَلَا	کَانَا فَعَلَا	کَانَا یَفْعَلَانِ
هُمْ	فَعَلُوْا	قَدْفَعَلُوْا	کَانُوْا فَعَلُوْا	کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ
هِیَ	فَعَلَتْ	قَدْفَعَلَتْ	کَانَتْ فَعَلَتْ	کَانَتْ تَفْعَلُ

[1] جس فعل ماضی کے ساتھ قریب وبعید وغیرہ کی قید نہ ہو اسے فعل ماضی مطلق کہا جاتا ہے، معنی کا فرق ان مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے، جیسے: کَتَبَ (اس نے لکھا) قَدْ کَتَبَ (اس نے لکھا ہے) کَانَ کَتَبَ (اس نے لکھا تھا) کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھ رہا تھا)

هُمَا	فَعَلَتَا	قَدْفَعَلَتَا	كَانَتَا فَعَلَتَا	كَانَتَاتَفْعَلَانِ
هُنَّ	فَعَلْنَ	قَدْفَعَلْنَ	كُنَّ فَعَلْنَ	كُنَّ يَفْعَلْنَ
أَنْتَ	فَعَلْتَ	قَدْفَعَلْتَ	كُنْتَ فَعَلْتَ	كُنْتَ تَفْعَلُ
أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	قَدْفَعَلْتُمَا	كُنْتُمَافَعَلْتُمَا	كُنْتُمَاتَفْعَلَانِ
أَنْتُمْ	فَعَلْتُمْ	قَدْفَعَلْتُمْ	كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ
أَنْتِ	فَعَلْتِ	قَدْفَعَلْتِ	كُنْتِ فَعَلْتِ	كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ
أَنْتُمَا	فَعَلْتُمَا	قَدْفَعَلْتُمَا	كُنْتُمَافَعَلْتُمَا	كُنْتُمَاتَفْعَلَانِ
أَنْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	قَدْفَعَلْتُنَّ	كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ
أَنَا	فَعَلْتُ	قَدْفَعَلْتُ	كُنْتُ فَعَلْتُ	كُنْتُ أَفْعَلُ
نَحْنُ	فَعَلْنَا	قَدْفَعَلْنَا	كُنَّا فَعَلْنَا	كُنَّانَفْعَلُ

نوٹ: فعل ماضی قریب میں لفظ قَدْ ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے اور صیغوں میں تبدیلی آتی ہے لیکن ماضی بعید اور استمراری میں صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ كَانَ بھی صیغے کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

تمرین

① مندرجہ ذیل متعدی افعال سے فعل ماضی مجہول کی گردان کیجیے۔

ضَرَبَ، سَمِعَ، عَلِمَ

② مندرجہ ذیل لازم افعال سے فعل ماضی مجہول کی گردان کیجیے۔

کَرُمَ، حَسُنَ، ضَعُفَ

③ جَلَسَ سے ماضی بعید اور أَكَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کیجیے۔

④ ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کیجیے۔

كَانَتْ ضَرَبْتَ، كُنْتُ سَمِعَ، كُنَّ كَرُمْتُنَّ

⑤ ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہو بتایئے۔

كَانَتْ يَجْلِسُ، كُنْتِ شَرِبْتُ، كُنْتُمْ أَكَلُوا

⑥ مندرجہ ذیل اُردو سے عربی بنایئے۔

اُن دو مردوں کو مارا گیا۔ — تم سب عورتوں کی مدد کی گئی۔

وہ سب مرد قریب کیے گئے۔ — وہ دو مرد گئے تھے۔

تم سب عورتیں کھاتی تھیں۔ — میں نے پیا ہے۔

تم کھولا کرتے تھے۔ — میں گمان کیا کرتا تھا۔

فعل مضارع

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع، فعل ماضی سے بنتا ہے، اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں علامت مضارع: ا، ت، ی، ن [1] میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:

ی: چار صیغوں سے پہلے آتی ہے۔ (تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب)

ت: آٹھ صیغوں سے پہلے آتی ہے۔ (دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب چھ مذکر و مؤنث حاضر)

ا: ایک صیغے سے پہلے آتا ہے۔ (واحد متکلم)

ن: ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے۔ (جمع متکلم مع الغیر)

علامت مضارع کے بعد فعل ماضی کا پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہے، عین (درمیانی) کلمے پر زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور آخر کو پیش دی جاتی ہے، جیسے: فَتَحَ (اُس نے کھولا) سے يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے / کھولے گا)

اعراب: فعل مضارع پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے: (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم مع الغیر)

چار تثنیہ کے آخر میں نون مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و حاضر، واحد مؤنث حاضر) نون مفتوح بطورِ علامتِ رفع بڑھایا جاتا ہے اس کو نون اعرابی [2] کہا جاتا ہے۔ جمع مؤنث غائب ومخاطب کے آخر میں بھی نون مفتوح آتا ہے مگر اس کو نون ضمیر کہتے ہیں، یہ ضمیر فاعل ہوتی ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

نوٹ: مضارع کے چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں مبتدی کی سہولت کے لیے ان کو بھی گردان میں لکھا جاتا ہے۔

---

[1] یہ چاروں حروف مضارع کی علامت ہیں، ان کا مجموعہ أتين یا نأتي ہوتا ہے۔

[2] فعل مضارع کا اعراب رفع ہے اور رفع کی اصلی علامت ''ضمہ'' ہے، واحد کے صیغوں میں کوئی مانع نہ تھا، اس لیے وہاں رفع کی اصلی علامت ''ضمہ'' دے دیا گیا لیکن تثنیہ وجمع اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں ان صیغوں کی علامت لاحق ہونے سے اصلی علامت دینا دشوار ہو گیا تو اس کے عوض ''ن'' لگا دیا جس کا نام نونِ اعرابی (علامت اعراب کی جگہ آنے والا نون) رکھ دیا گیا۔

گردان فعل مضارع معروف

افراد	جنس	ضمائر	صیغہ	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	يَنْصُرُ	وہ ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	يَنْصُرَانِ	وہ دو مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے
جمع	مذکر غائب	هُمْ	يَنْصُرُوْنَ	وہ سب مرد مدد کرتے ہیں / کریں گے
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	تَنْصُرُ [1]	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	تَنْصُرَانِ	وہ دو عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں / کریں گی
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	تَنْصُرُ	تو ایک مرد مدد کرتا ہے / کرے گا
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ [2]	تم دو مرد مدد کرتے ہو / کرو گے
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	تَنْصُرُوْنَ	تم سب مرد مدد کرتے ہو / کرو گے
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے / کرے گی
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی
جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرتی ہو / کرو گی
واحد	مذکر و مؤنث متکلم	أَنَا	أَنْصُرُ [3]	میں ایک مرد / عورت مدد کرتا ہوں / کرتی ہوں / کروں گا / کروں گی
تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	نَنْصُرُ [4]	ہم دو مرد / دو عورتیں، سب مرد / سب عورتیں مدد کرتے ہیں / کریں گے

[1] تَنْصُرُ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

[2] تَنْصُرَانِ یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

[3] أَنْصُرُ یہ صیغہ واحد متکلم مذکر و مؤنث میں مشترک ہے۔

[4] نَنْصُرُ یہ صیغہ تثنیہ و جمع اور مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔ مشترک صیغوں میں فرق سیاقِ کلام سے کیا جاتا ہے۔

صیغوں کی شناخت

صیغے	شناخت
یَفْعَلُ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
یَفْعَلَانِ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''ا'' علامت تثنیہ مذکر اور فاعل کی ضمیر ہے اور ''ن'' اعرابی ہے۔
یَفْعَلُوْنَ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''و'' علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور ''نَ'' اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	''ت'' حرف مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
تَفْعَلَانِ	''ت'' حرف مضارع اور غائب کی علامت اور ''ا'' علامت تثنیہ وضمیر فاعل اور ''ن'' اعرابی ہے۔
یَفْعَلْنَ	''ی'' حرف مضارع اور غائب کی علامت اور ''ن'' ضمیر جمع مؤنث فاعل ہے۔
تَفْعَلُ	''ت'' حرف مضارع اور علامت حاضر ہے۔
تَفْعَلَانِ	''ت'' حرف مضارع وعلامت حاضر ہے اور ''ا'' علامت تثنیہ مذکر وضمیر فاعل اور ''ن'' اعرابی ہے۔
تَفْعَلُوْنَ	''ت'' حرف مضارع اور علامت حاضر اور ''و، نَ'' مثل یَفْعَلُوْنَ کے ہے۔
تَفْعَلِیْنَ	''ت'' حرف مضارع اور علامت حاضر اور ''ی'' علامت واحد مؤنث حاضر اور فاعل کی ضمیر اور ''نَ'' اعرابی ہے۔
تَفْعَلَانِ	''ت'' حرف مضارع اور علامت خطاب اور ''انِ'' مثل یَفْعَلَانِ کے ہے۔
تَفْعَلْنَ	''ت'' حرف مضارع اور علامت حاضر اور ''نَ'' مثل یَفْعَلْنَ کے ہے۔
أَفْعَلُ	''أ'' حرف مضارع اور علامت واحد متکلم ہے۔
نَفْعَلُ	''ن'' حرف مضارع اور علامت جمع متکلم مع الغیر ہے۔

فعل مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ

فعل مضارع مجہول، مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو ضَمّہ اور آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دے دیا جاتا ہے اور آخری حرف اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، جیسے :یَفْتَحُ الْبَابَ (وہ دروازہ کھولتا ہے/کھولے گا) سے یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے/کھولا جائے گا۔) ﴿وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ﴾ (اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔) سے ﴿وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾ (اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔) گردان مندرجہ ذیل ہے:

گردان فعل مضارع مجہول

افراد	جنس	ضمائر	فعل معلوم	فعل مجہول	معنی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	يَنْصُرُ	يُنْصَرُ	اُس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	يَنْصُرَانِ	يُنْصَرَانِ	اُن دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مذکر غائب	هُمْ	يَنْصُرُوْنَ	يُنْصَرُوْنَ	اُن سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مؤنث غائب	هِيَ	تَنْصُرُ	تُنْصَرُ	اُس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	تَنْصُرَانِ	تُنْصَرَانِ	اُن دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	يَنْصُرْنَ	يُنْصَرْنَ	اُن سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	تَنْصُرُ	تُنْصَرُ	تجھ ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	تُنْصَرَانِ	تم دو مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	تَنْصُرُوْنَ	تُنْصَرُوْنَ	تم سب مردوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	تَنْصُرِيْنَ	تُنْصَرِيْنَ	تجھ ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی

جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ	تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی
واحد	مذکر و مؤنث متکلم	أَنَا	أَنْصُرُ	أُنْصَرُ	میں ایک مرد / ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی
تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث متکلم	نَحْنُ	نَنْصُرُ	نُنْصَرُ	ہم دو مردوں / دو عورتوں / سب مردوں / سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی

نوٹ: ① فعل مضارع معروف میں عین کلمے پر تینوں حرکات آ سکتی ہیں لیکن مجہول میں عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

② مضارع پر جب حرف نفی "لَا یا مَا" لگایا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا، جیسے: لَا يَفْتَحُ الْبَابَ (وہ دروازہ نہیں کھولتا / نہیں کھولے گا)، مَا يَفْتَحُ النَّافِذَةَ (وہ کھڑکی نہیں کھولتا / نہیں کھولے گا)، مَا تُفْتَحُ النَّافِذَةُ (کھڑکی نہیں کھولی جاتی / نہیں کھولی جائے گی)، لَا يُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ نہیں کھولا جاتا / نہیں کھولا جائے گا)۔ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ﴾ (اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور بعض ان میں سے اس کے ساتھ ایمان نہیں لاتے۔)

﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ﴾ (اور ان کے اکثر اللہ کے ساتھ ایمان نہیں لاتے۔)

تمرین

① فعل مضارع کا تیسرا حرف مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے اور مجہول کا ہمیشہ مفتوح آتا ہے، ذیل میں تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں، تمام کی مجہول گردانیں کریں۔

يَفْعَلُ: يَذْهَبُ يَفْتَحُ يَشْرَبُ يَسْمَعُ

يَفْعِلُ: يَجْلِسُ يَحْسِبُ يَغْسِلُ يَضْرِبُ

يَفْعُلُ: يَدْخُلُ يَأْكُلُ يَكْرُمُ يَنْصُرُ

② يَجْلِسُونَ ، تَدْخُلُونَ ،تَأْكُلِينَ، يَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

③ تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے؟

④ يَضْرِبْنَ ، ،تَضْرِبْنَ ، أَضْرِبُ کی ماضی کیا ہے اور یہ صیغے کس طرح بنائے گئے ہیں؟

⑤ ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟

⑥ فعل مضارع مجہول بنانے کا طریقہ بتلائیں اور مندرجہ ذیل افعال سے مکمل گردان کریں۔ يُفْتَحُ ، يُضْرَبُ، يُسْمَعُ ، يُعْلَمُ.

⑦ مندرجہ ذیل اُردو کی عربی بنائیں:

تم پیتے ہو۔ وہ دو عورتیں جائیں گی۔ ہم سب مار رہے ہیں۔ تم سب کی مدد کی جائے گی۔ ان دو عورتوں کو مارا جائے گا۔

فعل مضارع میں تبدیلیاں

فعل مضارع کا آخر مرفوع ہوتا ہے اور اس میں حال واستقبال کا زمانہ پایا جاتا ہے۔ لیکن کبھی خاص قسم کے حروف داخل ہونے سے معنوی یا لفظی ومعنوی تبدیلی واقع ہوجاتی ہے، چنانچہ فعل مضارع میں تبدیلی کی دوصورتیں ہیں:

① **معنوی تبدیلی:** وہ حروف جن کی وجہ سے صرف معنی میں تبدیلی ہوتی ہے اور لفظ اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

ا) **لام مفتوح:** یہ فعل مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ﴾ (البتہ وہ مجھے غم میں ڈالتا ہے۔)

ب) **سین وسوف:** یہ فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: سَیَقْرَأُ (وہ ابھی پڑھے گا)، ﴿سَیَعْلَمُوْنَ﴾ (وہ عنقریب جان لیں گے۔) سَوْفَ یَقْرَأُ (وہ تھوڑی دیر بعد پڑھے گا۔)، ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (جلد ہی تم جان لو گے۔)[1]

② **لفظی ومعنوی تبدیلی:** وہ حروف جن کی وجہ سے فعل مضارع کے لفظ ومعنی دونوں میں تبدیلی آتی ہے اس کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

ا) **ناصب:** أَنْ، لَنْ، کَیْ، إِذَنْ، یہ چاروں حروف ناصبہ ہیں۔ یہ فعل مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو نصب دیتے ہیں اور سات جگہ سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں اور جمع مؤنث کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ اور "لَن" فعل مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اسے نفی مؤکد بلَن کہتے ہیں، جیسے: ﴿لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ﴾ (تو زمین کو ہرگز نہیں پھاڑ سکے گا۔)، ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ (تم ہرگز نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے۔)

ب) **جازم:** إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی، یہ پانچ حروف جازم ہیں جو فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتے ہیں اور آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔

---

[1] سین مستقبل قریب کے لیے اور سوف مستقبل بعید کے لیے لایا جاتا ہے۔

لَمْ ولَمَّا فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں اسے نفی جحد بلم کہتے ہیں، جیسے: یُنَزِّلُ سے لَمْ یُنَزِّلْ اور یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ اور یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ اور یَخشٰی سے لَمْ یَخْشَ.

لَمْ اور لَمَّا دونوں فعل مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں لیکن لَمْ کے خلاف لَمَّا کی نفی زمانۂ حال تک برقرار رہتی ہے، چنانچہ لَمْ کا ترجمہ ''نہیں کیا'' سے کیا جائے گا جبکہ لَمَّا کا ترجمہ ''ابھی تک نہیں کیا'' سے ہوگا۔ جیسے مندرجہ ذیل امثلہ سے واضح ہوتا ہے۔

- لَمْ یَذْهَبْ خَالِدٌ إِلَی الْمَدْرَسَةِ (خالد اسکول نہیں گیا)، ﴿لَمْ يَلِدْ﴾ (اس نے جنم نہیں دیا۔)
- لَمَّا یَرْجِعْ أَحْمَدُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ (احمد ابھی تک اسکول سے نہیں لوٹا)، ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ (اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔)

لام امر اور لائے نہی کے داخل ہونے سے فعل مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنی میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں، جیسے: لِیَأْکُلْ شَیْئًا (اُسے کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے) ﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ﴾ (چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔)، ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (اور زمین پر اکڑ کر مت چلو۔) اور إِنْ شرط کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ (اگر تو احسان کرے گا تو قدر دان پر احسان کرے گا۔)

نوٹ: لام امر اور لائے نہی کی تبدیلیاں اگرچہ فعل مضارع کی فرع ہیں لیکن ان کو فعل امر کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اس لیے ان کا بیان امر کے بعد آئے گا۔

مضارع مطلق	نفی تاکید بلَنْ	عمل لَن	نفی جحد بلَمْ	عمل لَمْ
یَفْعَلُ	لَنْ یَّفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ یَفْعَلْ	جزم آخر
یَفْعَلَانِ	لَنْ یَّفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ یَفْعَلَا	مثل لَنْ
یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَّفْعَلُوْا	//	لَمْ یَفْعَلُوْا	//
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَنْ
یَفْعَلْنَ	لَنْ یَّفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں	لَمْ یَفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں

تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَنْ
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	//	لَمْ تَفْعَلُوْا	//
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِيْ	//	لَمْ تَفْعَلِيْ	//
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	//	لَمْ تَفْعَلَا	//
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں	لَمْ تَفْعَلْنَ	کوئی عمل نہیں
أَفْعَلُ	لَنْ أَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ أَفْعَلْ	جزم آخر
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	//	لَمْ نَفْعَلْ	//

تنبیہ: مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے، جیسے:

نفی تاکید بلن مجہول: لَنْ يُّفْعَلَ، لَنْ يُّفْعَلَا، لَنْ يُّفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلَا، لَنْ يُّفْعَلْنَ، ...... الخ.

نفی جحد بلم مجہول: لَمْ يُفْعَلْ، لَمْ يُفْعَلَا، لَمْ يُفْعَلُوْا، لَمْ تُفْعَلْ، لَمْ تُفْعَلَا، لَمْ يُفْعَلْنَ ...... الخ.

③ نون تاکید: اس کی دو قسمیں ہیں: (الف) نون ثقیلہ (ب) نون خفیفہ۔

ا) نون ثقیلہ: وہ مشدد نون جو فعل کے آخر میں تاکید پیدا کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، مثلاً: ﴿ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (البتہ میں ضرور ایک تدبیر کروں گا تمھارے بتوں (کو توڑنے) کے لیے۔)

نون ثقیلہ کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں، جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں سے ''و'' اور واحد مؤنث حاضر سے ''ی'' بھی دو ساکنوں کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے گر جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب وحاضر کے نون کے بعد الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے ثقل واقع نہ ہو۔ کیونکہ نون مشدّد دو نون کے قائم مقام ہوتا ہے اس طرح تین نون جمع ہو جاتے ہیں۔

چار تثنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب وحاضر میں اس سے پہلے ضمہ اور واحد مؤنث حاضر میں کسرہ ہوتا ہے، باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے، نون ثقیلہ اگر ''الف اور نون'' کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح۔

ب) نون خفیفہ: وہ ساکن نون جو فعل کے آخر میں تاکید پیدا کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، مثلاً: ﴿ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴾[1]

---

[1] اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا، نون خفیفہ کو الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

(ہم پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے۔)

نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے اور ان صیغوں میں نہیں آتا جہاں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہو کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا کلام عرب میں دشوار ہے، نون خفیفہ کے ماقبل کا حال نون ثقیلہ کی طرح ہوتا ہے۔

نوٹ: جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید لگایا جائے تو شروع میں لام تاکید بھی لگایا جاتا ہے [1] اور نون تاکید سے معانی میں تاکید کے ساتھ لفظی تبدیلی بھی ہوتی ہے جو گردان سے بخوبی واضح ہے۔

مضارع مطلق	معروف با نون ثقیلہ	مجہول با نون ثقیلہ	معروف با نون خفیفہ	مجہول با نون خفیفہ
يَفْعَلُ	لَيَفْعَلَنَّ [2]	لَيُفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَنْ	لَيُفْعَلَنْ
يَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلَانِّ [3]	لَيُفْعَلَانِّ		
يَفْعَلُوْنَ	لَيَفْعَلُنَّ [4]	لَيُفْعَلُنَّ	لَيَفْعَلُنْ	لَيُفْعَلُنْ
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		
يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَانِّ [5]	لَيُفْعَلْنَانِّ		
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنْ	لَتُفْعَلَنْ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		
تَفْعَلُوْنَ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنْ	لَتُفْعَلُنْ
تَفْعَلِيْنَ	لَتَفْعَلِنَّ [6]	لَتُفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلِنْ	لَتُفْعَلِنْ
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		
تَفْعَلْنَ	لَتَفْعَلْنَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ		
أَفْعَلُ	لَأَفْعَلَنَّ	لَأُفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنْ	لَأُفْعَلَنْ
نَفْعَلُ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ

[1] کبھی لام تاکید کی جگہ "اِمَّا" بھی آجاتا ہے، جیسے: ﴿ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ ﴾

[2] لَيَفْعَلَنَّ اصل میں "يَفْعَلُ" تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا اور اس سے ماقبل کو فتحہ دے دیا۔ >>

تمرین

① یَذْهَبُ ، یَغْسِلُ اور یَنْصُرُ سے نفی جحد بلَمْ معروف ومجہول کی گردان کیجیے۔

② یَشْرَبُ، یَضْرِبُ اور یَدْخُلُ سے نفی تاکید بلَنْ معروف ومجہول کی گردان کیجیے۔

③ یَسْمَعُ، یَجْلِسُ اور یَأْكُلُ سے فعل مضارع با نون ثقیلہ وخفیفہ کی گردان کریں۔

④ لَنْ یَّذْهَبْنَ ، لَنْ تَشْرَبْنَ ، لَنْ أَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

⑤ لَمْ یَجْلِسُوا، لَمْ تَضْرِبِي، لَمْ تَدْخُلِي اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

⑥ لَیَحْسِبُنَّ ، لَنَحْسِبَنَّ ، لَیَحْسِبْنَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

⑦ آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

﴿ وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ ﴿ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ﴾ ﴿ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ ﴾

⑧ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سنا۔

تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

---

❸ لَیَفْعَلَانِّ اصل میں یَفْعَلَانِ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوگیا۔

❹ لَیَفْعَلُنَّ اصل میں یَفْعَلُوْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا دو ساکن (واؤ اور نون) کی وجہ سے حرف علت واؤ گرا دیا۔

❺ لَیَفْعَلْنَانِّ اصل میں یَفْعَلْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا تین نون اکھٹے ہوگئے جن کا پڑھنا دشوار ہے تو درمیان میں ایک الف فاصلے کے لیے بڑھا دیا۔

❻ لَتَفْعَلِنَّ اصل میں تَفْعَلِیْنَ تھا، شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگایا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا دو ساکن (یاء اور نون) کی وجہ سے حرف علت یِ گر گیا۔

فعل امر

امر حاضر معروف: امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف [1] سے بنتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر دیں اور دیکھیں کہ اگر علامتِ مضارع کے بعد متحرک حرف ہے تو آخری حرف کو جزم دیں، جیسے: تَعِدُ سے عِدْ. اگر علامتِ مضارع کے بعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل [2] ابتدا میں بڑھا دیں، پھر عین کلمے (تیسرے حرف) کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل کو ضمّہ دے دیں، جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ. اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل کو کسرہ دے دیں، جیسے: تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور آخر کو ساکن کر دیں۔ اگر آخر میں نون اعرابی یا حرف علّت ہو تو اسے گرا دیں، مثلاً: اِضْرِبَا، اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ کہ اصل میں تَضْرِبَانِ، تَدْعُوْ، تَرْمِيْ، تَخْشٰى تھے، البتہ نون ضمیر اپنی حالت پر برقرار رہے گا، جیسے: اِضْرِبْنَ۔

امر غائب و متکلم معروف: بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ فعل مضارع بلام امر ہی کا دوسرا نام ہے، مضارع غائب و متکلم کے آٹھ صیغوں پر لام امر لگانے سے بنتا ہے، یہ واحد کے تمام صیغوں کو جزم اور نون اعرابی کو گرانے میں لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے، مثلاً: لِيَضْرِبْ، لِيَضْرِبَا اصل میں يَضْرِبُ، يَضْرِبَانِ تھے۔

فعل امر مجہول: امر مجہول تمام صیغوں سے آتا ہے اور فعل مضارع مجہول پر لام امر لگانے سے بنتا ہے، مثلاً: يُضْرَبُ، يُضْرَبَانِ ...... سے لِيُضْرَبْ، لِيُضْرَبَا...... الخ

نون تاکید: امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بغیر لام کے اور باقی لام مکسور کے ساتھ آتے ہیں، مثلاً: اُنْصُرَنَّ، اُنْصُرَنْ، لِيَنْصُرَنَّ، لِيَنْصُرَنْ.

---

[1] حکم ہمیشہ مخاطب انسان کو دیا جاتا ہے غائب و متکلم کو حکم نہیں دیا جا سکتا، اس لیے امر، مخاطب کے صیغوں سے خاص انداز کے ساتھ بنایا جاتا ہے اور اسی سے گردان شروع کی جاتی ہے، چونکہ غائب و متکلم کو حقیقت میں امر نہیں ہو سکتا، البتہ ان سے فعل کرنے کی چاہت ہوتی ہے جو امر کے قریب ہے، اس لیے ان صیغوں کے شروع میں لام مکسور لگا کر امر کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔

[2] ہمزہ وصل وہ الف ہے جو لکھنے میں آتا ہے لیکن بولتے وقت اُسے گرا دیا جاتا ہے۔

گردان فعل امر

ضمائر	امر مطلق	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	امر مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
أَنْتَ	اِفْعَلْ	اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلَنْ	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَنْ
أَنْتُمَا	اِفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ		لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	
أَنْتُمْ	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلُنْ	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلُنْ
أَنْتِ	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلِنْ	لِتُفْعَلِیْ	لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلِنْ
أَنْتُمَا	اِفْعَلَا	اِفْعَلَانِّ		لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	
أَنْتُنَّ	اِفْعَلْنَ	اِفْعَلْنَانِّ		لِتُفْعَلْنَ	لِتُفْعَلْنَانِّ	
هُوَ	لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَنَّ	لِيَفْعَلَنْ	لِيُفْعَلْ	لِيُفْعَلَنَّ	لِيُفْعَلَنْ
هُمَا	لِيَفْعَلَا	لِيَفْعَلَانِّ		لِيُفْعَلَا	لِيُفْعَلَانِّ	
هُمْ	لِيَفْعَلُوْا	لِيَفْعَلُنَّ	لِيَفْعَلُنْ	لِيُفْعَلُوْا	لِيُفْعَلُنَّ	لِيُفْعَلُنْ
هِيَ	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَنْ	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَنْ
هُمَا	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلَانِّ		لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَانِّ	
هُنَّ	لِيَفْعَلْنَ	لِيَفْعَلْنَانِّ		لِيُفْعَلْنَ	لِيُفْعَلْنَانِّ	
أَنَا	لِأَفْعَلْ	لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَنْ	لِأُفْعَلْ	لِأُفْعَلَنَّ	لِأُفْعَلَنْ
نَحْنُ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنْ

فعل نہی

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ وہ فعل مضارع ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا گیا ہو۔ لائے نہی فعل مضارع کے آخر کو جزم دینے، نون اعرابی کے گرانے اور نون ضمیر کے قائم رکھنے میں "لَمْ" جیسا عمل کرتا ہے۔ معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے، مثلا: تَنْصُرُ سے لَا تَنْصُرْ، تَدْعُوْ سے لَا تَدْعُ، تَخْشٰی سے لَا تَخْشَ

گردان فعل نہی

ضمائر	نہی معروف	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	نہی مجہول	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
أَنْتَ	لَاتَفْعَلْ	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلَنْ	لَاتُفْعَلْ	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلَنْ
أَنْتُمَا	لَاتَفْعَلَا	لَاتَفْعَلَانِّ		لَاتُفْعَلَا	لَاتُفْعَلَانِّ	
أَنْتُمْ	لَاتَفْعَلُوْا	لَاتَفْعَلُنَّ	لَاتَفْعَلُنْ	لَاتُفْعَلُوْا	لَاتُفْعَلُنَّ	لَاتُفْعَلُنْ
أَنْتِ	لَاتَفْعَلِیْ	لَاتَفْعَلِنَّ	لَاتَفْعَلِنْ	لَاتُفْعَلِیْ	لَاتُفْعَلِنَّ	لَاتُفْعَلِنْ
أَنْتُمَا	لَاتَفْعَلَا	لَاتَفْعَلَانِّ		لَاتُفْعَلَا	لَاتُفْعَلَانِّ	
أَنْتُنَّ	لَاتَفْعَلْنَ	لَاتَفْعَلْنَانِّ		لَاتُفْعَلْنَ	لَاتُفْعَلْنَانِّ	
هُوَ	لَايَفْعَلْ	لَايَفْعَلَنَّ	لَايَفْعَلَنْ	لَايُفْعَلْ	لَايُفْعَلَنَّ	لَايُفْعَلَنْ
هُمَا	لَا يَفْعَلَا	لَايَفْعَلَانِّ		لَايُفْعَلَا	لَايُفْعَلَانِّ	
هُمْ	لَايَفْعَلُوْا	لَايَفْعَلُنَّ	لَايَفْعَلُنْ	لَايُفْعَلُوْا	لَايُفْعَلُنَّ	لَايُفْعَلُنْ
هِیَ	لَاتَفْعَلْ	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلَنْ	لَاتُفْعَلْ	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلَنْ
هُمَا	لَاتَفْعَلَا	لَاتَفْعَلَانِّ		لَاتُفْعَلَا	لَاتُفْعَلَانِّ	
هُنَّ	لَايَفْعَلْنَ	لَايَفْعَلْنَانِّ		لَايُفْعَلْنَ	لَايُفْعَلْنَانِّ	
أَنَا	لَاأَفْعَلْ	لَاأَفْعَلَنَّ	لَاأَفْعَلَنْ	لَاأُفْعَلْ	لَاأُفْعَلَنَّ	لَاأُفْعَلَنْ
نَحْنُ	لَانَفْعَلْ	لَانَفْعَلَنَّ	لَانَفْعَلَنْ	لَانُفْعَلْ	لَانُفْعَلَنَّ	لَانُفْعَلَنْ

تمرین

① مندرجہ ذیل صیغوں سے امر معلوم و مجہول کی مکمل گردان بمع نون تاکید کیجیے۔

اِذهَبْ اِجلِسْ اُدْخُلْ

② مندرجہ ذیل صیغوں سے نہی معلوم و مجہول کی مکمل گردان بمع نون تاکید کیجیے۔

لَاتَفْتَحْ لَاتَغْسِلْ لَاتَقْتُلْ

③ اِذْهَبُوْا، اِضْرِبِیْ، اُنْصُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

④ لَاتَسْمَعْ اور لَاتُسْمَعْ فعل کی کون سی قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

⑤ لَیَشْرَبَنَّ اور لِیَشْرَبَنَّ میں کیا فرق ہے؟

⑥ پانچ جملے بنائیں جس میں اپنے دوست کو پانچ کام کرنے کا حکم ہو۔

⑦ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں۔

تم دو عورتیں مارو۔ چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔

تم مت دھوؤ۔ چاہیے کہ وہ نہ دھوئے۔

تم سب مرد معزز ہو جاؤ۔

اِعراب اور بناء

عربی زبان اپنی بعض خصوصیات کی بنا پر دوسری زبانوں سے ممتاز ہے، اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جملے کے اندر کلمات کے آخر میں مختلف حرکات پڑھی جاتی ہیں، چنانچہ کچھ کلمات کے آخر میں پیش، کچھ کے آخر میں زبر، بعض کے آخر میں زیر اور بعض کے آخر میں سکون پڑھا جاتا ہے، اس صورت کو ''کلمات کے اواخر کی تبدیلی'' کہا جاتا ہے۔ ایک دوسری صورت یہ ہے کہ کلمات کی آخری حرکت تبدیل نہیں ہوتی، یعنی کلمے کی جو حالت جملے میں استعمال کیے جانے سے پہلے تھی وہی حالت استعمال کے بعد برقرار رہتی ہے، عربی قواعد کی اصطلاح میں پہلی صورت کو ''اِعراب'' اور دوسری صورت کو ''بناء'' کہتے ہیں۔ یوں جس کلمے پر ''اعراب'' ہو اُسے ''معرب'' اور جس پر ''بناء'' ہو اُسے ''مبنی'' کہتے ہیں۔ معرب کلمات کی آخری حرکت تبدیل ہونے کے کچھ اسباب ہیں جنھیں اصطلاح میں ''عوامل'' کہا جاتا ہے۔ عوامل کی قسمیں کلمات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اسم اور فعل کے عوامل میں فرق ہے۔

مختصراً ہم اعراب اور بناء کی تعریف یوں کر سکتے ہیں:

اعراب: کلمات کے آخر میں ہونے والی وہ تبدیلی جو ''عامل'' کے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔

بناء: کلمات کے اواخر کا ایک ہی صورت پر رہنا اور ''عوامل'' کے بدلنے سے اُن میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہونا۔

مبنی کی اقسام

مبنی کی چار اقسام ہیں:

1. **المبنی علی السکون:** وہ کلمہ جس کے آخر میں ''سکون'' ہو، مثلاً اُكْتُبْ (لکھو) اِشْرَبْ (پیو)۔
2. **المبنی علی الضم:** وہ کلمہ جس کی آخری حرکت ''پیش'' ہو، مثلاً: حَيْثُ (جہاں) كَتَبُوْا (انھوں نے لکھا)۔ فعل ماضی کے آخری حرف ''ب'' پر یہاں پیش ہے۔
3. **المبنی علی الفتح:** وہ کلمہ جس کی آخری حرکت زبر ہو، مثلاً: كَتَبَ (اُس نے لکھا) أَيْنَ (کہاں)۔
4. **المبنی علی الکسر:** وہ کلمہ جس کی آخری حرکت ''زیر'' ہو، مثلاً هٰذِهِ (یہ) هٰؤُلَاءِ (یہ لوگ)۔

مبنی کی مختلف اقسام کی پہچان کے لیے کوئی قاعدہ مقرر نہیں، لہٰذا اس کا تمام تر دارومدار عربوں سے درست سماع اور نقل پر ہے۔

اِعراب کی اقسام

اِعراب کی بھی چار ہی اقسام ہیں:

① رفع ② نصب ③ جر ④ جزم

چنانچہ فعل معرب کی آخری حرکت (رفع، نصب اور جزم) عامل کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔

رفع کی مثال: ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴾ ''اور اللہ تمھارے اعمال کو جانتا ہے۔'' یہاں لفظ يَعْلَمُ پر رفع ہے ایسے فعل کو ''مرفوع'' کہتے ہیں۔

نصب کی مثال: ﴿ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ ﴾ ''یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین کو جان لیں۔'' یہاں لفظ نَعْلَمَ پر نصب ہے، ایسا فعل ''منصوب'' کہلاتا ہے۔

جزم کی مثال: ﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ ''پس آپ جان لیجیے کہ بلا شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔'' اس میں اِعْلَمْ پر جزم ہے، ایسے فعل کو ''مجزوم'' کہا جاتا ہے۔

اسی طرح اسم معرب کی آخری حرکت (رفع، نصب اور جرّ) عامل کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔

رفع کی مثال: ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (اللہ ایک ہے۔) یہاں لفظ اللہ اور اَحَدٌ دونوں پر رفع ہے ایسے کلمے کو مرفوع کہتے ہیں۔

نصب کی مثال: ﴿ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴾ (اس نے قرآن سکھایا۔) یہاں لفظ الْقُرْاٰنَ پر نصب ہے ایسا کلمہ منصوب کہلاتا ہے۔

جر کی مثال: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔) یہاں لفظ اَللّٰهِ پر جرّ ہے ایسے کلمے کو مجرور کہتے ہیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بھی واضح ہوا کہ رفع اور نصب، اسم اور فعل دونوں پر آتے ہیں جبکہ جزم فعل کے ساتھ اور جرّ اسم کے ساتھ خاص ہے۔

اِعراب کی علامات

علاماتِ اعراب تین ہیں:

(ا)حرکات (ب)حروف (ج)حذف

ا) حرکات: ان کی تین قسمیں ہیں:

① پیش (ضَمَّہ) ② زبر (فتحہ) ③ زیر (کسرہ)

ب) حروف:

وہ حروف جو اعراب کی علامت بنتے ہیں، چار ہیں:

① الف ② نون ③ واوٗ ④ یاء

ج) حذف:

حذف بھی تین قسم کا ہے:

① حرکت حذف کرنا (جسے سکون بھی کہتے ہیں۔)

② آخری حرف حذف کرنا۔

③ مضارع کے بعض صیغوں کے آخر سے ''نون'' حذف کرنا۔

رفع کی علامات

رفع کی چار علامتیں ہیں:

① پیش (ضمہ) ② واوٗ ③ الف ④ نون

تاہم رفع کی اصلی علامت ''ضمہ'' ہے۔

مثالیں:

① ضمہ: ﴿ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ﴾ (پاکیزہ بیویاں)، دونوں کلمات پر رفع کی علامت ''ضمہ'' ہے۔

② واوٗ: ﴿ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (مومن فلاح پا گئے۔) اَلْمُؤْمِنُوْنَ کے آخر میں نونِ جمع سے پہلے ''واؤ'' رفع کی

علامت ہے۔

③ الف: ﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ﴾ (یہ دو جھگڑا کرنے والے ہیں۔)، دونوں کلمات میں ''نون'' سے پہلے ''الف'' علامت رفع ہے۔

④ نون: ﴿مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ﴾ (تمھیں کیا ہے، تم بولتے نہیں؟)، تَنْطِقُوْنَ فعل مضارع کے آخر میں ''نون'' رفع کی علامت ہے۔

نصب کی علامات

نصب کی پانچ علامتیں ہیں:

① زبر (فتحہ) ② الف ③ یاء ④ زیر (کسرہ) ⑤ نون کا حذف

تاہم نصب کی اصلی علامت ''فتحہ'' ہے۔

مثالیں:

① فتحہ: ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا﴾ (اللہ نے مثال بیان کی۔) مَثَلًا کے آخر پر فتحہ ''نصب'' کی علامت ہے۔

② الف: ﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾ (اور رشتے دار کو اس کا حق دو۔) ''ذَا'' کا الف ''نصب'' کی علامت ہے۔

③ یاء: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (بلاشبہ اللہ پرہیز گاروں سے محبت کرتا ہے۔) اَلْمُتَّقِيْنَ کے آخر میں نون سے پہلے ''یائے ساکن'' نصب کی علامت ہے۔

④ کسرہ: ﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔) اَلْحَسَنٰتِ اور السَّيِّاٰتِ دونوں کلمات کے آخری حروف پر کسرہ ''نصب'' کی علامت ہے۔

⑤ نون کا حذف: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے حتی کہ اُس مال میں سے خرچ کرو جسے تم محبوب رکھتے ہو۔) تَنَالُوا اور تُنْفِقُوْا کے آخر سے نون حذف ہے جو ''نصب'' کی علامت ہے۔

جر کی علامات

جر کی تین علامتیں ہیں: ① زیر (کسرہ) ② یاء ③ زبر (فتحہ) تاہم جر کی اصلی علامت کسرہ ہے، مثالیں:

① کسرہ: ﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ (اس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔) اَلْقَلَمِ کے آخر میں جر کی علامت ''کسرہ'' ہے۔

② یاء: ﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴾ (اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔) اَخِيْهِ میں آخری حرف "ہ" سے پہلے "یاء" جر کی علامت ہے۔

③ فتحہ: ﴿ وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ ﴾ (اور جو ابراہیم کی طرف نازل کیا گیا۔) اِبْرٰهٖمَ کے آخر میں "فتحہ" جر کی علامت ہے۔

جزم کی علامات

جزم کی بھی تین علامات ہیں: ① سکون ② آخری حرف کا حذف ③ آخر سے "نون" کا حذف

مثالیں:

① سکون: ﴿ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ﴾ (اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ ٹھہراؤ۔) لَا تُشْرِكْ کے آخر میں "سکون" جزم کی علامت ہے۔

② آخری حرف کا حذف: ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ﴾ (اور رشتے دار کو اس کا حق دو۔) اٰتِ کے آخری حرف "ی" کا حذف ہونا جزم کی علامت ہے۔

③ آخری نون کا حذف: ﴿ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ (اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔) تَدْعُوْا اصل میں تَدْعُوْنَ تھا، آخر سے "نون" حذف ہے جو کہ جزم کی علامت ہے۔

اسم

اسم کی تین قسمیں ہیں ① مصدر ② مشتق ③ جامد

مصدر (نکلنے کی جگہ): وہ اسم جو کسی کام کا نام ہو اور جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ بنائے جائیں، اس کے اُردو ترجمے کے آخر میں "نا" آتا ہے، جیسے: ضَرْبٌ (مارنا) قَتْلٌ (قتل کرنا)۔

مشتق (نکالا ہوا): وہ اسم جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ مصدر کے معنی اور حروف اس میں باقی رہیں، صرف اس کی ایک نئی شکل بن جائے۔ جس طرح چاندی سے مختلف برتن وزیورات بنائے جاتے ہیں، مادہ چاندی سب میں ہوتا ہے مگر اس کی شکل وصورت بدل جاتی ہے، اسی طرح مشتق میں مصدر کی اصلیت باقی رہتی ہے مگر شکل وصورت تبدیل ہوجاتی ہے، جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)، مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ہیں۔

جامد (جما ہوا): وہ اسم ہے جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمے سے نکلے، جیسے: رَجُلٌ (آدمی)، فَرَسٌ (گھوڑا)۔

تنبیہ: الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کا حق ہے کہ پہلے اس کے متعلق بحث کی جائے مگر سہولت کا تقاضا ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کو بیان کیا جائے کیونکہ ان کو فعل سے خاص نسبت ہے۔

اسم مشتق: اسمائے مشتقہ تعداد میں سات ہیں: ① اسم فاعل ② اسم مفعول ③ صفت مشبّہ ④ اسم مبالغہ ⑤ اسم تفضیل ⑥ اسم آلہ ⑦ اسم ظرف

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے، مثلاً: ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا. اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زَيْدٌ، ضَارِبٌ کہلائے گا، بَكْرًا، مَضْرُوْبٌ جس آلے سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل واقع ہوا وہ مَضْرِبٌ، پس ضَارِبٌ اسم فاعل مَضْرُوْبٌ اسم مفعول مِضْرَبٌ اسم آلہ اور مَضْرِبٌ اسم ظرف ہے۔

صفت مشبّہ، اسم مبالغہ اور اسم تفضیل بھی ایک طرح سے اسم فاعل ہیں، تاہم ان میں اسم فاعل کی بہ نسبت کچھ خصوصیتیں مزید پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کی تفصیلات سے معلوم ہوگا۔

اسم فاعل

اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے: ضَارِبٌ (وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی)۔ عَالِمٌ (وہ شخص جس کے ساتھ علم قائم ہے)۔

بنانے کا طریقہ: تین حرفی ماضی سے اسم فاعل [1] فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ [2] جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مادے کے پہلے حرف کے بعد الف بڑھایا جائے، دوسرے حرف کو کسرہ اور آخری حرف کو تنوین دی جائے، مؤنث کے آخر میں تائے تانیث [3] اور تثنیہ وجمع کی صورت میں آخر میں علامت تثنیہ وجمع لگا دی جائے، ان کے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل چھ صیغے ہیں۔

افراد	مذکر	مؤنث
واحد	فَاعِلٌ	فَاعِلَةٌ
تثنیہ	فَاعِلَانِ	فَاعِلَتَانِ
جمع	فَاعِلُوْنَ	فَاعِلَاتٌ

---

[1] فاعل اور اسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور جو لفظ کام کرنے والے پر بولا جائے اسے اسم فاعل کہتے ہیں، مثلاً: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا میں زید فاعل ہے اور ضَارِبٌ کا لفظ جو زید کے لیے وضع کیا گیا اسم فاعل ہے یہی فرق مفعول واسم مفعول اور آلہ واسم آلہ میں ہے۔

[2] ''فاعل'' کا وزن مفعول کے معنی میں بھی آجاتا ہے، جیسے: دَافِقٌ بمعنی مَدْفُوْقٌ (ٹپکا ہوا پانی) اور رَاضِيَةٌ بمعنی مَرْضِيَّةٌ (پسند کی ہوئی چیز۔)

[3] جو الفاظ مؤنث کے لیے خاص ہیں ان میں علامتِ تانیث لگانا ضروری نہیں، جیسے: حَامِلٌ (حاملہ عورت)، حَائِضٌ (حیض والی عورت)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت) وغیرہ۔

اسم مفعول

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: مَضْرُوْبٌ (وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ہو)۔

بنانے کا طریقہ: تین حرفی ماضی سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مادّے [1] سے پہلے میم مفتوح، دوسرے حرف کے بعد واؤ ساکن بڑھانے اور آخر کو تنوین دینے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادّے کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور تثنیہ و جمع کی صورت میں آخر میں علامت تثنیہ و جمع لگا دی جاتی ہے۔ اس کے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل چھ صیغے ہیں۔

افراد	مذکر	مؤنث
واحد	مَفْعُوْلٌ	مَفْعُوْلَةٌ
تثنیہ	مَفْعُوْلَانِ	مَفْعُوْلَتَانِ
جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَفْعُوْلَاتٌ

نوٹ: ① فاعل و مفعول کے لیے فَعِيْلٌ اور فَعُوْلٌ کا وزن بھی مشترکہ طور پر استعمال ہوتا ہے، یعنی کبھی دونوں فاعل اور کبھی دونوں مفعول کے لیے آتے ہیں، مثلاً: فَعِيْلٌ کے وزن پر سَمِيْعٌ (سننے والا) اسم فاعل کے لیے اور جَرِيْحٌ (زخمی کیا ہوا) اسم مفعول کے لیے اور فَعُوْلٌ کے وزن پر بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اسم فاعل کے لیے اور رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا) اسم مفعول کے لیے آیا ہے۔

② ماضی مضموم العین اور وہ افعال جن کے فاعل میں ثبوت کے معنی پائے جاتے ہوں ان سے اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور لازم افعال سے اسم مفعول نہیں آتا۔

③ اسم فاعل و مفعول غائب، حاضر یا متکلم کی ضمیر لگانے سے اس کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں، مثلاً: هُوَ ضَارِبٌ

[1] مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں، یعنی جس سے لفظ نکلا ہو، جیسے: ضَرْبٌ، ضَارِبٌ کا مادہ ہے۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتے ہیں مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے، جیسے: بَقَّالٌ کا مادہ بَقْلَةٌ ہے۔

(وہ مارنے والا ہے۔) أَنْتَ ضَارِبٌ (تو مارنے والا ہے۔) أَنَا ضَارِبٌ (میں مارنے والا ہوں)۔

④اسم فاعل فعلِ مضارع کے معنی دیتا ہے، مثلاً: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تو کہاں جاتا ہے؟) کے جواب میں اگر کہا جائے: أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى السُّوقِ (میں بازار جا رہا ہوں۔) تو یہ جملہ أَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ (میں بازار جاتا ہوں۔) کے ہم معنی ہوگا۔

تمرین

① اسم فاعل بنانے کا طریقہ بتائیں اور مندرجہ ذیل الفاظ سے گردانیں کریں۔

فَاتِحٌ، جَالِسٌ، عَاقِلٌ، ذَاهِبٌ، شَاهِدٌ

② مفعول اور اسم مفعول میں کیا فرق ہے، مندرجہ ذیل اسم مفعول کی گردانیں کیجیے؟

مَفْتُوحٌ، مَأْكُولٌ، مَسْمُوعٌ، مَجْهُولٌ، مَشْهُودٌ

③ مندرجہ ذیل الفاظ سے گردان کیجیے۔

لَطِيفٌ، شَرِيفٌ، قَرِيبٌ ، كَثِيرٌ

④ ذَاهِبَانِ، شَارِبُونَ، مَأْكُولَةٌ کیا صیغے ہیں؟

⑤ أَنَا مُسْلِمٌ، أَنْتُمْ مَنْصُورُونَ، هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معانی بیان کیجیے۔

⑥ عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ سب عورتیں اندر آنے والیاں۔	تم سب مرد سننے والے۔
ہم مدد کیے ہوئے۔	دو مرد جانے والے۔
تم سب عورتیں پینے والیاں۔	ہم سب عورتیں مدد کی ہوئیں۔

صفت مشبّہ

صفت مشبہ: [1] وہ اسم ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدر کے معنی ہمیشہ کے لیے یا ایک عرصے تک پائے جائیں، جیسے: جَمِيْلٌ (وہ شخص جس میں خوبصورتی ہمیشہ یا ایک عرصے تک رہے۔)

اسم فاعل اور صفتِ مشبّہ میں قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں صفت کے صیغے ہیں جو موصوف میں پائی گئی خوبی یا خامی کے بارے میں بتاتے ہیں۔

جبکہ ان میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت کے معنی عارضی اور صفت مشبّہ میں دائمی ہوتے ہیں، پس ضَارِبٌ وہ شخص ہے جس میں کسی وقت ضرب کی صفت پائی جائے اور جَمِيْلٌ وہ ہے جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفتِ مشبہ ہمیشہ فعل لازم سے بنتی ہے۔ اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو بھی لازم ہی کے معنی دیتی ہے، جیسے: سَمِيْعٌ البتہ اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے۔

صفت مشبّہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں، البتہ عربوں کے استعمال سے چند اصول اخذ کیے گئے ہیں کہ وہ عام طور پر صفت مشبّہ کس طرح لاتے ہیں۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1. مادے کے دوسرے حرف کے بعد کبھی ی کبھی واؤ کبھی الف بڑھایا جاتا ہے، جیسے: شَرِيْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر)۔
2. کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے، جیسے: صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی)۔
3. ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ اور مؤنث کے لیے فَعِلَةٌ کے وزن پر، بشرطیکہ اس میں رنگ، عیب یا حلیے کے معنی نہ پائے جائیں، جیسے: فَرِحَ (خوش ہوا) سے فَرِحٌ (خوش مرد) فَرِحَةٌ (خوش عورت)۔
4. ماضی مضموم العین سے فَعِيْلٌ اور مؤنث فَعِيْلَةٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: كَرُمَ سے كَرِيْمٌ (شریف آدمی) كَرِيْمَةٌ (شریف عورت)۔

---

[1] مشبہ کے معنی ہیں مشابہ قرار دیا ہوا چونکہ صفت مشبہ تثنیہ و جمع، تذکیر و تانیث اور عمل میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتی ہے، اس لیے اس کو صفت مشبہ کہتے ہیں۔

⑤ ماضی مفتوح العین سے فَيْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے: فَصَلَ سے فَيْصَلٌ (فیصلہ کرنے والا)۔ [1]

⑥ جب فعل میں رنگ، عیب یا حلیے کے معنی پائے جائیں تو مذکر کا صیغہ أَفْعَلُ اور مؤنث کا فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: أَسْوَدُ (سیاہ رنگ) سَوْدَاءُ۔

گردان صفت مشبّہ [2]

نوعِ فعل	فعل	مذکر واحد	مذکر تثنیہ	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث تثنیہ	مؤنث جمع
رنگ	اِحْمَرَّ (سرخ ہوا)	أَحْمَرُ (سرخ مرد)	أَحْمَرَانِ (دو سرخ مرد)	حُمْرٌ (بہت سے سرخ مرد)	حَمْرَاءُ (سرخ عورت)	حَمْرَاوَانِ (دو سرخ عورتیں)	حُمْرٌ (بہت سی سرخ عورتیں)
عیب	عَوِرَ (کانا ہوا)	أَعْوَرُ (کانا مرد)	أَعْوَرَانِ (دو کانے مرد)	عُوْرٌ (بہت سے کانے مرد)	عَوْرَاءُ (کانی عورت)	عَوْرَاوَانِ (دو کانی عورتیں)	عُوْرٌ (بہت سی کانی عورتیں)
حلیہ		أَعْيَنُ (مرد فراخ چشم)	أَعْيَنَانِ (دو مرد فراخ چشم)	عِيْنٌ (بہت سے مرد فراخ چشم)	عَيْنَاءُ (عورت فراخ چشم)	عَيْنَاوَانِ (دو عورتیں فراخ چشم)	عِيْنٌ [3] (بہت سی عورتیں فراخ چشم)

نوٹ: غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ضمیر لگائی جاتی ہے، جیسے: هُوَ سَيِّدٌ (وہ سردار ہے۔)، أَنْتَ أَحْمَرُ (تو سرخ ہے۔)، أَنَا جَوْعَانُ (میں بھوکا ہوں)۔

جن صفات میں عارضی معنی پائے جائیں، جیسے: بھوک، پیاس یا ان کی ضد، ان سے صفت مشبّہ مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر اور مؤنث فَعْلَى کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعَى (بھوکی عورت) عَطْشَانُ

---

[1] پہلی قسم سے صفت کا صیغہ عموماً آتا ہے دوسری سے کم اور تیسری سے بہت کم۔

[2] صفت مشبّہ کے اسم فاعل کی طرح چھ صیغے آتے ہیں، أَفْعَلُ کے آخر میں غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی اور واحد مؤنث کا ہمزہ تثنیہ میں و سے بدل جاتا ہے۔

[3] عِيْنٌ اصل میں عُيْنٌ تھا ی کا ماقبل مضموم ہے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مثل حِيَكَى۔

(پیاسا مرد) عَطُشٰی (پیاسی عورت)۔

نوعِ عارضی:

صفاتِ عارضی	مذکر			مؤنث		
فعل	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
جَاعَ (بھوکا ہونا)	جَوْعَانُ (بھوکا مرد)	جَوْعَانَانِ (دو بھوکے مرد)	جِیَاعٌ (بہت سے بھوکے مرد)	جَوْعٰی (بھوکی عورت)	جَوْعَایَانِ (دو بھوکی عورتیں)	جِیَاعٌ (بہت سی بھوکی عورتیں)
عَطِشَ (پیاسا ہونا)	عَطُشَانُ (پیاسا مرد)	عَطُشَانَانِ (دو پیاسے مرد)	عِطَاشٌ (بہت سے پیاسے مرد)	عَطُشٰی (پیاسی عورت)	عَطُشَایَانِ (دو پیاسی عورتیں)	عِطَاشٌ (بہت سی پیاسی عورتیں)

تمرین

① سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کریں۔

② شَرِیْفٌ، حَسَنَاتٌ، حَمْرَآءُ کیا صیغے ہیں؟

③ أَنْتَ شُجَاعٌ، هُمَا سَلِيْمَتَانِ، نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کریں۔

④ أَسْوَدُ، أَبْيَضُ سے گردان کریں۔

⑤ مندرجہ ذیل میں سے اسم فاعل اور صفت مشبہ الگ الگ کرتے ہوئے صیغہ بتائیں۔

نَاظِرٌ، صَدْيَانُ، صَفْرَاوَانِ، زَرْقَآءُ، ظَاهِرَانِ، شَدِيْدٌ.

⑥ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ ناپاک مرد ہے۔	تو ایک خوبصورت عورت ہے۔
ہم دو بہادر آدمی ہیں۔	وہ سب سرخ عورتیں ہیں۔
تو بھوکا مرد ہے۔	میں پیاسی عورت ہوں۔

اسم مبالغہ

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اسے ''مبالَغہ'' کہتے ہیں۔ اور اس کے اوزان، اسم فاعل کے اوزان سے مختلف ہوتے ہیں، جیسے: ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)۔

بنانے کا طریقہ: اسم مبالغہ مادے میں کبھی حرف کے دوبارلانے اور کبھی ''ی، و اور ا'' کو متفرق طور پر بڑھانے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں:

کثیر الاستعمال اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت بچنے والا	فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
فَعِيلٌ	عَلِيمٌ	بہت جاننے والا	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا
فَعُولٌ	أَكُولٌ	بہت کھانے والا	فُعَلَةٌ	ضُحَكَةٌ	جس کو ہنسی کی عادت ہو
فَعَّالٌ	سَفَّاكٌ	بہت خونریز	فَعُّولٌ	قَيُّومٌ	بہت قیام کرنے والا
فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بزرگ	فُعُّولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک
فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ	بہت سچا	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت حیلہ گر
مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ	بہت کاٹنے والا	فَاعِلَةٌ	رَاوِيَةٌ	بہت زیادہ روایت کرنے والا
مِفْعَالٌ	مِنْعَامٌ	بہت انعام دینے والا	فَعُولَةٌ	فَرُوقَةٌ	بہت زیادہ فرق کرنے والا
مِفْعِيلٌ	مِنْطِيقٌ	بہت بولنے والا	فُعَلٌ	غُفَلٌ	بہت زیادہ غافل

تنبیہ:

① اوزانِ مبالغہ میں تذکیر وتانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا، البتہ مبالغے کی زیادتی کے لیے آخر میں ''ۃ'' بڑھادی جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ عَلَّامَةٌ، اِمْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت جاننے والا، خواہ مرد ہو یا عورت)۔

② جب فَعِیلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور فَعُولٌ بمعنی مَفْعُولٌ کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں فرق کیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ عَلِيمٌ، هِيَ عَلِيمَةٌ، جَمَلٌ حَمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) نَاقَةٌ حَمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی)۔

البتہ جب فَعِيلٌ بمعنی مَفْعُولٌ کے ہو تو اس وقت مذکر و مؤنث کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: اِمْرَأَةٌ أَسِيرٌ (قیدی عورت) اور رَجُلٌ أَسِيرٌ (قیدی مرد)۔

③ اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لیے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے، جیسے: خَيَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (کپڑا فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے، جیسے: بَقَّالٌ بَقْلَةٌ سے نکلا ہے جس کے معنی سبزی کے ہیں۔ ایسے جَمَّالٌ، جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی شتربان کے ہیں۔

اسمِ تفضیل

وہ اسم مشتق جو یہ بتائے کہ ایک صفت دو اشیاء میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے لیکن اُن میں سے ایک اُس صفت میں، دوسری سے بڑھ کر ہے، جیسے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)

جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلہ میں ہو اسے مفضَّل علیہ کہتے ہیں۔

مبالغہ و اسم تفضیل میں فرق: مبالغے اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ مبالغے میں زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، البتہ اسم فاعل اور اسم تفضیل میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، جیسے خَالِدٌ عَلَّامَةٌ (خالد بہت بڑا عالم ہے۔) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور علم کی زیادتی فی نفسہٖ عَلَّامَةٌ کے لفظ میں موجود ہے۔ خَالِدٌ أَعْلَمُ مِنْ سَعِيدٍ (خالد سعید سے بڑا عالم ہے۔) یہاں أَعْلَمُ کے لفظ میں ''علم'' کی زیادتی ''سعید'' کے مقابلے میں ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل کا صیغۂ مذکر أَفْعَلُ اور مؤنث فُعْلَى کے وزن پر آتا ہے [1] اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے آخر میں تنوین نہیں آتی اور گردان مندرجہ ذیل اوزان پر آتی ہے۔

---

[1] بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں:

① مجرد ہو، مزید فیہ نہ ہو ② ثلاثی ہو ③ تام ہو، ناقص نہ ہو ④ متصرف ہو ⑤ معروف ہو ⑥ مثبت ہو ⑦ تفضیل کے قابل ہو، چنانچہ مَاتَ (وہ مر گیا) سے اسم تفضیل نہیں آئے گا کیونکہ موت ایسی چیز ہے، جس میں تفاضل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح فَنِيَ (فنا ہوا) سے بھی اِسم تفضیل نہیں آئے گا۔ ⑧ رنگ، عیب اور زیب و زینت کے معنی نہ دیتا ہو، چنانچہ سَوِدَ (سیاہ ہوا)، عَوِرَ (کانا ہوا) اور كَحِلَ (سرمہ لگایا) سے اِسم تفضیل نہیں آئے گا۔

تنبیہ:

جن افعال میں مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں ان سے اسم تفضیل أَفْعَلُ اور فُعْلَىٰ کے وزن پر نہیں آتا بلکہ ایسے افعال کے مصادر سے پہلے أَشَدُّ یا أَكْبَرُ لگایا جاتا ہے اور مصدر کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصبی حالت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: سَعِيدٌ أَشَدُّ إِيمَانًا مِّنْ حَامِدٍ (سعید، حامد سے زیادہ ایمان دار ہے۔) ﴿هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ﴾ ''وہ (ہلاک شدہ بستیاں) تیری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقت ور تھیں۔''

گردان اسم تفضیل

مذکر				مؤنث			
واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر
أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُوْنَ	أَفَاعِلُ	فُعْلٰى	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ	فُعَلٌ

فائدہ: اسم تفضیل اکثر فاعل کے معنی دیتا ہے، جیسے: أَنْصَرُ (بہت مدد کرنے والا) اور کبھی اسم مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے، جیسے: أَشْهَرُ (بہت زیادہ مشہور) أَشْغَلُ (بہت زیادہ مشغول)، تاہم قاعدے کی رُو سے اِسم مفعول کے لیے اس کا استعمال درست نہیں ہے۔

تنبیہ:

الوان، عیوب اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل نہیں آتا ہے، پس أَسْوَدُ (سیاہ رنگ) أَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

تمرین

① ضَرَبَ، سَمِعَ، قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کریں۔

② عَلِيمٌ اور قَلِيلٌ کیا کیا صیغے ہیں اوران کے صیغۂ مذکر ومؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟

③ أَكْبَرُ اور أَحْمَدُ میں کیا فرق ہے اوران کا صیغۂ مؤنث کیا ہوگا؟

④ مندرجہ ذیل صیغوں میں فرق واضح کریں۔

أَعْرَجُ، أَسْوَدُ، أَحْوَلُ، أَشْرَفُ، أَشْجَعُ .

⑤ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ مرد بہت مددگار ہے۔ حامد، سلیم سے زیادہ خوبصورت ہے۔

تم (مرد) بہت دور ہو۔ وہ عورتیں اِن عورتوں سے زیادہ معزز ہیں۔

میں (عورت) بہت زیادہ نزدیک ہوں۔

اسم آلہ

وہ اسم مشتق جو اُس چیز پر بولا جائے جس کے ذریعے سے کام کیا جاتا ہے، مثلاً: سَحَلْتُ الْحَدِيْدَ بِالْمِبْرَدِ (میں نے ریتی سے لوہے کو رگڑ کر لوہ چون نکالا)، اس مثال میں اَلْمِبْرَدُ (ریتی / رندا) اسم آلہ ہے، اور سَحَلْتُ، بَرَدْتُّ (لکڑی یا لوہے کو رگڑ کر بُرادہ نکالنا) کے معنی میں ہے۔

اوزان:

اسم آلہ کے اوزان کی دو قسمیں ہیں:

(ا) قیاسی (ب) غیر قیاسی (سماعی)

ا: قیاسی اوزان

اسم آلہ کے قیاسی اوزان ''سات'' ہیں:[1]

① مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْرَدٌ (ریتی / رندا)، مِدْفَعٌ (توپ)، مِنْجَلٌ (درانتی)، مِقَصٌّ (قینچی)۔

② مِفْعَالٌ، جیسے: مِيْزَانٌ (ترازو)، مِفْتَاحٌ (چابی)، مِنْشَارٌ (آرا / آری)، مِجْدَافٌ یا مِجْذَافٌ (چپو)۔

③ مِفْعَلَةٌ، جیسے: مِكْنَسَةٌ (جھاڑو)، مِدْفَأَةٌ (تیل کا چولھا)، مِدْخَنَةٌ (چمنی)، مِطْرَقَةٌ (ہتھوڑا)۔

④ فَاعِلَةٌ، جیسے: قَاطِرَةٌ (ریل کا انجن)، كَاسِحَةٌ (بلڈوزر)، رَافِعَةٌ (کرین)، شاحِنَةٌ (ٹرک)۔

⑤ فَعَّالَةٌ، جیسے: غَسَّالَةٌ (واشنگ مشین)، ثَلَّاجَةٌ (ریفریجریٹر)، سَخَّانَةٌ (ہیٹر)، كَسَّارَةٌ (سَروتا / اخروٹ توڑنے اور گنڈیریاں وغیرہ کاٹنے کا آلہ)۔

⑥ فِعَالٌ، جیسے: قِطَارٌ (ریل گاڑی)، لِجَامٌ (لگام)، لِثَامٌ (گھونگھٹ)، فِشَاءٌ (ڈھکنا)۔

⑦ فَاعُوْلٌ، جیسے: سَاطُوْرٌ (بُغدا)، نَاقُوْرٌ (بگل) قرآن کریم میں ہے: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ (چنانچہ جب بگل بجایا جائے گا۔) حَاسُوْبٌ (کیلکولیٹر)، سَاعُوْرٌ (تنور)۔

[1] قدماء کے ہاں اسم ''آلہ'' کے تین صیغے ہی ملتے ہیں لیکن اب عربوں نے مزید چار صیغوں کو اسم ''آلہ'' کے قیاسی اوزان قرار دے دیا ہے۔

اسم آلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيلُ
فَاعِلَةٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَاتٌ
فَعَّالَةٌ	فَعَّالَتَانِ	فَعَّالَاتٌ
فِعَالٌ	فِعَالَانِ	فُعُلٌ
فَاعُولٌ	فَاعُولَانِ	فَوَاعِيلُ

ان سات اوزان کے علاوہ اسم آلہ کے تمام صیغے غیر قیاسی (سماعی) ہیں۔

اسم آلہ کے چند غیر قیاسی (سماعی) صیغے:

① اَلْمُنْخُلُ (چھلنی) ج:مَنَاخِلُ. ② اَلْمُدُقُّ (لوہے یا لکڑی کی موسلی) ج:مَدَاقُّ. ③ اَلْمُدْهُنُ (روغن کرنے کا برش) ج:مَدَاهِنُ. ④ اَلْمُسْعُطُ (ناک میں دوائی ڈالنے کا آلہ) ج:مَسَاعِطُ. ⑤ اَلْفَأْسُ (کلہاڑی / کدال) ج:اَفْؤُسٌ وَفُئُوسٌ. ⑥ اَلْقَدُومُ (بڑھئی کا تیشہ) ج:قَدَائِمُ وَقُدُمٌ. ⑦ السِّكِّيْنُ (چھری / چاقو) ج:سَكَاكِيْنُ. ⑧ اَلسَّيْفُ (تلوار) ج:سُيُوفٌ. ⑨ اَلرُّمْحُ (نیزہ / ہل) ج:رِمَاحٌ. ⑩ اَلْقَلَمُ (قلم / پنسل) ج:أَقْلَامٌ. ⑪ اَلصِّنَارَةُ (مچھلی پکڑنے کا کانٹا) ج: صَنَانِيرُ. ⑫ اَلْخَاتَمُ (مہر لگانے کا آلہ / مہر) ج:خَوَاتِيمُ

نوٹ: اسم آلہ اکثر و بیشتر فعلِ ثلاثی مجرد متعدّی سے آتا ہے، تاہم کبھی غیر ثلاثی مجرد اور ثلاثی مجرد لازم سے بھی لایا جاتا ہے۔

اسم آلہ کے چند صیغے جو غیر ثلاثی مجرد سے آئے ہیں:

① اِئْتَزَرَ (کمر کسنا) سے اَلْمِئْزَرُ وَالْمِئْزَرَةُ وَالْمِئْزَارُ (تہبند / لنگی)۔

② تَوَضَّأَ (وضو کرنا) سے اَلْمِيْضَأَةُ (وضو کا برتن)

③ حَرَّكَ (ہلانا / حرکت دینا) سے اَلْمِحْرَاكُ (وہ لکڑی جس سے آگ ہلائی جاتی ہے)

④ عَلَّقَ (لٹکانا) سے الْمِعْلَاقُ (کھونٹی)۔

⑤ مَلَّسَ الْأَرْضَ (زمین برابر کرنا) سے الْمِمْلَسَةُ (وہ لکڑی جس سے زمین ہموار کی جائے/سہاگا)۔

اسم آلہ کے چند صیغے جو ثلاثی مجرّد لازم سے آئے ہیں:

① رَقِيَ (بلند ہونا/ چڑھنا) سے الْمِرْقَاةُ (سیڑھی کا زینہ)۔

② عَرَجَ (چڑھنا) سے الْمِعْرَجُ وَالْمِعْرَاجُ (سیڑھی)۔

③ صَبُحَ الْوَجْهُ (چہرہ روشن ہونا) سے الْمِصْبَاحُ (چراغ)۔

④ دَخَنَتِ النَّارُ (آگ سے دھواں نکلنا) سے الْمِدْخَنَةُ (چمنی)۔

⑤ زَرِبَ الْمَاءُ (پانی بہنا) سے الْمِزْرَبُ وَالْمِزْرَابُ (پرنالا)

⑥ عَزَفَ (گانا) سے الْمِعْزَفُ والْمِعْزَفَةُ (ساز)۔

اسم ظرف

وہ اسم مشتق جو اس وقت یا جگہ پر بولا جائے جس میں فعل واقع ہو، مثلاً: مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)، جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ ﴾ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: تمھارا مقررہ وقت جشن کا دن ہے۔) اور ﴿ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى ﴾ (البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقوی پر ہے۔)

بنانے کا طریقہ: مادے سے پہلے میم اور آخری حرف پر تنوین لگا دیں اور اس کے مضارع کے تیسرے حرف پر ضمہ ہو تو اس کو فتحہ سے بدل دیں ورنہ اس کی حالت پر چھوڑ دیں۔

اسم ظرف کے لیے دو وزن ہیں۔

مَفْعَلٌ: فعل مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

مَفْعِلٌ: فعل مضارع مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

نوٹ: معتل الفاء (مثال) سے ہر حالت میں مَفْعِلٌ کے وزن پر اور معتل اللام (ناقص) و مضاعف سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مَفْعِلٌ	مَفْعِلَانِ	مَفَاعِلُ

فائدہ: بارہ لفظ خلاف قاعدہ بھی استعمال ہوئے ہیں، یعنی مضارع مضموم العین (جس کے تیسرے حرف پر ضمہ ہو) کی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی استعمال ہوئی ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَنْسِكٌ	قربان گاہ	مَسْقِطٌ	گرنے کی جگہ
مَجْزِرٌ	اونٹ کا مذبح خانہ	مَسْكِنٌ	رہائش گاہ
مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	مَرفِقٌ	کہنی رکھنے کی جگہ
مَطْلِعٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَسْجِدٌ	عبادت کی جگہ
مَشْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ
مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَنْخِرٌ	نتھنا

نوٹ: ① مندرجہ بالا الفاظ کو قاعدے کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا بھی درست ہے، تاہم مَفْعِلٌ کا وزن، جو عام طور پر مستعمل ہے، فصیح تر ہے۔

② اسم ظرف کبھی اسم جامد سے مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جبکہ کسی چیز کی کثرت پر دلالت کرے، جیسے: مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں کثرت سے شیر رہتے ہوں)، البتہ مَقْبَرَةٌ (وہ جگہ جہاں مُردوں کو دفن کیا جائے)۔ اور مَيْذَنَةٌ (وہ جگہ جہاں اذان دی جائے) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔[1]

③ غیر ثلاثی مجرّد سے اِسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے مُجْتَمَعٌ (معاشرہ) مُسْتَشْفًى (ہسپتال)۔

[1] مکان کا نام خاص ہوتا ہے اور ظرف عام ہوتی ہے، مثلاً مَيْذَنَةٌ، جہاں بھی کھڑے ہو کر اذان کہہ دی جائے اسے مَيْذَنَةٌ نہیں کہتے بلکہ مَيْذَنَةٌ اُس خاص مینار کو کہتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے۔ لیکن مَضْرِبٌ ہر ضرب والی جگہ و وقت کو کہہ سکتے ہیں۔

صرف صغیر

جس قدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں صرفیوں نے ان کی مشق کے لیے کچھ قاعدے مقرر کیے ہیں اور ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کرتے ہیں، اس گردان کو صرفِ صغیر کہا جاتا ہے۔ گردان مندرجہ ذیل ہے:

معروف	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضَرْبًا [1]	فَهُوَضَارِبٌ
مجہول	وَضُرِبَ	يُضْرَبُ	ضَرْبًا	فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ
جحد بلم/ نفی لا	لَمْ يَضْرِبْ	لَمْ يُضْرَبْ	لَايَضْرِبُ	لَايُضْرَبُ
مؤکد بلَن	لَنْ يَّضْرِبَ	لَنْ يُّضْرَبَ		
امر	اِضْرِبْ	لِتُضْرَبْ	لِيَضْرِبْ	لِيُضْرَبْ
نہی	لَاتَضْرِبْ	لَاتُضْرَبْ	لَايَضْرِبْ	لَايُضْرَبْ
ظرف	مَضْرِبٌ	مَضْرِبَانِ	مَضَارِبُ	وَمُضَيْرِبٌ
آلہ	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ	وَمُضَيْرِبٌ [2]
//	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ	وَمُضَيْرِبَةٌ
//	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيْبُ	وَمُضَيْرِيْبٌ وَمُضَيْرِبَةٌ
أفعل التفضيل	مذکر: أَضْرَبُ ، أَضْرَبَانِ أَضْرَبُونَ / أَضَارِبُ ، وَأُضَيْرِبٌ			
//	مؤنث: ضُرْبٰى ضُرْبَيَانِ ضُرْبَيَاتٌ ضُرَبٌ وَضُرَيْبٰى			

[1] مصدر معروف و مجہول شکل و صورت میں ایک جیسا ہوتا ہے، البتہ معنی میں فرق ہوتا ہے مصدر معروف ضَرْبًا کے معنی ''مارنا'' اور مجہول ''مارا جانا'' ہیں۔

[2] اسم آلہ و ظرف کی تصغیر ہے۔

تمرین

① ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کریں۔

② اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے لیے مادّے میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

③ اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قاعدہ آتے ہیں؟

④ مِکْحَلٌ اور مَقْبُرَۃٌ کیا صیغے ہیں اور کس سے بنائے گئے ہیں؟

⑤ اسم آلہ اور اسم ظرف پر مشتمل تین تین جملے بنائیں۔

⑥ مندرجہ ذیل افعال سے صرف صغیر کیجیے۔

نَصَرَ، عَلِمَ، مَنَعَ، حَسِبَ، شَرُفَ

اسم و فعل کی ساخت اور ان کی اقسام

اسم کی ساختیں اصل میں تین ہیں: ثُلَاثِي (تین حرفی) رُبَاعِي (چار حرفی) خُمَاسِي (پانچ حرفی) اور فعل کی دو: ثُلَاثِي و رُبَاعِي، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

① مجرد، یعنی جس کے تمام حروف اصلی[1] ہوں۔

② مزید فیہ، یعنی جس میں کچھ حروف زائد بھی ہوں، پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ اور فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

شش اقسام	وزنِ اسم ⇩	مثال ⇩	معنی ⇩	حروف زائد	وزنِ فعل	مثال ⇩	معنی ⇩	حروف زائد
ثلاثی مجرد	فَعَلٌ	زَمَنٌ	وقت		فَعَلَ	خَرَجَ	وہ نکلا	
ثلاثی مزید فیہ	فَعَالٌ	زَمَانٌ	وقت	ا	أَفْعَلَ	أَخْرَجَ	اس نے نکالا	ا
رباعی مجرد	فَعْلَلٌ	ثَعْلَبٌ	لومڑی		فَعْلَلَ	دَحْرَجَ	اس نے لڑھکایا	
رباعی مزید فیہ	فِعْلِيلٌ	قِنْدِيلٌ	لالٹین	ی	تَفَعْلَلَ	تَدَحْرَجَ	وہ لڑھکا	ت
خماسی مجرد	فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی دانہ				خماسی نہیں ہوتا	
خماسی مزید فیہ	فَعَلُّولٌ	عَضْرَفُوطٌ	ایک جانور کا نام	و				

[1] جو حرف کلمے کی تمام تبدیلیوں میں قائم رہتے ہیں وہ اصلی اور جو تبدیل ہوتے رہتے ہیں وہ زائد ہیں، جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ اِضْرِبْ، ضَارِبٌ، مَضْرُوبٌ کو دیکھیں کہ ض. ر. ب ان سب صیغوں میں موجود ہیں اس لیے یہ تینوں حروف اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں ہیں وہ زائد ہیں، جیسے: یاء الف اور واؤ. فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم کا صیغہ خاص ہے، پس اگر اس صیغے میں زائد حرف نہ ہو مگر اس کے مصدر اور مشتقات میں ◀◀

نوٹ: اگرچہ مصادر اور اسمائے مشتقہ اسم کی قسمیں ہیں تاہم ان کا تعلق فعل کے ساتھ ہے، اس لیے یہ بھی فعل کی طرح ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں اور ان سے خماسی نہیں آتا۔

وزن کی بحث: عربی لغت کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حروف سے کم نہیں ہوتا [1] اور کوئی اسم (زائد حروف سمیت) سات حروف سے زیادہ اور کوئی فعل چھ حروف سے زیادہ نہیں۔ اسم کے حروف اصلی پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوتے ہیں۔ علمائے صرف نے حروف اصلی اور زائد کی شناخت کے لیے وزن نکالنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے، جس طرح چیزوں کی برابری اور کمی وبیشی وزن کرنے سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح کلمات کی اصلیت وزیادات وزن کرنے سے ظاہر ہوتی ہیں۔ انھوں نے ثلاثی، رباعی اور خماسی کے مندرجہ ذیل وزن مقرر کیے ہیں۔

① ثلاثی مجرد کا وزن: فَعَلَ، یعنی ف، عَ، لَ

② رباعی مجرد کا وزن: فَعْلَلَ، یعنی فَ، عْ، لَ، لَ

③ خماسی مجرد کا وزن: فَعَلْلَلَ، یعنی فَ، عَ، لْ، لَ، لَ

ان اوزان کے ذریعے سے ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد ومزید فیہ ہونا اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ موزون کے صیغے کی حرکات وسکنات اور شکل وہیئت کے مطابق وزن [2] کا صیغہ بنائیں، جیسے:

① ضَارِبٌ ② مَضْرُوْبٌ

فَاعِلٌ مَفْعُوْلٌ

پھر موزون کے حروف کا مقابلہ وزن کے حروف سے بالترتیب کریں جو حروف ف، ع، ل کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہوں گے اور جو ان کے مقابلے میں نہ ہوں وہ زائد ہوں گے، جیسے: فَاعِلٌ ضَارِبٌ مَفْعُوْلٌ مَضْرُوْبٌ

◄◄ زائد حروف ہوں تو اس فعل کو مجرد ہی کہیں گے، جیسے: يَخْرُجُ اپنے ماضی خَرَجَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا کیونکہ اُس (ماضی) میں کوئی حرف زائد نہیں اور يُخْرِجُ اپنے ماضی أَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ کہلائے گا کیونکہ اُس میں ایک حرف "أ" زائد ہے۔ مصدر اور مشتقات بھی اس قاعدے میں ماضی کے تابع ہیں۔

[1] بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی ہوتے ہیں دراصل وہ بھی تین حرفی ہی ہوتے ہیں ان کی یہ صورت کثرت استعمال سے ہو جاتی ہے، جیسے: أَبٌ (باپ) أَخٌ (بھائی) کہ اصل میں أَبَوٌ أَخَوٌ تھے اور كُلْ (کھا) قِ (بچ) کہ اصل میں أُوْكُلْ اور اِوْقِ تھے، حذف سے یہ شکل باقی رہ گئی۔

[2] جس کلمے کا وزن نکالنا ہو اسے "موزون" اور جس کے ذریعے سے وزن نکالا جائے اسے "وزن" یا "میزان" کہتے ہیں، مثلاً: مَضْرُوْبٌ موزون اور اس کا ہم وزن مَفْعُوْلٌ وزن یا میزان ہوگا۔

پس فَاعِلٌ میں ف، ع، ل حروف اصلی ہیں تو ان کے مقابلے میں آنے والے ض، ر، ب بھی حروف اصلی ہوئے اور "الف" دونوں میں زائد ہے، اس طرح مَفْعُوْلٌ میں ف، ع، ل کے مقابلے میں آنے والے ض، ر، ب اصلی ہیں اور "م، و" دونوں زائد ہیں۔

پس زَمَنٌ، فَعَلٌ (ثلاثی) ثَعْلَبٌ ،فَعْلَلٌ (رباعی) سَفَرْجَلٌ، فَعَلَّلٌ (خماسی) تمام مجرد کہلائیں گے کیونکہ وزن وموزون میں تمام حروف اصلی ہیں اور زَمَانٌ، فَعَالٌ (ثلاثی) قِنْدِيْلٌ ، فِعْلِيْلٌ (رباعی) عَضْرَفُوْطٌ، فَعْلَلُوْلٌ (خماسی) مزید فیہ کہلائیں گے کیونکہ وزن وموزون میں کچھ حروف زائد بھی ہیں۔

فعل کے اوزان

فعل ثلاثی مجرد کے "ف" اور "ل" کلمے کی حرکات کبھی تبدیل نہیں ہوتیں، البتہ "ع" کلمے پر تینوں حرکات آسکتی ہیں۔ اس طرح ماضی کے تین وزن فَعَلَ بنتے ہیں اور فعل مضارع کے "ع" کلمے پر بھی تینوں حرکات آسکتی ہیں اور اس کے بھی تین وزن يَفْعَلُ بنتے ہیں، ماضی کے تین اوزان کو مضارع کے ساتھ ملانے سے مندرجہ ذیل 9 ممکنہ ابواب بنتے ہیں۔

فَعَلَ			فَعِلَ			فَعُلَ		
يَفْعَلُ	يَفْعِلُ	يَفْعُلُ	يَفْعَلُ	يَفْعِلُ	يَفْعُلُ	يَفْعَلُ	يَفْعِلُ	يَفْعُلُ

ان میں سے چھ عربی لغت میں استعمال ہوتے ہیں اور تین کا استعمال نہیں ہے۔ جب ماضی و مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ملا کر پڑھا جائے تو اس مجموعے کو "باب" کہتے ہیں، ان چھ ابواب میں تین کے ماضی و مضارع کے عین کلمے کی حرکت مختلف ہوتی ہے اور تین کی متفق۔ جن کی حرکات مختلف ہیں ان کو کثرت استعمال کی بنا پر اصول کہتے ہیں اور دوسروں کو فروع۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

① فَعَلَ يَفْعِلُ ، جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ
② فَعَلَ يَفْعُلُ ، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ
③ فَعِلَ يَفْعَلُ ، جیسے: عَلِمَ يَعْلَمُ
④ فَعَلَ يَفْعَلُ ، جیسے: فَتَحَ يَفْتَحُ / مَنَعَ يَمْنَعُ
⑤ فَعُلَ يَفْعُلُ ، جیسے: كَرُمَ يَكْرُمُ
⑥ فَعِلَ يَفْعِلُ ، جیسے: حَسِبَ يَحْسِبُ [1]

[1] (ا) :بعض صرفیوں نے ان دو بابوں کا بھی دعویٰ کیا ہے: ① فَعِلَ يَفْعُلُ، جیسے: فَضِلَ يَفْضُلُ (بڑھنا) ② فَعُلَ يَفْعَلُ، جیسے: كَادَ يَكَادُ كَيْدُوْدَةً (نزدیک ہونا) مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں۔ پہلا باب تداخل لغات میں سے ہے اور دوسرا سَمِعَ يَسْمَعُ سے۔ تداخل کے معنی یہ ہیں کہ ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب سے۔ فَضِلَ يَفْضُلُ عربی میں دو بابوں سے آیا ہے: اوّل سَمِعَ سے دوم نَصَرَ سے، پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کے ◄◄

تمرین

① حروف اصلی وزوائد کے اعتبار سے اسم وفعل کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔

② مندرجہ ذیل کلمات کا وزن نکال کر حروف اصلی وزوائد بتائیں۔

ضَرَبْنَ،مَعْلُومٌ ، نَاصِرُوْنَ، جَلَسُوْا ،ذَهَبْتُنَّ

③ اصول کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی گردان کیجیے۔

① **فَعَلَ يَفْعِلُ:** اَلْغَسْلُ ، اَلْغَلَبَةُ ، اَلظُّلْمُ ، اَلْكَذِبُ.

② **فَعَلَ يَفْعُلُ:** اَلطَّلَبُ ، اَلْقَتْلُ ، اَلدُّخُوْلُ ، اَلنَّصْرُ.

③ **فَعِلَ يَفْعَلُ:** اَلْعِلْمُ، اَلْجَهْلُ ، اَلشَّهَادَةُ ، السَّمْعُ.

④ فروع کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی گردان کیجیے۔

① **فَعَلَ يَفْعَلُ:** اَلْجَرْحُ ،اَلْمَنْعُ ، اَلصَّبْغُ ، اَلْفَتْحُ.

② **فَعُلَ يَفْعُلُ:** اَللُّطْفُ ، اَلْقُرْبُ ، اَلْكَثْرَةُ، اَلْكَرَمُ.

③ **فَعِلَ يَفْعِلُ:** اَلْحَسْبُ ، اَلنِّعْمَةُ.

◂◂ مضارع سے مل کر یہ باب پیدا ہوا۔

ب) مذکورہ ابواب کی ترتیب استعمال کے اعتبار سے ہے، یعنی پہلا باب سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا کم اور تیسرا اس سے کم۔

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ ابواب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک، دو یا تین حروف بڑھانے سے بنتے ہیں۔ یہ تین حصوں میں منقسم ہیں۔

① وہ ابواب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتے ہیں، تین ہیں:

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	أَفْعَلَ	إِفْعَالٌ	فاء کلمے سے پہلے ''ا'' بڑھانے سے	کَرُمَ سے أَکْرَمَ (اس نے عزت کی)
②	فَعَّلَ	تَفْعِيلٌ	''عین'' کلمے کو مشدّد کرنے سے	صَرَفَ سے صَرَّفَ (اس نے تبدیل کردیا)
③	فَاعَلَ	مُفَاعَلَةٌ	''فاء'' کلمے کے بعد ''الف'' بڑھانے سے	قَتَلَ سے قَاتَلَ (اس نے لڑائی کی)

② وہ ابواب جو دو حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، پانچ ہیں۔

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	تَفَعَّلَ	تَفَعُّلٌ	شروع میں ''ت'' لگانے اور عین کلمے کو مشدد کرنے سے	قَبِلَ سے تَقَبَّلَ (اس نے قبول کیا)۔
②	تَفَاعَلَ	تَفَاعُلٌ	شروع میں ''ت'' اور فاء کلمے کے بعد الف لگانے سے	قَبِلَ سے تَقَابَلَ (اس نے مقابلہ کیا)۔
③	اِفْتَعَلَ	اِفْتِعَالٌ	شروع میں ''اِ'' اور فاء کلمے کے بعد ''ت'' لگانے سے	جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ (اس نے اجتناب کیا)۔
④	اِنْفَعَلَ	اِنْفِعَالٌ	شروع میں ''اِ'' اور ''ن'' لگانے سے	فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا)۔
⑤	اِفْعَلَّ	اِفْعِلَالٌ	شروع میں ''اِ'' لگانے اور ''ل'' کو مشدد کرنے سے	حَمِرَ سے اِحْمَرَّ (وہ سرخ ہوا)۔

③ وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، چار ہیں:

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	اِفْعَالَّ	اِفْعِيْلَالٌ	شروع میں "اِ" اور "عین" کلمے کے بعد الف اور لام کو مشدّد کرنے سے	دَهِمَ سے اِدْهَامَّ (بہت سیاہ ہونا)۔
②	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتِفْعَالٌ	شروع میں "ا، س، ت" لگانے سے	نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ (اس نے مدد طلب کی)۔
③	اِفْعَوْعَلَ	اِفْعِيْعَالٌ	شروع میں "اِ" اور عین کلمے کے بعد "واؤ" اور عین کلمے کو مکرر لگانے سے	خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ (وہ سخت کھردرا ہوا)۔
④	اِفْعَوَّلَ	اِفْعِوَّالٌ	شروع میں "اِ" لگانے اور عین کلمے کے بعد "و" مشدّد لگانے سے	جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ (وہ تیز چلا)۔

نوٹ: ان بارہ بابوں میں سے پہلے پانچ ابواب بے ہمزہ وصل اور باقی سات باب با ہمزہ وصل کہلاتے ہیں اور باب افعال کا ہمزہ قطعی ہے۔[1]

رباعی مجرد: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے، جیسے دَحْرَجَ بر وزن فَعْلَلَ (اس نے لڑھکایا)۔

ابواب رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کے ماضی میں ایک یا دو حرف بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

① وہ باب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے، صرف ایک ہے۔

فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
تَفَعْلَلَ	تَفَعْلُلٌ	مجرد کے شروع میں "ت" بڑھانے سے	دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا)۔

② وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، دو ہیں۔

[1] ہمزۂ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، ان میں فرق یہ ہے کہ ہمزۂ وصلی وسط کلام میں تلفظ کرتے ہوئے گر جاتا ہے، مثلاً: ﴿فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ﴾ اور ہمزۂ قطعی وسطِ کلام میں ساقط نہیں ہوتا، مثلاً: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾

نمبر شمار	فعلی نام	مصدری نام	بنانے کا طریقہ	مثال
①	اِفۡعَنۡلَلَ	اِفۡعِنۡلَالٌ	شروع میں "اِ" اور عین کلمے کے بعد "ن" لگانے سے	حَرۡجَمَ سے اِحۡرُنۡجَمَ (ستارے کا چمکنا)۔
②	اِفۡعَلَلَّ	اِفۡعِلَّالٌ	شروع میں "ا" اور "ل" کلمے کو مشدد کرنے سے	قَشۡعَرَ سے اِقۡشَعَرَّ (وہ لرزا)۔

غیر ثلاثی مجرد کے افعال واسمائے مشتقہ کی حرکات

فعل مضارع معروف کی حرکات: اِفْعَالٌ، تَفْعِيلٌ، مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَةٌ چار ابواب جن کا ماضی چار حرفی ہے، مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی ابواب میں مفتوح ہوگی۔ تَفَعُّلٌ، تَفَاعُلٌ، تَفَعْلُلٌ تین ابواب جن کے ماضی کے پہلے "ت" زائد آتی ہے ان کے مضارع کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوگا اور باقی میں مکسور۔

ہمزہ کا حذف: اِفْتِعَالٌ، اِنْفِعَالٌ، اِفْعِلَالٌ، اِفْعِيلَالٌ، اِسْتِفْعَالٌ، اِفْعِيعَالٌ، اِفْعِوَّالٌ، اِفْعِنْلَالٌ، اِفْعِلَّالٌ۔ ان ابواب کے ماضی سے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے وہ علامتِ مضارع لاحق ہونے کے وقت حذف ہوجاتا ہے، جیسے: اِجْتَنَبَ سے يَجْتَنِبُ، اِنْفَطَرَ سے يَنْفَطِرُ وغیرہ، باب افعال کا ہمزہ اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہوجاتا ہے، جیسے: يُكْرِمُ جو اصل میں يُأَكْرِمُ تھا۔[1]

تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کا حذف: جب تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل پر "ت" مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک "ت" تخفیفاً حذف کرنا درست ہے، جیسے: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔

حرکات ماضی مجہول: مذکورہ تمام ابواب کے ماضی مجہول میں آخری سے پہلا حرف مکسور، آخری حرف اپنی حالت پر اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں، جیسے: اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: قَابَلَ سے قُوبِلَ

حرکات مضارع مجہول: تمام ابواب کے مضارع مجہول میں آخری سے پہلا حرف مفتوح اور علامت مضارع مضموم اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گی، جیسے: يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ، يُقَابِلُ سے يُقَابَلُ

حرکات اسم فاعل واسم مفعول: اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے اور اسم فاعل کا آخری سے پہلا حرف مکسور اور اسم مفعول کا مفتوح ہوتا ہے، جیسے: مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) اور مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول)۔

---

[1] کیونکہ مضارع کے واحد متکلم کے صیغے أُأَكْرِمُ میں دو ہمزے اکٹھے آنے سے ثقل پیدا ہوجاتا ہے، اس لیے ایک ہمزہ تخفیفاً حذف کردیا جاتا ہے اور باقی تمام صیغوں میں بھی واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے ہمزہ حذف کردیا جاتا ہے۔

نوٹ: اسم فاعل مضارع معروف سے اور اسم مفعول مضارع مجہول سے بنتا ہے، اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین لگائیں۔

اسم ظرف واسم آلہ واسم تفضیل: اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، البتہ اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے مقصود ہوں تو لفظ "مَابِهٖ" کو مصدر پر بڑھا دینے سے اسم آلہ کے معنیٰ ادا ہو جاتے ہیں، جیسے مَابِهِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنیٰ ادا کرنے مقصود ہوں تو لفظ "أَشَدُّ یا أَكْبَرُ" یا ان کی مثل کوئی لفظ مصدر پر زیادہ کرنے سے اسم تفضیل کے معنیٰ ادا ہو جاتے ہیں، جیسے: أَشَدُّ تَنْكِيْلًا [1] (بہت بڑا عذاب دینے والا)۔ ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے رنگ اور عیب کے معنی کی وجہ سے اسم تفضیل نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح معنی لیا جاتا ہے، جیسے: أَشَدُّ حُمْرَةً (بہت ہی سرخ رنگ) أَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا)۔ [2]

---

[1] تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے چونکہ تمیز نکرہ ہوتی اس لیے "اَل" سے خالی ہے۔

[2] ابواب ثلاثی مزید فیہ ور باعی کی صرف صغیر مندرجہ ذیل آتی ہے:

أَكْرَمَ يُكْرِمُ إِكْرَامًا فَهُوَ مُكْرِمٌ وَأُكْرِمَ يُكْرَمُ إِكْرَامًا فَذَاكَ مُكْرَمٌ.

لَمْ يُكْرِمْ لَمْ يُكْرَمْ، لَايُكْرِمُ لَا يُكْرَمُ، لَنْ يُّكْرِمَ لَنْ يُّكْرَمَ،

اَلْأَمْرُمِنْهُ: أَكْرِمْ لِتُكْرَمْ لِيُكْرِمْ لِيُكْرَمْ

وَالنَّهْيُ عَنْهُ: لَا تُكْرِمْ لَا تُكْرَمْ، لَا يُكْرِمْ، لَا يُكْرَمْ.

اَلظرفُ مِنْهُ: مُكْرَمٌ، مُكْرَمَانِ، مُكْرَمَاتٌ

وَالْآلَةُ مِنْهُ: مَابِهِ الْإِكْرَامُ

وَأَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ: أَشَدُّ إِكْرَامًا.

ابواب ثلاثی مزید فیه

قسم ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال ابواب	معروف			اسم فاعل	مجہول			اسم مفعول	امر حاضر	نہی	امثلہ مشتقیہ		
				ماضی	مضارع	مصدر		ماضی	مضارع	مصدر						
بے ہمزہ وصل	باب اول	إِفْعَالٌ	اَلْإِكْرَامُ عزت کرنا	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	إِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	أُكْرِمَ	يُكْرَمُ	إِكْرَامًا	مُكْرَمٌ	أَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ	اَلْإِسْلَامُ مسلمان ہونا	اَلْإِذْهَابُ لے جانا	اَلْإِعْلَانُ ظاہر کرنا
	باب دوم	تَفْعِيلٌ	اَلتَّصْرِيفُ پھرنا	صَرَّفَ	يُصَرِّفُ	تَصْرِيفًا	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	يُصَرَّفُ	تَصْرِيفًا	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَا تُصَرِّفْ	اَلتَّكْذِيبُ جھٹلانا	اَلتَّقْدِيمُ پیش کرنا	اَلتَّمْكِينُ جگہ دینا
	باب سوم	مُفَاعَلَةٌ	اَلْمُقَاتَلَةُ لڑائی کرنا	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتِلٌ	قُوتِلَ	يُقَاتَلُ	مُقَاتَلَةً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَا تُقَاتِلْ	اَلْمُشَارَكَةُ باہم شرکت کرنا	اَلْمُنَازَعَةُ باہم جھگڑا کرنا	اَلْمُخَاصَمَةُ باہم دشمنی کرنا
	باب چہارم	تَفَعُّلٌ	اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبِّلٌ	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لَا تَتَقَبَّلْ	اَلتَّفَكُّهُ میوہ کھانا	اَلتَّلَبُّثُ ٹھہرنا	اَلتَّبَسُّمُ مسکرانا
	باب پنجم	تَفَاعُلٌ	تَقَابُلٌ آمنے سامنے ہونا	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابِلٌ	تُقُوبِلَ	يُتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	اَلتَّخَاصُمُ باہم دشمنی کرنا	اَلتَّفَاخُرُ ایک دوسرے پر فخر کرنا	اَلتَّعَارُفُ ایک دوسرے کو پہچانا

قسم ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال ابواب	معروف			اسم فاعل	مجہول			اسم مفعول	امر حاضر	نہی	امثلہ مشتقیہ		
				ماضی	مضارع	مصدر		ماضی	مضارع	مصدر						
بے ہمزہ وصل	باب اول	اِفْتِعَالٌ	اَلْاِجْتِنَابُ بچنا	اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اُجْتُنِبَ	يُجْتَنَبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَاتَجْتَنِبْ	اَلْاِعْتِزَالُ گوشہ نشین ہونا	اَلْاِخْتِطَافُ اچک لینا	اَلْاِرْتِحَالُ کوچ کرنا
	باب دوم	اِنْفِعَالٌ	اَلْاِنْفِطَارُ شگافتہ ہونا	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	مُنْفَطِرٌ					اِنْفَطِرْ	لَاتَنْفَطِرْ	اَلْاِنْصِرَافُ پھرنا	اَلْاِنْقِلَابُ پلٹنا	اَلْاِنْكِسَارُ ٹوٹنا
	باب سوم	اِفْعِلَالٌ	اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا	اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمِرَارًا	مُحْمَرٌّ					اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ	لَاتَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِرْ	اَلْاِخْضِرَارُ سبز ہونا	اَلْاِصْفِرَارُ زرد ہونا	اَلْاِغْبِرَارُ گرد آلود ہونا
	باب چہارم	اِفْعِيلَالٌ	اَلْاِدْهِيمَامُ بہت زیادہ سیاہ ہونا	اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهِيمَامًا	مُدْهَامٌّ					اِدْهَامَّ اِدْهَامِمْ	لَاتَدْهَامَّ لَا تَدْهَامِمْ	اَلْاِسْمِيرَارُ گندمی رنگ ہونا	اَلْاِكْمِيتَاتُ کمیت ہونا	اَلْاِشْهِيبَابُ سیاہی مائل سفید رنگ ہونا
	باب پنجم	اِسْتِفْعَالٌ	اَلْاِسْتِنْصَارُ مدد چاہنا	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَاتَسْتَنْصِرْ	اَلْاِسْتِغْفَارُ بخشش چاہنا	اَلْاِسْتِفْسَارُ پوچھنا	اَلْاِسْتِخْلَافُ جانشین ہونا
	باب ششم	اِفْعِيعَالٌ	اَلْاِخْشِيشَانُ کھردرا ہونا	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيشَانًا	مُخْشَوْشِنٌ					اِخْشَوْشِنْ	لَاتَخْشَوْشِنْ	اَلْاِخْلِيلَاقُ کپڑے کا پرانا ہونا	اَلْاِمْلِيلَاحُ پانی کا کھارا ہونا	اَلْاِحْدِيدَابُ کبڑا ہونا
	باب ہفتم	اِفْعِوَّالٌ	اَلْاِجْلِوَّاذُ جلد چلنا	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذًا	مُجْلَوِّذٌ					اِجْلَوِّذْ	لَاتَجْلَوِّذْ	اَلْاِخْرِوَّاطُ لکڑی کا تراشنا	اَلْاِعْلِوَّاطُ اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا	

ابواب رباعی

رباعی مجرد	بے ہمزہ وصل	باب اول	فَعْلَلَۃٌ	اَلدَّحْرَجَۃُ لڑھکانا	دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرَجَۃً	مُدَحْرِجٌ	دَحْرِجْ	لَاتُدَحْرِجْ	اَلْبَعْثَرَۃُ برانگیختہ ہونا	اَلزَّعْفَرَۃُ زعفرانی رنگنا	اَلْقَنْطَرَۃُ پل باندھنا
رباعی مزید فیہ	بے ہمزہ وصل	باب اول	تَفَعْلُلٌ	اَلتَّدَحْرُجُ لڑھکنا	تَدَحْرَجَ	یَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجًا	مُتَدَحْرِجٌ	تَدَحْرَجْ	لَاتَتَدَحْرَجْ	اَلتَّسَرْبُلُ کرتا پہننا	اَلتَّزَنْدُقُ بے دین ہونا	اَلتَّبَخْتُرُ ناز سے چلنا
	باہمزہ وصل	باب اول	اِفْعِنْلَالٌ	اَلْاِحْرِنْجَامُ جمع ہونا	اِحْرَنْجَمَ	یَحْرَنْجِمُ	اِحْرِنْجَامًا	مُحْرَنْجِمٌ	اِحْرَنْجِمْ	لَاتَحْرَنْجِمْ	اَلْاِبْلِنْدَاحُ جگہ کا فراخ ہونا	اَلْاِعْرِنْکَاسُ بادلوں کا سیاہ ہونا	اَلْاِسْلِنْطَاحُ چت گرنا
		باب دوم	اِفْعِلَّالٌ	اَلْاِقْشِعْرَارُ رونگٹے کھڑے ہونا	اِقْشَعَرَّ	یَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَارًا	مُقْشَعِرٌّ	اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ	لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعْرِرْ	اَلْاِقْمِطْرَارُ بہت ناخوش ہونا	اَلْاِشْفِتْرَارُ پراگندہ ہونا	اَلْاِزْمِهْرَارُ غصے سے آنکھوں کا سرخ ہونا

ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کے دیگر قواعد

اہم قواعد: ① ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کا ہر باب حروف زائد کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے، جیسے: أَکْرَمَ سے کَرُمَ، صَرَّفَ سے صَرَفَ، قَاتَلَ سے قَتَلَ، تَقَابَلَ سے قَبِلَ، اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ، اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ، اِحْمَرَّ سے حَمِرَ، اِدْهَامَّ سے دَهِمَ، اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ، اِخْشَوْشَنَ سے خَشِنَ، اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ، اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ اور اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ وغیرہ۔

② مجرد کا ہر باب کچھ خاص حروف بڑھانے سے مزید فیہ کے اکثر ابواب میں (بطریقِ اہل زبان) آ سکتا ہے، جیسے: خَرَجَ مادۂ مجرد سے أَخْرَجَ (إِفْعَالٌ)، خَرَّجَ (تَفْعِيلٌ)، خَارَجَ (مُفَاعَلَةٌ)، تَخَرَّجَ (تَفَعُّلٌ)، تَخَارَجَ (تَفَاعُلٌ)، اِخْتَرَجَ (اِفْتِعَالٌ)، اِخْرَاجَّ (اِفْعِيلَالٌ) اور اِسْتِخْرَجَ (اِسْتِفْعَالٌ)۔

شناخت ابواب: ① ابواب مزید فیہ میں سے جب کوئی فعل یا اسم مشتق بتلانا ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لینا چاہیے، مثلاً: يُكْرِمُ باب إِفْعَال سے اور يُضَارِبُ باب مُفَاعَلَة سے۔[1]

② باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی معمولی سا وہم ہو جاتا ہے تو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تیسرا حرف ''ت'' ہو تو وہ باب افتعال ہوگا اور اگر دوسرا حرف ''ن'' ساکن ہو تو باب انفعال ہوگا۔

③ اِفْعِيلَالٌ، اِفْعِيعَالٌ، اِفْعِنْلَالٌ اور اِفْعِلَّالٌ یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی حرف تین اور لام کلمہ دوبار ہے تو باب اِفْعِيلَالٌ ہوگا، جیسے: اِدْهِيمَامٌ اور اگر عین کلمہ دوبار ہو تو باب اِفْعِيعَالٌ ہوگا، جیسے: اِخْشِيشَانٌ اگر چار حرف اصلی ہوں اور عین کلمے کے بعد نون زائد ہو تو باب اِفْعِنْلَالٌ ہوگا، جیسے: اِحْرِنْجَامٌ اور اگر چار حرف اصلی ہوں اور لام کلمہ دوبار ہو تو باب اِفْعِلَّالٌ ہوگا، جیسے: اِقْشِعْرَارٌ

مصادر ثلاثی مزید فیہ و رباعی کے مزید اوزان: ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے مذکورہ مصادر کے علاوہ کبھی مندرجہ ذیل اوزان پر بھی مصادر آ جاتے ہیں۔

① باب تَفْعِيل کا مصدر کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آ جاتا ہے، جیسے: تَخْرِجَةٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابوابِ ناقص میں خصوصیت کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی کبھی اس کا مصدر فَعَالٌ، فِعَالٌ، فِعَّالٌ اور تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی

[1] بعض علماء فعل ماضی سے باب کا نام رکھتے ہیں، مثلاً: يُكْرِمُ، باب أَفْعَلَ سے اور يُضَارِبُ، باب فَاعَلَ سے وغیرہ۔

آجاتا ہے، جیسے: کَلَامٌ (بولنا)، کِذَابٌ، کِذَّابٌ (جھٹلانا) اور تَکْرَارٌ (دہرانا)۔

② باب مُفَاعَلَة کا مصدر کبھی کبھی فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قِتَالٌ (لڑنا)۔ کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ

③ باب فَعْلَلَة کا مصدر کبھی فِعْلَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: زِلْزَالٌ بمعنی زَلْزَلَةٌ۔ اور کبھی فَعْلَلٰی کے وزن پر بھی آجاتا ہے، جیسے: قَهْقَرٰی (اُلٹے پاؤں چلنا)۔

④ باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعَلِّيلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قُشَعْرِيرَةٌ بمعنی اِقْشِعْرَارٌ (کانپ اٹھنا)۔

ملحق برباعی

ملحق برباعی کے معنی ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے بڑھایا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے، اس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں، مثلاً: جَلَبَ سے جَلْبَبَ. الحاق دو کلموں کو آپس میں ایک دوسرے کے مانند بنانے کا نام ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو، پس أَكْرَمَ يُكْرِمُ اگرچہ دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ کے وزن پر ہے لیکن مصدر دونوں کا مختلف ہے، اس لیے أَكْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق برباعی: ملحق برباعی کے سولہ ابواب ہیں۔ ملحق برباعی دَحْرَجَ (رباعی مجرد) سات، ملحق برباعی تَدَحْرَجَ (رباعی مزید فیہ) سات اور ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ دو باب آتے ہیں۔

	باب	وزن ملحق برباعی	ثلاثی مجرد	ملحق برباعی	بنانے کا طریقہ
ملحق برباعی دحرج	①	فَعْلَلَةٌ	جَلَبَ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً (چادر اوڑھنا)	ثلاثی مجرد میں "ل" کلمہ دوبار لانے سے۔
	②	فَيْعَلَةٌ	خَعَلَ	خَيْعَلَ يُخَيْعِلُ خَيْعَلَةً (بے آستین کرتا پہنانا)	"ف" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
	③	فَوْعَلَةٌ	جَرَبَ	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً (جراب پہنانا)	"ف" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
	④	فَعْنَلَةٌ	قَلَسَ	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً (ٹوپی پہنانا)	"ع" کلمے کے بعد "ن" بڑھانے سے۔
	⑤	فَعْيَلَةٌ	شَرُفَ	شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً (پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا)	"ع" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
	⑥	فَعْوَلَةٌ	سَرَلَ	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً (شلوار پہننا)	"ع" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
	⑦	فَعْلَاةٌ	قَلَسَ	قَلْسٰى يُقَلْسِيُ قَلْسَاةً (ٹوپی پہنانا)	"ل" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔

	باب	وزن ملحق برباعی	ثلاثی مجرد	ملحق برباعی	بنانے کا طریقہ
ملحق برباعی دحرج	①	تَفَعْلُلٌ	جَلَبَ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا (چادر اوڑھنا)	شروع میں "ت" بڑھانے اور "ل" کلمہ دوبارلانے سے۔
	②	تَفَيْعُلٌ	خَعَلَ	تَخَيْعَلَ يَتَخَيْعَلُ تَخَيْعُلًا (بے آستین کرتا پہننا)	شروع میں "ت" اور "ف" کلمے کے بعد "ی" زیادہ کرنے سے۔
	③	تَفَوْعُلٌ	جَرَبَ	تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا (جراب پہننا)	شروع میں "ت" اور "ف" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
	④	تَفَعْنُلٌ	قَلَسَ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا (ٹوپی پہننا)	شروع میں "ت" اور "ع" کلمے کے بعد "ن" بڑھانے سے۔
	⑤	تَفَعْيُلٌ	شَرُفَ	تَشَرْيَفَ يَتَشَرْيَفُ تَشَرْيُفًا (پودوں کے غیر ضروری پتے کاٹنا)	شروع میں "ت" اور "ع" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
	⑥	تَفَعْوُلٌ	سَرَلَ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا (شلوار پہننا)	شروع میں "ت" اور "ع" کلمے کے بعد "و" بڑھانے سے۔
	⑦	تَفَعْلٍ	قَلَسَ	تَقَلْسٰى يَتَقَلْسٰى تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا)	شروع میں "ت" اور "ل" کلمے کے بعد "ی" بڑھانے سے۔
ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ	①	اِفْعِنْلَالٌ	قَعَسَ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا (بہت کبڑا ہونا)	شروع میں ہمزہ وصل "ع" کلمے کے بعد "ن" اور "ل" دوبارلانے سے۔
	②	اِفْعِنْلَاءٌ	سَلَقَ	اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِى اِسْلِنْقَاءً (چت سونا)	شروع میں ہمزہ وصل "ع" کلمے کے بعد "ن" اور آخر میں "ی" بڑھانے سے۔

تمرین

① فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہوتا ہے؟

② باب کسے کہتے ہیں اور مجرد سے مزید فیہ بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

③ ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

④ اِنْتِظَامٌ اور اِنْقِسَامٌ کس کس باب کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

⑤ باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کون سا وزن خاص ہے؟

⑥ ملحق برباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے؟

⑦ تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں؟

⑧ اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے؟

⑨ ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب اِفْتِعَال کے مضارع کی گردان بانون ثقیلہ کریں۔

⑩ باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بنائیں۔

⑪ فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں ان کو واضح کریں۔

❁ ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾

''اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر ضائع مت کرو۔''

❁ ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ﴾

''جس وقت تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو۔''

❁ ﴿وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ﴾

''اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمھیں تکلیف پہنچی ہو۔''

❁ ﴿تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ﴾ ''مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو۔''

❁ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ ''اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے مت پکارو۔''

❁ ﴿اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ﴾ ''بہت سی بدگمانیوں سے بچو۔''

❁ ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾

"اور ظالم لوگ جلد معلوم کرلیں گے کہ کون سی لوٹنے کی (خوفناک) جگہ وہ لوٹیں گے۔"

﴿ وَلَا تَمۡنُن تَسۡتَكۡثِرُ ﴾ "اور زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان نہ کر۔"

﴿ لَسۡتَ عَلَيۡهِم بِمُصَيۡطِرٍ ﴾ "تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔"

﴿ أَلَا بِذِكۡرِ ٱللَّهِ تَطۡمَئِنُّ ٱلۡقُلُوبُ ﴾ "آگاہ رہو! اللہ کی یاد ہی سے دل آرام پاتے ہیں۔"

ہفت اقسام

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت [1] ہوتا ہے، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہیں ہوتی، پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء وافعال کی ایک تقسیم کی ہے، چنانچہ جس کلمے میں حرف علت ہو، اسے "مُعْتَلّ" اور جس میں حرفِ علت نہ ہو، اُسے "صحیح" کہتے ہیں۔ اِن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ہمزہ، حرف علت یا دو حرف ہم جنس نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ وغیرہ۔

مہموز: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

ا) مہموز الفاء: جس کے "فاء" کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: أَمَرَ، إِبِلٌ.

ب) مہموز العین: جس کے عین کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: سَأَلَ، رَأْسٌ.

ج) مہموز اللام: جس کے "لام" کلمے میں ہمزہ ہو، مثلاً: قَرَأَ، جُزْءٌ.

---

[1] حروف علت: یہ تین ہیں: (واوٗ، الف اور یاء) اور حرکات ثلاثہ کی درازی (لمبا کرنے) سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی ضمے کی درازی سے "واوٗ" فتحے کی درازی سے "الف" اور کسرے کی درازی سے "یاء" پیدا ہوتی ہے، اسی لیے صرفی "واوٗ" کو اخت ضمہ "الف" کو اخت فتحہ اور "یاء" کو اخت کسرہ کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: عربی زبان میں بیماری کو "علت" کہتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں عرب "وای" پکارتے ہیں۔ یہ لفظ تین حروف واوٗ، الف اور یاء کا مجموعہ ہے، چنانچہ ان کا نام حروفِ علت رکھ دیا گیا۔ شافیہ ابن حاجب کی شرح میں "شیخ رضی الدین محمد بن الحسن استراباذی نحوی" (متوفی 686ھ) ایک دوسری وجہ تسمیہ لکھتے ہیں: ان کا نام حروفِ علّت اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ بدلتے رہتے ہیں اور ایک حالت پر قائم نہیں رہتے، جیسے حساس مریض جس کا مزاج وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا ہے اور ایک حالت پر قائم نہیں رہتا۔

حروف علت ساکن ہوں اور اُن سے پہلے حرف کی حرکت اُن کے موافق ہو تو مدّہ، اور موافق نہ ہو تو لین کہلاتے ہیں۔ مدّہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مدّ کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حروف درازیٔ حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔ لین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لین کے معنی نرمی اور کمزوری کے ہیں اور یہ حروف سانس کے مانند نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ، ضمہ) برداشت نہیں کرتے، خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت نہیں آسکتی ہے اور واؤ، یاء صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ خفیف ترین حرکت ہے۔

مضاعف: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ایک جنس کے دو حرف ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا) مضاعف ثلاثی: جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، سَبٌّ۔

ب) مضاعف رباعی: جس کا فاء اور پہلا لام کلمہ، عین اور دوسرا لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، عَسْعَسَ.

معتل: وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو، اسے معتل کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① معتل بیک حرف ② معتل بدو حروف۔

① معتل بیک حرف: وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ایک حرف علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

ا) معتل الفاء: جس کا ''فاء'' کلمہ حرف علت ہو، اسے مثال [1] بھی کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ، وَرْدٌ.

ب) معتل العین: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو، اسے اجوف [2] بھی کہتے ہیں، جیسے: قَالَ، لَیْلٌ.

ج) معتل اللام: جس کا ''لام'' کلمہ حرف علت ہو، اسے ناقص [3] بھی کہتے ہیں، جیسے: رَمٰی، ظَبْیٌ.

② معتل بدو حروف: جس کلمے میں دو حرف علت ہوں اس کو ''لفیف'' کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

ا) لفیف مفروق: جس میں دو حرف علت علیحدہ ہوں، جیسے: وَلِیَ، وَحْیٌ.

ب) لفیف مقرون: جس میں دو حرف علت اکٹھے ہوں، جیسے: طَوٰی، یَوْمٌ.

نوٹ: مذکورہ تفصیل کے مطابق تو گیارہ قسمیں بنتی ہیں مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں پر منحصر کیا ہے جنھیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف
لفیف و ناقص ومھموز واجوف

---

[1] اس کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا ''ف'' کلمہ تعلیل نہ ہونے میں صحیح کی مثل ہے۔

[2] اجوف ''جوف'' سے ہے جو درمیان ہوتا ہے اس کلمے میں حرف علت درمیان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اجوف کہلاتا ہے۔

[3] بعض گردانوں میں اس کے آخری حرف کے حذف ہونے کی وجہ سے نقص واقع ہوتا ہے، اس لیے اس کو ناقص کہتے ہیں،

تصرفات لفظی

حرف علت، ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے الفاظ میں جو ثقل واقع ہوتا ہے اسے دور کرنے کے آٹھ طریقے ہیں۔

① اسکان: کسی حرف سے حرکت دور کرنے کو "اسکان" کہتے ہیں، خواہ یہ حرکت منتقل کر دینے سے ہو، جیسے: يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ یا حرکت گرا دینے سے ہو، جیسے: يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ

② تحریک: دو ساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دینا "تحریک" کہلاتا ہے، جیسے: قُلْ الْحَقَّ سے قُلِ الْحَقَّ.

③ حذف: کلمے سے حرف یا حرکت گرانے کو حذف [1] کہتے ہیں، جیسے: يَوْعِدُ سے يَعِدُ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ.

④ زیادت: دو ہمزوں کے درمیان "ا" [2] بڑھا دینے کو زیادت [3] کہتے ہیں، جیسے: أَأَنْتَ سے أَاأَنْتَ.

⑤ ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا "ابدال" [4] کہلاتا ہے، جیسے: قَوَلَ سے قَالَ، تَلَقُّوٌ سے تَلَقٍّ.

⑥ ادغام: دو ہم جنس یا قریب المخرج حرفوں کو ملا کر مشدد پڑھنا "ادغام" کہلاتا ہے، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ، صَعَدْتُ سے صَعَتُّ.

⑦ قلب: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کر کے پڑھنے کو "قلب" کہتے ہیں، جیسے: يَئِسَ سے أَيِسَ.

⑧ بین بین یا تسہیل: اس کی دو قسمیں ہیں:

ا) بین بین قریب: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج [5] اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان

---

[1] حروف حذف گیارہ ہیں اور اُن کا مجموعہ "هُوَ خَفِيٌّ بِخَائِنَةٍ" ہے۔

[2] "ا" اور "ء" میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ، خَافَ، اور ہمزہ متحرک ہوتا ہے اور اگر ساکن ہو تو جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے، مثلاً: رَأْسٌ، شَأْنٌ

[3] حروف زیادت یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سَأَلْتُمُونِيهَا (یا) هَوِيتُ السِّمَانَ ہے۔

[4] حروف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ "أَتَجِدُ مِنْ وَطِيهَا" ہے۔

[5] مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے، مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی نام ہیں:

① حروف حلقیه: جن کا مخرج حلق ہے، یعنی ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔ ② حروف شفویه: جن کا مخرج ہونٹ ہیں، یعنی ب، ◂◂

ادا کرنے کو بین بین قریب کہتے ہیں، مثلاً: ﴿ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت "و" کے درمیان ادا کرنا۔

ب) **بین بین بعید**: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان ادا کرنے کو بین بین بعید کہتے ہیں، مثلاً: ﴿ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴾ کو ہمزہ اور ماقبل "ز" کی حرکت کے موافق حرف علت "ی" کے درمیان ادا کرنا۔

فائدہ: ہفت اقسام میں جو تصرف معتل میں ہوا سے اِعلال یا تعلیل، جو مہموز میں ہوا سے تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اسے ادغام کہتے ہیں۔ اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں، چنانچہ مہموز میں ابدال، حذف، زیادت اور تسہیل چار قاعدے۔ اعلال میں ابدال، حذف اور اسکان تین قاعدے اور ادغام میں اسکان، ابدال اور تحریک تین قاعدے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

◄◄ ف، و، م۔ ③ **حروف لسانیہ**: جن کا مخرج زبان ہے، یعنی ت، ث، ج، د، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ق، ک، ل، ن، ی۔

مثال

جس کے فاء کلمے کی جگہ حرفِ علت (واؤ ، یاء) ہو اسے مثال کہتے ہیں، جیسے: وَعَدَ ، یَسَرَ . اگر واؤ ہو تو مثال واوی اور یاء ہو تو مثال یائی۔ اس کی گردان اکثر و بیشتر صحیح کی طرح ہوتی ہے، چند جگہ مختلف ہوتی ہے۔ جس کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

① **قاعدۂ یَعِدُ**: جو واؤ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کلمہ کے درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتی ہے، مثلاً: یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

اور جو واؤ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور فتحۂ عین کلمہ کے درمیان واقع ہو جس کے مضارع کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، مثلاً: یَهَبُ ، یَضَعُ اصل میں یَوْهَبُ ، یَوْضَعُ تھے۔

نوٹ : حروف حلقی چھ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

② **قاعدۂ عِدَةٌ**: جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے فعل مضارع سے واؤ حذف ہو چکی ہو تو اس کی واؤ حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ''ۃ'' بڑھا دی جاتی ہے اور عین کلمے کو کسرہ دے دیا جاتا ہے، مثلاً: عِدَةٌ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

③ **قاعدۂ مِیزَانٌ**: جو واؤ ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو وہ ''ی'' سے بدل جاتی ہے، مثلاً: مِیزَانٌ ، اِیْجَلُ اصل میں مِوْزَانٌ ، اِوْجَلُ تھے۔

④ **قاعدۂ مُوْقِنٌ**: جو ''ی'' ساکن، غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمّہ ہو تو وہ ''و'' سے بدل جاتی ہے، مثلاً: مُوْقِنٌ ، یُوْسِرُ اصل میں مُیْقِنٌ ، یُیْسِرُ تھے۔

تنبیہ: جو صفت مشبّہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو یا أَفْعَلُ و فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ ''ی'' ہو تو اس (یاء) سے پہلے آنے والے ضمّہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: حِیْکٰی (کانٹا) اصل میں حُیْکٰی تھا اور بِیْضٌ (جمع أَبْیَضُ و بَیْضَاءُ) اصل میں بُیْضٌ تھا۔

⑤ **قاعدۂ اِتَّقَدَ**: جو ''و'' یا ''ی'' اصلی بابِ افتعال کے فاء کلمے میں واقع ہو اسے وجوبًا ''ت'' سے بدل دیا جاتا ہے، پھر اِس ''ت'' کو تائے افتعال میں مُدغَم کر دیا جاتا ہے، مثلاً: اِتَّقَدَ ، اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَقَدَ ،

اِیْتَسَرَ تھے۔

نوٹ: اِیْتَمَرَ میں "یا" ہمزہ کے عوض میں ہے اس لیے تبدیل نہ ہوگی۔

⑥ قاعدۂ أُجُوْهٌ : جو "واؤ" فاء کلمے میں مضموم یا مکسور ہو یا عین کلمے میں مضموم ہو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: أُجُوْهٌ، إِسَادَةٌ، أَدْءُرٌ اصل میں وُجُوهٌ، وِسَادَةٌ، أَدْوُرٌ تھے لیکن فاء کلمے میں واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے، مثلاً: أَحَدٌ، أَنَاةٌ اصل میں وَحَدٌ، وَنَاةٌ تھے۔[1]

⑦ قاعدۂ أَوَاصِلُ: اگر دو متحرک واؤ کلمے کے شروع میں واقع ہوں تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: أَوَاصِلُ، أُوَيْصِلُ اصل میں وَوَاصِلُ، وُوَيْصِلُ تھے۔ اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: أُوْرِيَ اصل میں وُوْرِيَ تھا۔[2]

فعل ثلاثی مجرد کے مثال واوی سے پانچ باب اور مثال یائی سے چار باب آتے ہیں۔

مثال کی قسم	مثال واوی					مثال یائی			
بروزن	ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	كَرُمَ يَكْرُمُ
مصادر ابواب	اَلْوَعْدُ	اَلْوَهْبُ	اَلْوَجَلُ	اَلْوَسْمُ	اَلْوَرَمُ	اَلْيُسْرُ	اَلْيَنْعُ	اَلْيُتْمُ	اَلْيَقْظُ
معنی	(وعدہ کرنا)	(عطا کرنا)	(ڈرنا)	(خوبصورت ہونا)	(سوجنا)	(آسان ہونا)	(میوے کا پکنا)	(یتیم ہونا)	(جاگنا)
ماضی معلوم	وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
مضارع معلوم	يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَوْسُمُ	يَرِمُ	يَيْسِرُ	يَيْنَعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
مصدر معلوم	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	يُسْرًا	يَنْعًا	يُتْمًا	يَقْظًا
اسم فاعل	وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِيْمٌ	وَارِمٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيْمٌ	يَقِيْظٌ
ماضی مجہول	وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ						

[1] تُكْلَانٌ، تُرَاثٌ اور تُقَاةٌ اصل میں وُكْلَانٌ، وُرَاثٌ اور وُقْيَةٌ تھے۔ خلافِ قانون واؤ کو "ت" سے بدلا گیا ہے۔

[2] أُوْلِى اصل میں وُوْلِىٰ تھا۔ اس میں جوازی قاعدہ لگانا چاہیے تھا لیکن أُوَلٌ کی موافقت کرتے ہوئے اس میں وجوبی قاعدہ لگایا جاتا ہے کیونکہ أُوَلٌ میں قاعدہ وجوبی ہے۔

مضارع مجہول	يُوْعَدُ	يُوْهَبُ	يُوْجَلُ						
مصدر مجہول	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلًا						
اسم مفعول	مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ						
امر حاضر	عِدْ	هَبْ	اِيْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ	اِيْتَمْ	اُوْقُظْ
نہی	لَا تَعِدْ	لَاتَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَاتَوْسُمْ	لَاتَرِمْ	لَاتَيْسِرْ	لَاتَيْنَعْ	لَاتَيْتَمْ	لَاتَيْقُظْ
اسم ظرف	مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجِلٌ [1]	مَوْسِمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنِعٌ	مَيْتِمٌ	مَيْقِظٌ
اسم آلہ	مِيْعَدٌ	مِيْهَبٌ	مِيْجَلٌ	مِيْسَمٌ	مِيْرَمٌ	مِيْسَرٌ	مِيْنَعٌ	مِيْتَمٌ	مِيْقَظٌ
اسم تفضیل	أَوْعَدُ	أَوْهَبُ	أَوْجَلُ	أَوْسَمُ	أَوْرَمُ	أَيْسَرُ	أَيْنَعُ	أَيْتَمُ	أَيْقَظُ

مثال کے مزید فیہ ابواب

مثال کی قسم	مثال واوی			مثال یائی	
بروزن	باب إفعال	باب استفعال	باب افتعال	باب إفعال	باب استفعال
مصادر ابواب	اَلْإِيْقَادُ	اَلْاِسْتِيْقَادُ	اَلْاِتِّقَادُ	اَلْإِيْسَارُ	اَلْاِسْتِيْقَاظُ
معنی	(آگ بھڑکانا)	(آگ کا بھڑکنا)	(آگ کا بھڑکانا)	(مالدار ہونا)	(بیدار ہونا یا کرنا)
ماضی معلوم	أَوْقَدَ	اِسْتَوْقَدَ	اِتَّقَدَ	أَيْسَرَ	اِسْتَيْقَظَ
مضارع معلوم	يُوْقِدُ	يَسْتَوْقِدُ	يَتَّقِدُ	يُوْسِرُ	يَسْتَيْقِظُ
مصدر معلوم	إِيْقَادًا	اِسْتِيْقَادًا	اِتِّقَادًا	إِيْسَارًا	اِسْتِيْقَاظًا
اسم فاعل	مُوْقِدٌ	مُسْتَوْقِدٌ	مُتَّقِدٌ	مُوْسِرٌ	مُسْتَيْقِظٌ
ماضی مجہول	أُوْقِدَ	اُسْتُوْقِدَ			اُسْتُوْقِظَ
مضارع مجہول	يُوْقَدُ	يُسْتَوْقَدُ			يُسْتَيْقَظُ
مصدر مجہول	إِيْقَادًا	اِسْتِيْقَادًا			اِسْتِيْقَاظًا
اسم مفعول	مُوْقَدٌ	مُسْتَوْقَدٌ			مُسْتَيْقَظٌ

[1] مثال سے اسم ظرف مطلق "مَفْعِلٌ" (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے۔

امر حاضر	أَوْقِدْ	اِسْتَوْقِدْ	اِتَّقِدْ	أَيْسِرْ	اِسْتَيْقِظْ
نہی حاضر	لَاتُوْقِدْ	لَاتَسْتَوْقِدْ	لَاتَتَّقِدْ	لَاتُوْسِرْ	لَاتَسْتَيْقِظْ
ظرف	مُوْقَدٌ	مُسْتَوْقَدٌ	مُتَّقَدٌ	مُوْسَرٌ	مُسْتَيْقَظٌ

نوٹ: ① مثال واوی سے باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فاء کلمہ واوٗ، قاعدۂ میزان کے تحت "یاء" ہوگیا۔
② مثال واوی سے باب افتعال کا فاء کلمہ واوٗ، قاعدۂ اِتَّقَدَ کے تحت "ت" سے بدل کر "تائے افتعال" میں مدغم ہوگیا ہے۔

تمرین

① مِیزَانٌ اور یُوسِرُ اصل میں کیا تھے اور تعلیل کیسے ہوئی؟

② عِدَةٌ اصل میں کیا تھا اور "ۃ" کیوں آئی؟

③ یُوعِدُ اور یَوْجَلُ میں قاعدہ یَعِدُ جاری کیوں نہیں ہوا؟

④ "یاء" ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے؟

⑤ جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

⑥ اُولٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟

⑦ اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیوں کر بنی؟

⑧ وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا؟

⑨ وَصَلَ سے باب افتعال کا فعل نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کا فعل نہی غائب کیا ہوگا؟

⑩ فقرات ذیل میں جو افعال اور اسماء معتل الفاء ہوں ان کو واضح کریں۔

- ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴾ "اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔"
- ﴿ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴾ "اللہ بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔"
- ﴿ فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ ﴾ "پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو۔"
- ﴿ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ ﴾ "زمین تو اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔"
- ﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾ "اور جو اللہ پر بھروسا رکھتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔"
- ﴿ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً ﴾ "اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔"
- ﴿ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ﴾ "ان کی مثال آگ جلانے والے کی طرح ہے۔"

اجوف

جس کے عین کلمے میں حرف علت ہو اسے معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، مثلاً: قَالَ، بَاعَ. اگر حرف علت ''واوٗ'' ہو تو اجوف واوی اور ''یاء'' ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔ اجوف واوی مندرجہ ذیل دو[1] ابواب سے آتا ہے:

① نَصَرَ یَنْصُرُ سے، جیسے: قَالَ یَقُوْلُ قَوْلاً (بات کرنا)۔

② سَمِعَ یَسْمَعُ سے، جیسے: خَافَ یَخَافُ خَوْفاً (ڈرنا)۔

اجوف یائی بھی دو ابواب سے آتا ہے۔

① ضَرَبَ یَضْرِبُ سے، جیسے: بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا (فروخت کرنا)۔

② سَمِعَ یَسْمَعُ سے، جیسے: نَالَ یَنَالُ نَیْلاً (پالینا)۔

نوٹ: ان ابواب میں سَمِعَ یَسْمَعُ سب سے زیادہ، ضَرَبَ یَضْرِبُ اس سے کم اور نَصَرَ یَنْصُرُ سب سے کم استعمال ہوتا ہے۔

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے جن کے قواعد اور مثالیں بمع تعلیل مندرجہ ذیل ہیں:

⑧ **قاعدۂ قَالَ**: جو ''واوٗ، یاء'' متحرک ہو اور اس سے پہلے فتحہ ہو تو اسے الف سے بدل دیا جاتا ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔

موانع: اس قاعدے کے مندرجہ ذیل موانع ہیں:

- ''و، ی'' فاء کلمے میں نہ ہو، مثلاً: تَوَسَّطَ، تَیَقَّظَ.
- ''و، ی'' لفیف کے عین کلمے میں یا صورتِ لفیف میں نہ ہو، مثلاً: طَوٰی، اِرْعَوٰی (باز رکھنا)۔
- الف تثنیہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: دَعَوَا، رَمَیَا. اسی طرح جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے نہ ہو، مثلاً: رَحَیَاتٌ، عَصَوَاتٌ.
- مدّہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ.

---

[1] اجوف واوی قلیل طور پر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے، جیسے: طَاحَ یَطِیْحُ طَوْحًا (ہلاک ہونا)، کَرُمَ یَکْرُمُ سے، جیسے: طَالَ یَطُوْلُ طَوْلاً (دراز ہونا) بھی آتا ہے۔ اجوف یائی قلیل طور پر نَصَرَ یَنْصُرُ سے، جیسے: بَارَ یَبُوْرُ (ہلاک ہونا) آتا ہے۔

- یائے مشدد یا نون تاکید سے پہلے نہ ہو، مثلاً: عَلَوِیٌّ ،اِخْشَيَنَّ .
- وہ کلمہ رنگ یا عیب کے معنی نہ رکھتا ہو، مثلاً: عَوِرَ (کانا ہونا)،صَيِدَ (گردن ٹیڑھی ہونا)۔
- وہ لفظ اس کلمے کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے، مثلاً: عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ، اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ (ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا)۔
- وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی اور فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو، مثلاً: دَوَرَانٌ (شہر،قبیلہ،سال، چکر لگانا) حَيَدٰی (متکبرانہ چال) حَوَكَةٌ (حائك کی جمع، کپڑا بننے والے)۔
- قاعدۂ قُلْنَ وَبِعْنَ: جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ ''و،ی'' اجتماعِ ساکنین (دو ساکن جمع ہونے) کی وجہ سے گر جائے اور وہ کلمہ یائی یا مکسور العین ہو تو فاء کلمے کو کسرہ ورنہ ضمہ دیا جاتا ہے، مثلاً: قُلْنَ وَبِعْنَ اصل میں قَوَلْنَ وَبَيَعْنَ تھے۔

گردان ماضی معروف

افراد	جنس	ضمائر	واوی	یائی	واوی
واحد	مذکر غائب	هُوَ	قَالَ	بَاعَ	خَافَ
تثنیہ	مذکر غائب	هُمَا	قَالَا	بَاعَا	خَافَا
جمع	مذکر غائب	هُمْ	قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا
واحد	مؤنث غائب	هِیَ	قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ
تثنیہ	مؤنث غائب	هُمَا	قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا
جمع	مؤنث غائب	هُنَّ	قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
واحد	مذکر حاضر	أَنْتَ	قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
تثنیہ	مذکر حاضر	أَنْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
جمع	مذکر حاضر	أَنْتُمْ	قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
واحد	مؤنث حاضر	أَنْتِ	قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
تثنیہ	مؤنث حاضر	أَنْتُمَا	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا

جمع	مؤنث حاضر	أَنْتُنَّ	قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
واحد	مذکر ومؤنث متکلم	أَنَا	قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
تثنیہ وجمع	مذکر ومؤنث متکلم	نَحْنُ	قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیلات: قَالَ ، بَاعَ اور خَافَ اصل میں قَوَلَ ، بَیَعَ اور خَوِفَ تھے "و، ی" متحرک اور ان سے پہلے فتحہ ہے، چنانچہ انھیں الف سے بدل دیا۔ (قاعدہ: 8) پہلے پانچ صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

قُلْنَ ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ ، بَیَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے "و، ی" متحرک اور ان سے پہلے فتحہ ہے، چنانچہ انھیں الف سے بدل دیا تو قَالْنَ، بَاعْنَ، خَافْنَ بن گئے، پھر دو ساکن جمع ہوئے تو الف گر گیا، اس کے بعد قَلْنَ میں فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا کیونکہ یہ کلمہ یائی یا ماضی مکسور العین نہیں ہے، چنانچہ قُلْنَ بن گیا اور بِعْنَ، خِفْنَ میں فاء کلمے کو کسرہ دیا کیونکہ بِعْنَ میں عین کلمہ "ی" اور خِفْنَ میں ماضی مکسور العین ہے۔ (قاعدہ: 9)۔

نوٹ: باقی صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

⑩ **قاعدۂ قِیلَ:** جب ماضی مجہول کے عین کلمے میں "و، ی" مکسور ہو تو فاء کلمے کو ساکن کر کے اس کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے اگر وہ "و" ہو تو "ی" سے بدل دیا جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو، مثلاً: قِیلَ جو اصل میں قُوِلَ تھا۔

گردان ماضی مجہول			تعلیلات
واوی	یائی	واوی	قِیلَ ،بِیعَ، خِیفَ اصل میں قُوِلَ ،بُیِعَ اور خُوِفَ تھے
قِیلَ	بِیعَ	خِیفَ	ماضی مجہول کے عین کلمے میں "و،ی" پر کسرہ ثقیل
قِیلَا	بِیعَا	خِیفَا	تھا ماقبل کی حرکت دور کر کے اِن کی حرکت ماقبل کو دی،
قِیلُوا	بِیعُوا	خِیفُوا	قِوْلَ، بِیْعَ اور خِوْفَ ہوگیا، پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں واوَ
قِیلَتْ	بِیعَتْ	خِیفَتْ	ساکن ماقبل مکسور تھا تو واوَ کو "ی" سے بدل دیا اور بِیعَ
قِیلَتَا	بِیعَتَا	خِیفَتَا	اپنی حالت پر رہا۔
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ، بُیِعْنَ اور خُوِفْنَ

قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	تھے ''و،ی'' پر کسرہ دشوار تھا اسے نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ و،ی دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے۔ اب قُلْنَ واوی تھا تو اس کا کسرہ ضمہ سے بدلا اور بِعْنَ ، خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا۔
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	

⑪ **قاعدۂ یَقُوْلُ:** جو ''و،ی'' متحرک ہو اور اس سے پہلے صحیح حرف ساکن ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جاتی ہے، اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو ''و،ی'' کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ ''ی'' سے یا کسرہ ''و'' سے نقل کیا گیا ہو تو اس ''و،ی'' کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علّت سے بدل دیا جاتا ہے، اگر اس کے برعکس ہو تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہتے ہیں، مثلاً: یَقُوْلُ ، یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ ، یَخْوَفُ تھے۔

شرائط: اس قاعدے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

- ''و،ی'' فاء کلمے میں نہ ہو، مثلاً: مَنْ وَّعَدَ .
- عین کلمہ لفیف نہ ہو، مثلاً: یَقْوٰی ، یَحْیٰی .
- مدّہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، مثلاً: مِقْوَالٌ ، تَمْیِیْزٌ .
- رنگ یا عیب کے معنی پر دلالت نہ کرتا ہو، مثلاً: یَعْوَرُ ، یَصْیَدُ ، أَسْوَدُ .
- وہ کلمہ ملحق نہ ہو، مثلاً: شَرْیَفَ بِاِجْوَنْدَدَ ، (ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ)۔
- وہ کلمہ اسم تفضیل یا فعل تعجب نہ ہو، مثلاً: أَقْوَلُ ، ماأَقْوَلَهُ، أَقْوِلْ بِهِ .
- مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو، مثلاً: مِقْوَلٌ ، مِقْوَالٌ .

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ اور یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ اور یَخْوَفُ

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	تھے ان میں ''و ، ی'' متحرک ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	تو ''و،ی'' کی حرکت ماقبل کو دی یَقُوْلُ، یَبِیْعُ ہوا اور
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	یَخَافُ میں واوَ کی حرکت ماقبل کو دی اور واوَ سے فتحہ نقل کیا
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	گیا تھا تو اسے الف سے بدل دیا(قاعدہ:11)
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	یَقُلْنَ،یَبِعْنَ اور یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور یَبْیِعْنَ اور یَخْوَفْنَ
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	تھے''و،ی'' کی حرکت ماقبل کو دی اور''و،ی'' دوساکن جمع ہونے کی
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	وجہ سے گر گئے تو یَقُلْنَ ، یَبِعْنَ ہوا۔ یَخْوَفْنَ میں حرکت نقل
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	کرنے کے بعد واؤ کو الف سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	الف حذف ہوگیا تو یَخَفْنَ بن گیا۔
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	
أَقُوْلُ	أَبِیْعُ	أَخَافُ	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ، یُبَاعُ اور یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	''و،ی''متحرک، ماقبل حرف صحیح ساکن ہے۔''و،ی'' کی حرکت ماقبل
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	کو دی، چونکہ و، ی سے فتحہ نقل کیا گیا تھا اور وہ دراصل متحرک تھے تو
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	انھیں الف سے بدل دیا تو یُقَالُ،یُبَاعُ،اور یُخَافُ بن گئے۔
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	یُقَلْنَ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ، یُبْیَعْنَ اور یُخْوَفْنَ تھے
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	''و،ی''متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت ماقبل کو دی اور ''و،ی'' کو الف سے بدل دیا، پھر دوساکن جمع ہونے سے الف گر گیا

تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	تو يُقلنَ، يُبعنَ اور يُخفنَ بن گئے۔
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُونَ	تُبَاعُونَ	تُخَافُونَ	
تُقَالِينَ	تُبَاعِينَ	تُخَافِينَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

⑫ **قاعدۂ قُوْلَنَّ:** حرف علت حالت جزم میں دو ساکن جمع ہونے سے حذف ہو جاتا ہے۔ لیکن جب لام کلمہ، ضمیر یا نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو جائے تو حذف شدہ حرف علت اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے، مثلاً: لَمْ يَقُوْلَا، اور قُوْلَنَّ، جو اصل میں لَمْ يَقُلْ، اور قُلْ تھا۔ ضمیر اور نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے لام کلمہ متحرک ہو گیا تو حذف شدہ حرف علت واپس آ گیا۔

نفی تاکید بلَنْ معروف

لَنْ يَّقُوْلَ	لَنْ يَّبِيْعَ	لَنْ يَّخَافَ
لَنْ يَّقُوْلَا	لَنْ يَّبِيْعَا	لَنْ يَّخَافَا
لَنْ يَّقُوْلُوْا	لَنْ يَّبِيْعُوْا	لَنْ يَّخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ يَّقُلْنَ	لَنْ يَّبِعْنَ	لَنْ يَّخَفْنَ
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِيْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَبِيْعِيْ	لَنْ تَخَافِيْ

نفی جحد بلَمْ معروف

لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَمْ يَقُوْلَا	لَمْ يَبِيْعَا	لَمْ يَخَافَا
لَمْ يَقُوْلُوْا	لَمْ يَبِيْعُوْا	لَمْ يَخَافُوْا
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِيْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
لَمْ تَقُوْلِيْ	لَمْ تَبِيْعِيْ	لَمْ تَخَافِيْ

لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ
لَنْ أَقُوْلَ	لَنْ أَبِيْعَ	لَنْ أَخَافَ
لَنْ نَّقُوْلَ	لَنْ نَّبِيْعَ	لَنْ نَّخَافَ

لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِعْ	لَمْ أَخَفْ
لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

گردان فعل امر و نہی

نوع	امر معروف			نہی معروف		
مخاطب	قُلْ	بِعْ	خَفْ [1]	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا [2]	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَاتَخَافَا
	قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَاتَقُوْلُوْا	لَاتَبِيْعُوْا	لَاتَخَافُوْا
	قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	لَاتَقُوْلِيْ	لَاتَبِيْعِيْ	لَاتَخَافِيْ
	قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَاتَخَافَا
	قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَخَفْنَ
غائب	لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَايَقُلْ	لَايَبِعْ	لَايَخَفْ
	لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَايَقُوْلَا	لَايَبِيْعَا	لَايَخَافَا
	لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَايَقُوْلُوْا	لَايَبِيْعُوْا	لَايَخَافُوْا
	لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِيْعَا	لَاتَخَافَا
	لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَايَقُلْنَ	لَايَبِعْنَ	لَايَخَفْنَ
متکلم	لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	لَاأَقُلْ	لَاأَبِعْ	لَاأَخَفْ
	لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَانَقُلْ	لَانَبِعْ	لَانَخَفْ

[1] اصل میں اُقْوُلْ، اِبْيِعْ اور اِخْوَفْ تھے۔قاعدہ:11 کے مطابق ''و،ی'' کی حرکت ماقبل کو دی، پھر ''و،ی'' کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرادیا، فاء کلمے کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا۔

[2] اصل میں اُقْوُلَا ، اِبْيِعَا اور اِخْوَفَا تھے۔قاعدہ:11 کے مطابق ''و،ی'' کی حرکت ماقبل کو دی، ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی ◂◂

⑬ **قاعدۂ قائلٌ:** جو "و،ی" وزن فَاعِلٌ کے عین کلمے میں واقع ہو وہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو، مثلاً: قَائِلٌ، سَائِفٌ (تلوار اٹھانے والا) اصل میں قَاوِلٌ اور سَایِفٌ تھے۔

گردان اسم فاعل

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی	
مذکر	واحد	قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَایِعٌ اور خَاوِفٌ تھے و،ی وزن فَاعِلٌ کے عین کلمے میں واقع ہوکر ہمزہ سے بدل گئے تو قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ ہوگئے۔
	تثنیہ	قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ	
	جمع	قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ	
مؤنث	واحد	قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ	
	تثنیہ	قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ	
	جمع	قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ	

گردان اسم مفعول

جنس	افراد	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	واحد	مَقُوْلٌ	مَبِیْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ، مَبِیعٌ، اور مَخُوفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ، مَبْیُوْعٌ اور مَخْوُوْفٌ تھے و،ی متحرک اور اُن سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے و،ی کی حرکت ماقبل کو دی۔ مَقُوْوْلٌ، مَبُیْوْعٌ اور مَخُوْوْفٌ ہوئے، پھر و،ی دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے مَقُوْلٌ، مَبُوْعٌ، مَخُوْفٌ ہوئے۔ مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا
	تثنیہ	مَقُوْلَانِ	مَبِیْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
	جمع	مَقُوْلُوْنَ	مَبِیْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مؤنث	واحد	مَقُوْلَةٌ	مَبِیْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	

◄◄ اور حرف علت دو ساکن جمع نہ ہونے کی وجہ سے قائم رہا۔

مؤنث	تثنیہ	مَقُوْلَتَانِ	مَبِیْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہوجائے تو مَبُوْعٌ ہوا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا واؤ کو "ی" سے بدلا تو مَبِیْعٌ ہوا۔ (قاعدہ:11)
	جمع	مَقُوْلَاتٌ	مَبِیْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ: اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ اور تعلیل کم استعمال ہوتی ہے، جیسے مَدْیُوْنٌ (قرض والا) مَعْیُوْبٌ (عیب والا) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم استعمال ہوتی ہے، جیسے مَصُوْنٌ (نگہداشت شدہ)۔

اجوف کے ثلاثی مزید فیہ ابواب

ابواب	اِفْعَالٌ		اِسْتِفْعَالٌ		اِفْتِعَالٌ		اِنْفِعَالٌ	
اجوف کی قسم	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلْاِقَامَةُ	اَلْاِطَارَةُ	اَلْاِسْتِعَانَةُ	اَلْاِسْتِمَالَةُ	اَلْاِجْتِیَابُ	اَلْاِخْتِیَارُ	اَلْاِنْقِیَادُ	اَلْاِنْقِیَاضُ
معنی	کھڑا کرنا	اڑانا	مدد مانگنا	باتوں سے خوش کرنا	جنگل کو طے کرنا	چننا	فرمانبردار ہونا	دیوار پھٹنا
ماضی معلوم	اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ
مضارع معلوم	یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ
مصدر معلوم	اِقَامَةً	اِطَارَةً	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً	اِجْتِیَاباً	اِخْتِیَارًا	اِنْقِیَادًا	اِنْقِیَاضًا
اسم فاعل	مُقِیْمٌ	مُطِیْرٌ	مُسْتَعِیْنٌ	مُسْتَمِیْلٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ
ماضی مجہول	اُقِیْمَ		اُسْتُعِیْنَ		اُجْتِیْبَ			
مضارع مجہول	یُقَامُ		یُسْتَعَانُ		یُجْتَابُ			
مصدر مجہول	اِقَامَةً		اِسْتِعَانَةً		اِجْتِیَابًا			
اسم مفعول	مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ			
امر	اَقِمْ	اَطِرْ	اِسْتَعِنْ	اِسْتَمِلْ	اِجْتَبْ	اِخْتَرْ	اِنْقَدْ	اِنْقَضْ
نہی	لَاتُقِمْ	لَا تُطِرْ	لَاتَسْتَعِنْ	لَا تَسْتَمِلْ	لَاتَجْتَبْ	لَا تَخْتَرْ	لَاتَنْقَدْ	لَا تَنْقَضْ
ظرف	مُقَامٌ	مُطَارٌ	مُسْتَعَانٌ	مُسْتَمَالٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ

ابواب	تَفْعِیْلٌ		تَفَعُّلٌ		مُفَاعَلَةٌ		تَفَاعُلٌ	
اجوف کی قسم	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلتَّجْوِیْزُ	اَلتَّمْیِیْزُ	اَلتَّقَوُّلُ	اَلتَّبَیُّنُ	اَلْمُعَاوَنَةُ	اَلْمُعَایَنَةُ	اَلتَّنَاوُلُ	اَلتَّدَایُنُ
معنیٰ	روا رکھنا	جدا کرنا	جھوٹ گھڑنا	ظاہر کرنا /ہونا	باہم مدد کرنا	آنکھ سے دیکھنا	پکڑنا	ادھار خرید وفروخت کرنا
ماضی معلوم	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
مضارع معلوم	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
مصدر معلوم	تَجْوِیْزًا الخ	تَمْیِیْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَیُّنًا الخ	مُعَاوَنَةً الخ	مُعَایَنَةً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَایُنًا الخ
ان چار ابواب میں تعلیل نہیں ہوگی، گردان صحیح کی طرح ہوگی۔								

تنبیہ: ① باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف، مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل یُقَالُ اور یُبَاعُ کے مانند ہے، جیسے: أَقَامَ، یُقَامُ اور مُقَامٌ اصل میں أَقْوَمَ، یُقْوَمُ اور مُقْوَمٌ تھے۔ ماضی مجہول، مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل اس طرح ہوگی کہ کسرہ ''و،ی'' پر ثقیل تھا وہ ماقبل کو دیا، پھر ''و'' بقاعدۂ مِیْزَانٌ ''ی'' ہوگیا۔ اور مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو ''و،ی'' اس طرح کے مصدروں کے عین کلمے میں واقع ہو اسے فعل کی موافقت کرتے ہوئے ''الف'' سے بدل دیا جاتا ہے، پھر الف کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف کرکے اس کے آخر میں ''ۃ'' بڑھادی جاتی ہے۔

② باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے ماضی معروف، مضارع معروف و مجہول، اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل یُبَاعُ اور یُقَالُ کے مانند ہے، جیسے: اِجْتَابَ، یَجْتَابُ، اصل میں اِجْتَوَبَ، یَجْتَوِبُ تھے۔ اور ماضی مجہول کی تعلیل قِیْلَ اور بِیْعَ کے مانند ہے۔ مصدر واوی کی تعلیل میں کہا جائے گا کہ ''و'' مصدر کے عین کلمے میں واقع ہوئی، اس کو فعل کی موافقت کرتے ہوئے ''ی'' سے بدل دیا گیا۔ ان دونوں بابوں میں اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں لیکن اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہیں۔

تمرین

① اجوف کسے کہتے ہیں؟

② تصرّفات لفظی میں کون سا قاعدہ اجوف میں زیادہ جاری ہوتا ہے؟

③ اعلال وابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

④ تَخَافُ اصل میں کیا تھا، اس کی تعلیل کیسے ہوئی؟

⑤ بِيْعَا (تثنیۂ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی، نیز مَقُوْلٌ، مَبِيْعٌ کی تعلیل کریں۔ اور مَعْيُوْبٌ بلا تعلیل کیوں بولا جاسکتا ہے؟

⑥ قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟ ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کریں۔

⑦ قَامَ سے باب افعال نفی جحد بلم کی گردان کریں اور بتلائیں کہ اس کے مصدر میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

⑧ بَاعَ سے باب مفاعلہ کے امر حاضر معروف کی گردان کریں، نیز بتلائیں کہ اس باب میں "ی" کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟

⑨ مندرجہ ذیل آیات میں اجوف فعل اور اسم بیان کریں۔

- ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ "بے شک اللہ تعالی نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"
- ﴿ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ﴾ "ہم نے قریبی آسمان کو ستاروں سے مزین کیا۔"
- ﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ "اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔"
- ﴿ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا ﴾ "اگر تمھارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔"
- ﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ﴾ "اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔"
- ﴿ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ "ہم صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔"
- ﴿ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ ﴾ "گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔"

ناقص

جس لفظ کے لام کلمے میں حرفِ علت ہو اسے ناقص کہتے ہیں۔ اگر حرف علت واؤ ہو تو ناقص واوی، اگر یاء ہو تو ناقص یائی اور الف ہو تو ناقص الفی کہتے ہیں۔

ناقص واوی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

① نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: دَعَا يَدْعُوْ دُعَاءً وَدَعْوَةً (بلانا)۔

② سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا (راضی ہونا)۔

③ كَرُمَ يَكْرُمُ سے، جیسے: رَخُوَ يَرْخُوْ رِخْوَةً (نرم ہونا، آسودہ حال ہونا)۔

④ فَتَحَ يَفْتَحُ سے، جیسے: مَحَا يَمْحُوْ مَحْوًا (مٹانا)۔

ناقص یائی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

① ضَرَبَ يَضْرِبُ سے، جیسے: رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا (تیراندازی کرنا)۔

② فَتَحَ يَفْتَحُ سے، جیسے: سَعٰى يَسْعٰى سَعْيًا (کوشش کرنا)۔

③ سَمِعَ يَسْمَعُ سے، جیسے: خَشِيَ يَخْشٰى خَشْيَةً (ڈرنا)۔ [1]

گردان ماضی معلوم

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمٰى	اصل میں دَعَوَ اور رَمَيَ تھے "و، ی" متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے، اسے الف سے بدل دیا۔ (قاعدہ: 8)
دَعَوَا	رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ واؤ کے بعد تثنیہ کا الف ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔

[1] قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ يَضْرِبُ سے آتا ہے، جیسے: جَثٰى يَجْثِيْ جِثِيًّا (گھٹنوں پر بیٹھنا) اور ناقص یائی كَرُمَ يَكْرُمُ سے، جیسے: نَهُوَ يَنْهُوْ نِهَايَةً (کمال عقل کو پہنچنا) اور نَصَرَ يَنْصُرُ سے، جیسے: كَنٰى يَكْنُوْ كِنَايَةً (پوشیدہ بات کرنا)۔

دَعَوا	رَمَوا	اصل میں دَعَوُوا، رَمَيُوا تھے ''و،ی'' متحرک اور ماقبل مفتوح ہے اسے الف سے بدل دیا اور الف دوساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَيَتْ تھے ''و،ی'' متحرک کو الف سے بدلا اور دوساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَيَتَا تھے ''و،ی'' الف ہوا۔ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے اس لیے الف دوساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	بروزن نَصَرْنَ، ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں اسی طرح باقی سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	
دَعَوْتِ	رَمَيْتِ	
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَيْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَيْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَيْنَا	

نوٹ: جو الف اصل میں واؤ ہو اس کو بصورت ''ا'' اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو بصورت ''ی'' لکھتے ہیں، جیسے: (دَعَوَ) دَعَا اور (رَمَيَ) رَمٰی۔

⑭ **قاعدۂ رَضِیَ:** جو واؤ کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو وہ ''ی'' ہو جاتا ہے، مثلاً: رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔

⑮ **قاعدۂ رَضُوا:** جب لام کلمے میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد ''واؤ'' ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، اگر واؤ نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: رَضُوا اصل میں رَضِيُوا تھا۔

ناقص واوی

گردان	تعلیلات					
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا، واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ''ی'' ہو گیا۔(قاعدہ :14)					
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے ہوئی۔					
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا ''واؤ'' کو بمطابق قاعدہ :14 ''ی'' سے بدلا تو رَضِیُوْا ہو گیا۔اور پھر بمطابق قاعدہ:15 لام کلمے کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے ''ی'' گرادی۔					
رَضِیَتْ	اصل میں رَضِوَتْ ہے رَضِیَ کے مانند تعلیل ہوئی۔					
رَضِیَتَا	باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔					
رَضِیْنَ	رَضِیْتَ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُمْ	رَضِیْتِ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُنَّ
	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا				

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
دُعِیَ	رُمِیَ	رُضِیَ	دُعِیَ، رُضِیَ اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے، واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ''ی'' سے بدل گیا۔(قاعدہ:14)
دُعِیَا	رُمِیَا	رُضِیَا	دُعِیَا اصل میں دُعِوَا اور رُضِیَا اصل میں رُضِوَا تھے۔قاعدہ:14 کی وجہ سے ''و،ی'' کو الف سے بدل دیا جبکہ رُمِیَا اپنی اصل پر ہے۔
دُعُوْا	رُمُوْا	رُضُوْا	اصل میں دُعِوُوْا، رُمِیُوْا اور رُضِوُوْا تھے، قاعدہ :14 سے دُعِیُوْا، رُمِیُوْا اور رُضِیُوْا ہوئے، پھر قاعدہ: 15 سے ''ی'' کی حرکت ماقبل کو دے کر دو ساکنوں کے جمع ہونے سے ''ی'' حذف کر دی۔
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	رُضِیَتْ	دُعِیَتْ، رُضِیَتْ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدہ:14 جاری ہوا جبکہ رُمِیَتْ اور باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

دُعِيتَا	رُمِيتَا	رُضِيتَا	
دُعِينَ	رُمِينَ	رُضِينَ	
دُعِيتَ	رُمِيتَ	رُضِيتَ	
دُعِيتُمَا	رُمِيتُمَا	رُضِيتُمَا	
دُعِيتُم	رُمِيتُم	رُضِيتُم	
دُعِيتِ	رُمِيتِ	رُضِيتِ	
دُعِيتُمَا	رُمِيتُمَا	رُضِيتُمَا	
دُعِيتُنَّ	رُمِيتُنَّ	رُضِيتُنَّ	
دُعِيتُ	رُمِيتُ	رُضِيتُ	
دُعِينَا	رُمِينَا	رُضِينَا	

⑯ **قاعدۂ یَدْعُوْ:** جو حرف علت لام کلمے میں مضموم ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس کی حرکت حذف کر دی جاتی ہے، پھر دو ساکن جمع ہوں تو اسے بھی حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً: یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔

⑰ **قاعدۂ تَرْمِیْنَ:** جو حرف علت لام کلمے میں مکسور اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو تو اس کی حرکت حذف کر دی جاتی ہے، پھر دو ساکن جمع ہوں تو اسے بھی حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً: تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔

⑱ **قاعدۂ تَدْعِیْنَ:** جو حرف علت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے، پھر دو ساکن جمع ہوں تو اسے گرا دیا جاتا ہے، مثلاً: تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
یَدْعُوْا	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ، یَرْمِیُ تھے، یَدْعُوُ کے ''واوْ'' کا ضمہ قاعدہ: 16 سے حذف کیا اور یَرْمِیُ کی ''ی'' کا ضمہ قاعدہ: 15 سے حذف کیا۔
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔

يَدْعُوْنَ	يَرْمُوْنَ	اصل میں يَدْعُوُوْنَ ، يَرْمِيُوْنَ تھے "و،ی" پرضمہ دشوار تھا، قاعدہ:16 کے مطابق يَدْعُوْنَ کے واؤ کو ساکن کیا اور قاعدہ:15 کے مطابق يَرْمِيُوْنَ کی یاء کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے "و،ی" کو گرادیا۔
تَدْعُوْا	تَرْمِيْ	يَدْعُوْا، يَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
يَدْعُوْنَ	يَرْمِيْنَ	بروزن يَنْصُرْنَ اور يَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْا	تَرْمِيْ	يَدْعُوْا، يَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	تعلیل يَدْعُوْنَ ، يَرْمُوْنَ کے مانند ہیں۔
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ	اصل میں تَدْعُوِيْنَ اور تَرْمِيِيْنَ تھے، کسرہ واؤ اور یاء پر دشوار تھا۔ تَدْعُوِيْنَ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ:18) اور تَرْمِيِيْنَ میں "ی" کی حرکت کو حذف کیا۔ (قاعدہ:17) پھر "و،ی" دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمِيْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ ، تَضْرِبْنَ .
أَدْعُوْا	أَرْمِيْ	يَدْعُوْا، يَرْمِيْ کے مانند ہیں۔
نَدْعُوْا	نَرْمِيْ	يَدْعُوْا، يَرْمِيْ کے مانند ہیں۔

⑲ **قاعدۂ يَرْضٰى:** جو "و" کلمے میں تیسری جگہ ہو بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ یا اس سے بھی آگے ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو تو واؤ "ی" ہو جاتا ہے۔

گردان مضارع معلوم (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
يَرْضٰى	اصل میں يَرْضَوُ تھا "و" تیسری جگہ تھا بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہے تو اسے "ی" سے بدلا۔ (ق:19) اور "ی" بعد فتحہ کے الف ہو گئی۔ (ق:8)

یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا''و'' کو یاء سے بدلا (ق:19)
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضَیُوْنَ تھا، یاء متحرک فتحہ کے بعد الف ہوکر دوساکن جمع ہونے سے گرگئی۔
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا بروزن یَسْمَعْنَ کے واؤ''ی'' سے بدل گیا۔(ق:19)
تَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا یَرْضَوْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا واؤ کو''ی'' سے بدلا۔(ق:19) سے تَرْضَیِیْنَ ہوا۔ یاء متحرک فتحہ کے بعد الف ہوکر دوساکن جمع ہونے سے گرگئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کے مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	یَرْضَیْنَ کے مانند تعلیل ہوئی۔
أَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔
نَرْضٰی	یَرْضٰی کے مانند تعلیل ہوئی۔

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
یُدْعٰی	یُرْمٰی	یُرْضٰی	اصل میں یُدْعَوُ، یُرْمَیُ، یُرْضَوُ تھے، پہلے قاعدہ:19، پھر قاعدہ: 8 جاری ہوا۔
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ	اصل میں یُدْعَوَانِ، یُرْضَوَانِ تھے۔(ق:19)
یُدْعَوْنَ	یُرْمَوْنَ	یُرْضَوْنَ	اصل میں یُدْعَوُوْنَ، یُرْمَیُوْنَ، یُرْضَیُوْنَ تھے۔ قاعدہ:19 اور قاعدہ:8 جاری ہوئے پھر دوساکن جمع ہونے سے الف گرگیا۔
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی	
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ	

يُدْعَيْنَ	يُرْمَيْنَ	يُرْضَيْنَ	
تُدْعٰى	تُرْمٰى	تُرْضٰى	باقی تمام صیغے مذکورہ صیغوں کی طرح ہیں۔
تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ	تُرْضَيَانِ	
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ	
تُدْعَيْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْضَيْنَ	
تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ	تُرْضَيَانِ	
تُدْعَيْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْضَيْنَ	
أُدْعٰى	أُرْمٰى	أُرْضٰى	
نُدْعٰى	نُرْمٰى	نُرْضٰى	

گردان مؤکد بلن ونفی جحد بلم معروف

جنس	نفی تاکید بلَنْ معروف			نفی جحد بلَمْ معروف		
مذکر غائب	لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
//	لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
//	لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
//	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
//	لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
//	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
//	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
مؤنث مخاطب	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ
//	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا

مؤنث مخاطب	لَنْ تُدْعَوْنَ	لَنْ تُرْمَيْنَ	لَنْ تُرْضَيْنَ	لَمْ تُدْعَوْنَ	لَمْ تُرْمَيْنَ	لَمْ تُرْضَيْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ أُدْعَوَ	لَنْ أُرْمَى	لَنْ أُرْضَى	لَمْ أُدْعَ	لَمْ أُرْمَ	لَمْ أُرْضَ
مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ نُدْعَوَ	لَنْ نُرْمَى	لَنْ نُرْضَى	لَمْ نُدْعَ	لَمْ نُرْمَ	لَمْ نُرْضَ

تنبیہ: مضارع مجہول پر لَنْ لگانے سے نفی تاکید بلَنْ مجہول اور لم لگانے سے نفی جحد بلَمْ مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ اور لَنْ کا عمل پہلے گزر چکا ہے

گردان امر و نہی معروف

جنس	امر معروف			نہی معروف		
مذکر حاضر	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِرْضَ [3]	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
//	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
//	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَاتَدْعُوْا	لَاتَرْمُوْا	لَاتَرْضَوْا
مؤنث حاضر	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِرْضَيْ	لَاتَدْعِيْ	لَاتَرْمِيْ	لَاتَرْضَيْ
//	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
//	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَاتَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَاتَرْضَيْنَ
مذکر غائب	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَايَدْعُ	لَايَرْمِ	لَايَرْضَ
//	لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَايَدْعُوَا	لَايَرْمِيَا	لَايَرْضَيَا
//	لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَايَدْعُوْا	لَايَرْمُوْا	لَايَرْضَوْا
مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
//	لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
//	لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَايَدْعُوْنَ	لَايَرْمِيْنَ	لَايَرْضَيْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لِأَدْعُ	لِأَرْمِ	لِأَرْضَ	لَاأَدْعُ	لَاأَرْمِ	لَاأَرْضَ
//	لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

[1] ثقیلہ: اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُوْنَانِّ ۔ خفیفہ: اُدْعُوَنْ اُدْعُنْ اُدْعِنْ

[2] ثقیلہ: اِرْمِيَنَّ اِرْمِيَانِّ اِرْمُنَّ اِرْمِنَّ اِرْمِيَانِّ اِرْمِيْنَانِّ ۔ خفیفہ: اِرْمِيَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ

[3] ثقیلہ: اِرْضَيَنَّ اِرْضَيَانِّ اِرْضَوُنَّ اِرْضَيِنَّ اِرْضَيَانِّ اِرْضَيْنَانِّ ۔ خفیفہ: اِرْضَيَنْ اِرْضَوُنْ اِرْضَيِنْ

⑳ **قاعدۂ داعٍ**: جو واوٗ فَاعِلٌ وزن کے آخر میں ہو وہ "ی" ہو جاتا ہے، پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے، مثلاً: دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔

گردان اسم فاعل

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	دَاعٍ	رَامٍ	رَاضٍ	اصل میں دَاعِوٌ، رَامِیٌ، رَاضِوٌ تھے۔ دَاعِوٌ، رَاضِوٌ میں واؤ کسرہ کے بعد کلمے کے آخر میں واقع ہو کر دَاعِیٌ، رَاضِیٌ ہوا۔ (ق:14) ضمہ "ی" پر دشوار تھا، تینوں جگہ ساکن کیا۔ (ق:15) اب "ی" اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ "ی" دو ساکن جمع ہونے سے گر گئی۔ دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ ہوا۔
//	دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ	
//	دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ	اصل میں دَاعِوُوْنَ، رَامِیُوْنَ، رَاضِوُوْنَ تھے۔ قاعدہ: 15 جاری ہوا۔
مؤنث	دَاعِیَةٌ	رَامِیَةٌ	رَاضِیَةٌ	
//	دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	رَاضِیَتَانِ	
//	دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	رَاضِیَاتٌ	

㉑ **قاعدۂ مَرْمِیٌّ**: جب "و، ی" ایک کلمے میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو "و" کو "ی" سے بدل کر "ی" میں ادغام کر دیتے ہیں اور ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْیٌ تھا۔

گردان اسم مفعول

جنس	واوی	یائی	واوی	تعلیل
مذکر	مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	اصل میں مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْیٌ، مَرْضُوْوٌ تھے۔ مَدْعُوْوٌ میں دو واؤ

	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ	جمع ہوئے۔ ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوٌّ بنا، مَرْضُوْوٌ میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے واؤ کو "ی" کیا، پھر مَرْمُوْیٌ اور مَرْضُوْیٌ میں واؤ اور یاء، ایک جگہ جمع ہوئے۔ پہلا ساکن تھا "و" کو "ی" سے بدلا اور "ی" کو "ی" میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو ی کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ (ق:21) مَرْمِیٌّ اور مَرْضِیٌّ ہوا۔
//	مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	
مؤنث	مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ	
//	مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	
//	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	

لفیف

جس کلمے میں دو حرفِ اصلی، حرفِ علت ہوں، اسے لفیف کہتے ہیں، مثلاً: وَلِیَ، یَوْمٌ۔
لفیف مفروق تین اور لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لفیف کی قسم	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
بروزن	ضَرَبَ یَضْرِبُ	سَمِعَ یَسْمَعُ	حَسِبَ یَحْسِبُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ	سَمِعَ یَسْمَعُ
مصدر	اَلْوِقَایَةُ	اَلْوَجْیُ	اَلْوَلْیُ	الطَّیُّ	اَلْقُوَّةُ
معنی	(نگاہ رکھنا)	(سم کا گھسنا)	(نزدیک ہونا)	(لپیٹنا)	(مضبوط ہونا)
ماضی معلوم	وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
مضارع معلوم	یَقِیُ	یَوْجٰی	یَلِیُ	یَطْوِیُ	یَقْوٰی
مصدر معلوم	وِقَایَةً	وَجْیًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّةً
اسم فاعل	وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ/ وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
ماضی مجہول	وُقِیَ	وُجِیَ	وُلِیَ	طُوِیَ	
مضارع مجہول	یُوْقٰی	یُوْجٰی	یُوْلٰی	یُطْوٰی	
مصدر مجہول	وِقَایَةً	وَجْیًا	وَلْیاً	طَیًّا	
اسم مفعول	مَوْقِیٌّ	مَوْجِیٌّ	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	
امر	قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
نہی	لَاتَقِ	لَاتَوْجَ	لَاتَلِ	لَاتَطْوِ	لَاتَقْوَ
اسم ظرف	مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَوْطًی	مَقْوًی
اسم آلہ	مِیْقًی	مِیْجًی	مِیْلًی	مِیْطًی	مِقْوًی
اسم تفضیل	أَوْقٰی	أَوْجٰی	أَولٰی	أَوْطٰی	أَقْوٰی

تنبیہ :لفیف مفروق میں فاء کلمے کی تعلیل وَعَدَ یَعِدُ کے مانند اور لام کلمے کی تعلیل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے مانند ہے اور لفیف مفروق کے عین کلمے میں تعلیل نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کی تعلیل اور گردان بالکل رَمٰی یَرْمِیْ کے مانند ہے۔

گردان ماضی : وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا وَقَتْ وَقَتَا وَقَیْنَ الخ

گردان مضارع : یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ الخ

گردان امر : قِ قِیَا قُوْقِیْ قِیَا قِیْنَ

ثقیلہ : قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیَانِّ قِیْنَانِّ

خفیفہ : قِیَنْ قُنْ قِنْ

(22) **قاعدۂ فَتْوٰی**:جب فَعْلٰی [1] اسمی کے لام کلمے میں ''ی'' ہو تو وہ ''و'' ہو جاتی ہے، مثلاً: فَتْوٰی، تَقْوٰی اصل میں فَتْیَا، تَقْیَا تھے، البتہ فَعْلٰی وصفی میں ''ی'' قائم رہتی ہے، مثلاً: صَدْیَا۔ [2]

(23) **قاعدۂ دُنْیَا**:جب فُعْلٰی اسمی کے لام کلمے میں ''و'' ہو تو وہ ''ی'' ہو جاتا ہے، مثلاً: دُنْیَا، عُلْیَا اصل میں دُنْوَا، عُلْوَا تھے، البتہ فُعْلٰی وصفی میں واؤ قائم رہتا ہے، مثلاً: غُزْوٰی۔ [3]

(24) **قاعدۂ دُعَاءٌ**:جو ''و'' یا ''ی'' اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد ہوں وہ ہمزہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ اس کے آخر میں ''ۃ'' تانیث لازمہ نہ ہو، مثلاً: دُعَاءٌ، بِنَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ، بِنَایٌ تھے، البتہ عَدَاوَۃٌ ہِدَایَۃٌ اپنی اصل پر رہیں گے کیونکہ ان کے آخر میں ''ۃ'' تانیث لازم ہے۔

(25) **قاعدۂ أَدْلٍ**:جو ''و'' یا ''ی'' اسم معرب کے آخر میں ضمۂ اصلی کے بعد ہو، اس ضمہ کو کسرہ سے اور ''و'' کو ''ی'' سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: أَدْلٍ تَقَلُّسٍ اصل میں أَدْلُوٌ [4] تَقَلُّسُیٌ تھے۔

لفیف کے مزید فیہ ابواب کی تعلیلیں

(1) إِعْلَاءٌ ،إِغْنَاءٌ کہ اصل میں إِعْلَاوٌ ،إِغْنَایٌ تھے۔ ''و،ی'' طرف کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ

---

[1] فُعْلٰی یا فَعْلٰی اسمی سے مراد یہ ہے کہ وہ کلمہ جو اس وزن پر آئے اور وہ اپنے ماقبل کی صفت نہ بنے بلکہ موصوف بنے، جیسے: فَتْوٰی صَحِیحٌ، دُنْیَا لَذِیْذَۃٌ۔

[2] بہت پیاسی عورت، یہ صَدْیَان کی مؤنث ہے۔

[3] جنگ کرنے والی عورت یہ أَغْزٰی کی مؤنث ہے۔

[4] قاعدہ: 25 کے مطابق أَدْلِیٌ بنا جسے نون تنوین کے ساتھ أَدْلِیُنْ لکھا جائے گا۔ پھر قاعدہ: 15 کے مطابق یاء کا ضمہ حذف ہوا اور دو ساکن جمع ہونے سے یاء ساقط ہو گئی۔

ہو گئے۔(قاعدہ:24)

② تَسْمِیَۃٌ ، تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیُوٌ ، تَقْوِیُیٌ تھے۔بمطابق قاعدہ مَرْمِیٌّ اسے تَسْمِیٌّ ،تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک ''ی'' کو تخفیفاً حذف کر دیا اور دوسری کو فتحہ دے دیا۔ اور ''ۃ'' کو بعوض یائے محذوفہ بڑھا دیا۔ تَسْمِیَۃٌ، تَقْوِیَۃٌ ہوا۔

③ مُعَادَاۃٌ ،مُلَاقَاۃٌ اصل میں مُعَادَوَۃٌ ، مُلَاقَیَۃٌ تھے''و،ی'' بقاعدہ قَالَ الف سے بدل گیا۔

④ تَعَدِّیًا ،تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا ،تَمَنُّیًا تھے۔''و،ی'' متحرک ضمہ کے بعد اسم کے آخر میں واقع ہوئے،ضمہ کو کسرہ سے اور''وٗ'' کو کسرہ کی مناسبت سے''ی'' سے بدلا۔ تَعَدِّیًا ،تَمَنِّیًا ہوا۔(قاعدہ:25)

⑤ تَلَاقِیًا ، تَوَالِیًا اصل میں تَلَاقُوًا، تَوَالُیًا تھے،ان کی تعلیل تَعَدِّیًا ،تَمَنِّیًا کے مانند ہے۔

ناقص ولفیف کے ابواب مزید فیہ

نام ابواب	افعال		تفعیل		مفاعلہ		تفعُّل	
نوع	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلْإِعْلَاءُ	اَلْإِغْنَاءُ	اَلتَّسْمِیَۃُ	اَلتَّقْوِیَۃُ	اَلْمُعَادَاۃُ	اَلْمُلَاقَاۃُ	اَلتَّعَدِّیْ	اَلتَّمَنِّیْ
معنی باب	بلند کرنا	بے پروا کرنا	نام رکھنا	قوت دینا	باہم دشمنی کرنا	باہم ملنا	حد سے بڑھنا	آرزو کرنا
ماضی	أَعْلٰی	أَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی
مضارع	یُعْلِیْ	یُغْنِیْ	یُسَمِّیْ	یُقَوِّیْ	یُعَادِیْ	یُلَاقِیْ	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی
مصدر معلوم	إِعْلَاءً	إِغْنَاءً	تَسْمِیَۃً	تَقْوِیَۃً	مُعَادَاۃً	مُلَاقَاۃً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا
اسم فاعل	مُعْلٍ	مُغْنٍ	مُسَمٍّ	مُقَوٍّ	مُعَادٍ	مُلَاقٍ	مُتَعَدٍّ	مُتَمَنٍّ
ماضی مجہول	أُعْلِیَ	أُغْنِیَ	سُمِّیَ	قُوِّیَ	عُوْدِیَ	لُوْقِیَ	تُعُدِّیَ	تُمُنِّیَ
مضارع مجہول	یُعْلٰی	یُغْنٰی	یُسَمّٰی	یُقَوّٰی	یُعَادٰی	یُلَاقٰی	یُتَعَدّٰی	یُتَمَنّٰی
مصدر مجہول	إِعْلَاءً	إِغْنَاءً	تَسْمِیَۃً	تَقْوِیَۃً	مُعَادَاۃً	مُلَاقَاۃً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا
اسم مفعول	مُعْلًی	مُغْنًی	مُسَمًّی	مُقَوًّی	مُعَادًی	مُلَاقًی	مُتَعَدًّی	مُتَمَنًّی
امر	أَعْلِ	أَغْنِ	سَمِّ	قَوِّ	عَادِ	لَاقِ	تَعَدَّ	تَمَنَّ

نہی	لَاتُعْلِ	لَاتُغْنِ	لَاتُسَمِّ	لَاتُقَوِّ	لَاتُعَادِ	لَاتُلَاقِ	لَاتَتَعَدَّ	لَاتَتَمَنَّ
اسم ظرف	مُعْلًى	مُغْنًى	مُسَمًّى	مُقَوًّى	مُعَادًى	مُلَاقًى	مُتَعَدًّى	مُتَمَنًّى

ناقص ولفیف کے ابواب مزید فیہ

نام ابواب	تفاعل		افتعال		انفعال		استفعال	
نوع باب	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
مصادر ابواب	اَلتَّلَافِیُ	اَلتَّوَالِیُ	اَلِاجْتِبَاءُ	اَلْاِلْتِقَاءُ	اَلِانْمِحَاءُ	اَلْاِنْزِوَاءُ	اَلِاسْتِعْلَاءُ	اَلِاسْتِغْنَاءُ
معنی باب	تدارک کرنا	پے در پے کام کرنا	چن لینا	ملنا	محو کرنا	گوشہ نشین ہونا	بلند ہونا	بے پروا ہونا
ماضی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِلْتَقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
مضارع	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجْتَبِیْ	یَلْتَقِیْ	یَنْمَحِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِیْ
مصدر معلوم	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
اسم فاعل	مُتَلَافٍ	مُتَوَالٍ	مُجْتَبٍ	مُلْتَقٍ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
ماضی مجہول	تُلُوْفِیَ	تُوُوْلِیَ	اُجْتُبِیَ	اُلْتُقِیَ			اُسْتُعْلِیَ	اُسْتُغْنِیَ
مضارع مجہول	یُتَلَافٰی	یُتَوَالٰی	یُجْتَبٰی	یُلْتَقٰی			یُسْتَعْلٰی	یُسْتَغْنٰی
مصدر مجہول	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً			اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
اسم مفعول	مُتَلَافًی	مُتَوَالًی	مُجْتَبًی	مُلْتَقًی			مُسْتَعْلًی	مُسْتَغْنًی
امر حاضر	تَلَافَ	تَوَالَ	اِجْتَبِ	اِلْتَقِ	اِنْمَحِ	اِنْزَوِ	اِسْتَعْلِ	اِسْتَغْنِ
نہی	لَاتَتَلَافَ	لَاتَتَوَالَ	لَاتَجْتَبِ	لَاتَلْتَقِ	لَاتَنْمَحِ	لَاتَنْزَوِ	لَاتَسْتَعْلِ	لَاتَسْتَغْنِ
اسم ظرف	مُتَلَافًی	مُتَوَالًی	مُجْتَبًی	مُلْتَقًی	مُنْمَحًی	مُنْزَوًی	مُسْتَعْلًی	مُسْتَغْنًی

نوٹ: چونکہ ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ اور اسم تفضیل کے معنی لینا مقصود ہو تو اسم آلہ کے لیے مصدر کے شروع میں مَابِہٖ لگا دیں، جیسے: مَابِهِ الْإِعْلَاءُ ، مَابِهِ الْإِغْنَاءُ اور اسم تفضیل کے لیے أَشَدُّ وغیرہ لگائیں، جیسے: أَشَدُّ إِعْلَاءً، أَشَدُّ إِغْنَاءً. مَابِهِ التَّلَافِيُ، مَابِهِ الْاِجْتِبَاءُ. أَشَدُّ تَلَافِيًا، أَشَدُّ اجْتِبَاءً.

تمرین

① ناقص کسے کہتے ہیں، اس میں اور لفیف میں کیسے تمیز کی جاسکتی ہے؟
② ناقص اور لفیف میں تصرفات لفظی کا کون کون سا قاعدہ استعمال میں آتا ہے؟
③ قَوِیَ ، رَمٰی میں عمل مختلف ہونے کی وجہ بیان کریں۔
④ مَرْمِیٌّ اور مَوْقِیٌّ کی اصل کیا ہے اور تعلیل کیسے ہوئی؟
⑤ یَرْضٰی میں "و" کس قاعدے سے "ی" ہوا؟
⑥ نون تاکید کے آنے سے یَرْضٰی کے ماقبل میں جو تغیر ہوتا ہے اسے بیان کریں۔
⑦ تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟
⑧ تَرْمِیْنَ اور تَقِیْنَ کیا کیا صیغے ہوسکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟
⑨ دَعٰی اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف کی گردان کریں؟
⑩ مَشٰی سے باب تَفَعُّل اور عَلَا سے باب تَفَاعُل کا مصدر اور اسم فاعل کیا آئے گا، ان کی تعلیل کریں؟
⑪ مندرجہ ذیل آیات میں ناقص اور لفیف کلمات کی تعلیل کریں۔

- ﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ﴾ "اللہ کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔"
- ﴿ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴾ "کوئی گروہ ایسا نہیں کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔"
- ﴿ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ "(اے اللہ!) ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"
- ﴿ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ "وہ لوگ جن کو سوداگری اور بیچنا اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتا۔"
- ﴿ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا ﴾ "اور ہر ایک کے لیے ایک سمت مقرر ہے وہ اس طرف منہ کرتا ہے۔"
- ﴿ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴾ "(حضرت) نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا تو ہم بہترین پکار سننے والے ہیں۔"
- ﴿ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ﴾ "جب تم ادھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

- ﴿فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ ”اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً ہدایت پا جائیں گے۔“
- ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ﴾ ”اگر وہ اعراض کر جائیں تو آپ کے ذمّے پہنچا دینا ہے۔“
- ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ﴾ ”اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔“

مضاعف

جس کلمے کے دوحروف اصلی ایک جنس کے ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ۔

مضاعف تین ابواب سے آتا ہے:

① نَصَرَ یَنْصُرُ سے، جیسے: مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا (کھینچنا)۔

② ضَرَبَ یَضْرِبُ سے، جیسے: فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا (بھاگنا)۔

③ سَمِعَ یَسْمَعُ سے، جیسے: مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا (چھونا)۔

قلیل طور پر یہ کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے، جیسے: حَبَّ یَحُبُّ و لَبَّ یَلُبُّ۔

مضاعف میں تکرارِ حروف کے ثقل کو دور کرنے کی تین صورتیں ہیں:

① ادغام: دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف کو ملا کر پڑھنا، ادغام کہلاتا ہے، مثلاً: مَدَّ، عَبَدْتُّ۔

② ابدال: دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے بدل دینا، ابدال کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا): ابدال سماعی: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا عربوں سے سنا گیا ہو، جیسے: تَظَنَّیْتُ اصل میں تَظَنَّنْتُ تھا۔

ب): ابدال قیاسی: دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور ان کا ماقبل مکسور ہو تو پہلے حرف کو ''ی'' سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو، جیسے: دِیْوَانٌ، دِیْنَارٌ، قِیْرَاطٌ اصل میں دِوْوَانٌ، دِنْنَارٌ اور قِرْرَاطٌ تھے۔

③ حذف: دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرا دینا، حذف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا): حذف سماعی: جس کے حذف کا کوئی قاعدہ نہ ہو بلکہ عربوں سے سنا گیا ہو، مثلاً: مَسْتُ، ظَلْتُمْ اصل میں مَسِسْتُ اور ظَلَلْتُمْ تھے۔

ب): حذف قیاسی: باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے مضارع معروف میں جب دو ''ت'' اکٹھی ہو جائیں تو ایک کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔

ان تبدیلیوں کا سبب اکثر ادغام ہوتا ہے۔ جس حرف کو ادغام کیا جائے اسے مدغم اور جس میں ادغام کیا جائے اسے

مدغم فیہ کہتے ہیں، جیسے:مَدَّ، جو اصل میں مَدَدَ تھا،اس میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

فائدہ: اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفّظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک، جیسے:مَدَّ اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک، جیسے:صَعَدْتُّ، اسے صَعَتُّ پڑھیں گے۔

ادغام کی تین صورتیں ہیں ① جائز ② واجب ③ ممتنع۔ان کی تفصیل اور قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

① قاعدۂ یَمُدُّ: جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان کا ماقبل صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔اگر ماقبل حرف متحرک ہو یا مَدّہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے، مثلاً:مَدَّ ،مَادٌّ اصل میں مَدَدَ ، مَادِدُ تھے۔

② قاعدۂ مَدَدْنَ: جب دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو جائیں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون لازم ہو تو ادغام منع ہے، مثلاً:مَدَدْنَ۔ اگر دوسرے حرف کا سکون عارضی (جزمی یا وقفی) ہو تو ادغام اور عدم ادغام دونوں جائز ہیں۔ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دینا جائز ہے۔اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ بھی جائز ہے، مثلاً:لَمْ یَمُدَّ ، لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ ،اور عدم ادغام کی حالت میں لَمْ یَمْدُدْ کہا جائے گا۔

تغیّر	مضارع مجہول	مضارع معروف	ماضی مجہول	ماضی معروف
مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا دونوں حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے ،پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ (ق:1)	یُمَدُّ	یَمُدُّ	مُدَّ	مَدَّ
	یُمَدَّانِ	یَمُدَّانِ	مُدَّا	مَدَّا
	یُمَدُّوْنَ	یَمُدُّوْنَ	مُدُّوْا	مَدُّوْا
یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا،دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہے، پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کیا۔(ق:1)	تُمَدُّ	تَمُدُّ	مُدَّتْ	مَدَّتْ
	تُمَدَّانِ	تَمُدَّانِ	مُدَّتَا	مَدَّتَا
	یُمْدَدْنَ	یَمْدُدْنَ	مُدِدْنَ	مَدَدْنَ
	تُمَدُّ	تَمُدُّ	مُدِدْتَ	مَدَدْتَ
مَدَدْنَ، مُدِدْنَ، یُمْدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔(ق:2)	تُمَدَّانِ	تَمُدَّانِ	مُدِدْتُّمَا	مَدَدْتُّمَا

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیّر
مَدَدْتُّم	مُدِدْتُّم	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔
مَدَدْتِّ	مُدِدْتِّ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	
مَدَدْتُّمَا	مُدِدْتُّمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُّنَّ	مُدِدْتُّنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	
مَدَدْتُّ	مُدِدْتُّ	أَمُدُّ	أُمَدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	

شرائط ادغام: ادغام کے قواعد کے نفاذ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

① اعلال کے قاعدے سے تعارض نہ ہو، مثلاً: اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔

② اسم متحرک العین نہ ہو۔(جس میں ادغام کرنے سے التباس آئے۔)، مثلاً: سَبَبٌ ،سُرُرٌ.

③ دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا ہمزہ یا الف سے بدلا ہوا نہ ہو، مثلاً: أُوْوِیَ (إِیْوَاءٌ سے) اور قُوْوِلَ (مُقَاوَلَةٌ سے)۔

④ دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مشدد نہ ہو، مثلاً: حَبَّبَ .

⑤ پہلا متحرک اور دوسرا الحاق کے لیے نہ ہو، مثلاً: جَلْبَبَ .

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی
لَنْ یَّمُدَّ	لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمْدُدْ	لَیَمُدَّنَّ	لَیَمُدَّنْ	مُدِّ اُمْدُدْ	لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ
لَنْ یَّمُدَّا	لَمْ یَمُدَّا	لَیَمُدَّانِّ		مُدَّا	لَاتَمُدَّا
لَنْ یَّمُدُّوْا	لَمْ یَمُدُّوْا	لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	مُدُّوْا	لَاتَمُدُّوْا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّیْ	لَاتَمُدِّیْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ		مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ یَّمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	لَیَمْدُدْنَانِّ		اُمْدُدْنَ	لَاتَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِیَمُدَّ لِیَمْدُدْ	لَایَمُدَّ لَایَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ		لِیَمُدَّا	لَایَمُدَّا

لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِيَمُدُّوا	لَايَمُدُّوا
لَنْ تَمُدِّی	لَمْ تَمُدِّی	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدِّ لِتَمْدُدْ	لَاتَمُدِّ لَاتَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ		لِتَمُدَّا	لَاتَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ		لِيَمْدُدْنَ	لَايَمْدُدْنَ
لَنْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدِّ لَمْ أَمْدُدْ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنْ	لِأَمُدِّ لِأَمْدُدْ	لَاأَمُدِّ لَاأَمْدُدْ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدِّ لِنَمْدُدْ	لَانَمُدِّ لَانَمْدُدْ

ملحوظہ: لَمْ يَمُدَّ اصل میں لَمْ يَمْدُدْ تھا۔ فَكِّ ادغام (ادغام ٹوٹنے) سے لَمْ يَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کی حرکت نقل کرنے کے بعد لَمْ يَمُدْدْ ہوا۔ دو ساکن جمع ہونے سے دوسرے حرف کو بعض کے نزدیک سب سے ہلکی حرکت فتحہ دے کر لَمْ يَمُدَّ پڑھنا چاہیے، بعض کے نزدیک اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرَةِ (جب ساکن کو حرکت کی ضرورت ہو تو اسے کسرہ دیا جائے) کے تحت لَمْ يَمُدِّ پڑھنا چاہیے، بعض کے نزدیک ماقبل کی موافقت کرتے ہوئے لم يَمُدُّ پڑھنا چاہیے، اس لیے ادغام کی صورت میں تین انداز سے پڑھا جاتا ہے۔

③ **قاعدۂ مدٌّ:** جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں وجوباً ادغام کر دیا جاتا ہے، مثلاً: مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ تھا۔ اگر دونوں حروف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں تو دوسرے حرف کو پہلے کی جنس سے بدل دیا جاتا ہے، پھر وجوبی طور پر ادغام کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ باب افتعال ہو، مثلاً: اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔

④ **باب افتعال کی تاء اور فاء کلمے کے احکام:** ① جب باب افتعال کا فاء کلمہ ''و'' یا ''ی'' اصلی ہو تو اُسے ''تاء'' سے بدل کر افتعال کی ''تاء'' میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِتَّعَدَ جو اِوْتَعَدَ تھا، اِتَّصَلَ جو اِوْتَصَلَ تھا، اِتَّسَرَ جو اِيْتَسَرَ تھا، اگر وہ ''و، ی'' ہمزہ سے بدلی ہو تو اس کا تاء سے بدلنا درست نہ ہوگا، جیسے: اِيْتَزَرَ جو دراصل اِءْتَزَرَ تھا، اس ''یاء'' کو ''تاء'' سے بدلنا درست نہیں کیونکہ ''یاء'' ہمزہ کے بدلے ہے۔ البتہ اِتَّكَلَ جو دراصل اِيْتَكَلَ تھا، یہ اِس قانون سے مستثنیٰ ہے۔

② جب افتعال کا فاء کلمہ حروفِ مطبقہ، یعنی ''ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو ''ط'' سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ، جو اصل میں اِصْتِلَاحٌ،

اِضْطِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ تھے۔

③ جب افتعال کا فاء کلمہ "د ، ذ ، ز" میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو "د" سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: اِذْدَكَرَ جو دراصل اِذْتَكَرَ تھا اور اِزْدَهٰى جو اِزْتَهٰى تھا۔

نوٹ: تائے افتعال کی جگہ آنے والے "د، ط" کو ماقبل حروف کی جنس کے مطابق بدل کر ادغام کرنا بھی درست ہے، جیسے: اِذْدَكَرَ میں "د" کو ماقبل حرف کی جنس سے بدل کر ادغام کے بعد اِذَّكَرَ پڑھنا، اسی طرح اِظْطِلَامٌ سے اِظِّلَامٌ. کبھی افتعال کے فاء کلمے کی جگہ آنے والے حروف "ث ، ذ اور ظ" کو بالترتیب "ت ، د اور ط" سے بدل کر بھی ادغام کیا جاتا ہے، جیسے: اِثْتَأَرَ سے اِتَّأَرَ، اِذْدَكَرَ سے اِدَّكَرَ اور اِظْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ.

④ **قاعدۂ تائے تفعّل وتفاعلٌ:** جب باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کا فاء کلمہ "ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ایک ہو تو تائے تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُل کو فاء کلمے کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، مثلاً: اِطَّهَّرَ، يَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا جو دراصل تَطَهَّرَ، يَتَطَهَّرُ تَطَهُّرًا تھے، اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلاً جو دراصل تَثَاقَلَ، يَتَثَا قَلُ تَثَاقُلاً تھے۔

نوٹ: اس صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل لگایا جاتا ہے۔

گردان اسم فاعل ومفعول

افراد	جنس	اسم فاعل	اسم مفعول	تغیر
واحد	مذکر	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا مَادٌّ ہوا۔ (ق:1)
تثنیہ	//	مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ	
جمع	//	مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ	
واحد	مؤنث	مَادَّةٌ	مَمْدُوْدَةٌ	
تثنیہ	//	مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ	
جمع	//	مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ	

تنبیہ: مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ پہلا الف مدّہ اور دوسرا دال مدغم اس طرح دو ساکنوں کا ایک کلمے میں جمع ہونا جائز ہے، اس کو "اجتماع ساکنین علی حدّہ" کہتے ہیں۔ اگر پہلا ساکن مدّہ نہ ہو یا دوسرا مدغم نہ ہو یا دو ساکنوں

کا اجتماع ایک کلمے میں نہ ہو تو اجتماع ناجائز ہوتا ہے اور اس کو ''اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ'' کہتے ہیں، مثلاً: خَفْنَ، قُلِ الْحَقُّ (اصل میں اِخْوَفْنَ تھا۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر الف سے بدل دیا، اب اجتماع ساکنین علی غیر حدِّہٖ ہوا کیونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں، اس لیے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا جائز نہیں، چنانچہ ایک ساکن ''الف'' کو گرا دیا۔ اور قُلِ الْحَقُّ میں پہلے ساکن کو کسرہ دے دیا)۔

مضاعف کے ابواب مزید فیہ کی گردان

نام ابواب	اِفْعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ	اِفْتِعَالٌ	اِنْفِعَالٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَاعُلٌ	تَفْعِيْلٌ	تَفَعُّلٌ
مصادر ابواب	اَلْاِمْدَادُ	اَلْاِسْتِمْدَادُ	اَلْاِمْتِدَادُ	اَلْاِنْسِدَادُ	اَلْمُمَاسَّةُ	اَلتَّمَاسُّ	اَلتَّقْرِيْرُ	اَلتَّقَرُّرُ
معنی	(مدد دینا)	(مدد چاہنا)	(دراز ہونا)	(بند ہونا)	(باہم ملنا)	(ملنا)	(ثابت ہونا)	(ثابت ہونا)
ماضی معروف	أَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
مضارع معروف	يُمِدُّ	يَسْتَمِدُّ	يَمْتَدُّ	يَنْسَدُّ	يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يُقَرِّرُ	يَتَقَرَّرُ
مصدر معروف	إِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	تَقَرُّرًا
اسم فاعل	مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
ماضی مجہول	أُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ		مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	
مضارع مجہول	يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يُمْتَدُّ		يُمَاسُّ	يُتَمَاسُّ	يُقَرَّرُ	
مصدر مجہول	إِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا		مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	
اسم مفعول	مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ		مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	
امر حاضر	أَمِدَّ أَمْدِدْ	اِسْتَمِدَّ اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدَّ اِمْتَدِدْ	اِنْسَدَّ اِنْسَدِدْ	مَاسِّ مَاسِسْ	تَمَاسَّ تَمَاسَسْ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
نہی	لَاتُمِدَّ لَا تُمْدِدْ	لَاتَسْتَمِدَّ لَا تَسْتَمْدِدْ	لَاتَمْتَدَّ لَا تَمْتَدِدْ	لَاتَنْسَدَّ لَا تَنْسَدِدْ	لَاتُمَاسَّ لَا تُمَاسِسْ	لَاتَمَاسَّ لَا تَمَاسَسْ	لَاتُقَرِّرْ	لَاتَتَقَرَّرْ
اسم ظرف	مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

نوٹ: ان ابواب سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ اور اسم تفضیل کے معنی لینا مقصود ہوں تو اسم آلہ کے لیے مصدر کے شروع میں مَابِہٖ لگا دیں، جیسے: مَابِهِ الْإِمْدَادُ، مَابِهِ التَّقْرِيرُ اور اسم تفضیل کے لیے مصدر کے شروع میں أَشَدُّ وغیرہ لگائیں۔ جیسے: أَشَدُّ إِمْدَادًا، أَشَدُّ تَقْرِيرًا

تمرین

① مضاعف کسے کہتے ہیں؟

② مضاعف میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟ ان کی وضاحت کیجیے۔

③ لَمْ یَمُدَّ اصل میں کیا تھا اور اس کی مختلف حالتیں پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟

④ لَمْ یَمْدُدُ میں ادغام جائز ہے اور لَمْ یَمْدُدْنَ میں کیونکر نا جائز ہے؟

⑤ مَادٌّ اصل میں کیا تھا اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟

⑥ سَبَبٌ اور قُوُوِلَ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی واقع ہوتی ہے۔

⑦ مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب مفاعلہ کا ماضی مجہول بیان کیجیے۔

⑧ مندرجہ ذیل آیات میں مضاعف کے صیغوں کی تحلیل کیجیے۔

- ﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴾ ”اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے۔“
- ﴿ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ ”فتنہ قتل سے بھی سخت ہے۔“
- ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ﴾ ”آپ جس کے لیے ہدایت پسند کریں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“
- ﴿ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴾ ”ناکام ہوا جس نے اپنے آپ کو گناہوں میں ملوث کر لیا۔“
- ﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾ ”ایک دوسرے کی جاسوسی اور غیبت مت کیا کرو۔“

مہموز

جس کلمے کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو، اسے مہموز کہتے ہیں۔

کلمے میں اگر ایک ہمزہ ہو تو تخفیف جائز ہے۔ اگر دو ہوں تو تخفیف ضروری ہوتی ہے۔ سہولت کے لیے ہر ایک کے قواعد الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں۔

ایک ہمزہ کی تخفیف: اس کے چار قاعدے ہیں:

① **قاعدۂ رَأْسٌ:** جو ہمزہ مفرد، ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو اُسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا جائز ہے،[1] مثلاً: رَاسٌ، بُوسٌ اور ذِیبٌ اصل میں رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ[2] تھے۔

② **قاعدۂ جُوَنٌ:** جو ہمزہ مفرد، مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو اُس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: جُوَنٌ، مِیَرٌ اصل میں جُؤَنٌ، مِئَرٌ[3] تھے۔

③ **قاعدۂ مَقْرُوٌّ:** جو ہمزہ مفرد، متحرک ہو اور اس کے ماقبل "و" "یا" "ی" مدّہ زائد ہو یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام ضروری ہے، مثلاً: مَقْرُوٌّ، خَطِیَّةٌ، اُفَیِّسٌ، جو اصل میں مَقْرُوْءٌ، خَطِیْئَةٌ اور اُفَیْئِسٌ تھے۔

④ **قاعدۂ یَسَلُ:** جو ہمزہ مفرد متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو اُس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرا دینا جائز ہے، بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدّہ زائدہ، نونِ انفعال یا یائے تصغیر نہ ہو، مثلاً: یَسَلُ، شَیٌ، ضَوٌ، قَدَ افْلَحَ، جو اصل میں یَسْئَلُ، شَیْءٌ، ضَوْءٌ، قَدْ اَفْلَحَ تھے۔

دو ہمزوں کی تخفیف: ایک کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو اُن کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل تین قاعدے ہیں۔

---

[1] مہموز کے قواعد تمام جگہوں پر جاری ہوتے ہیں لیکن جہاں اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی جاری ہو سکتا ہو وہاں قاعدۂ اعلال و ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے، مثلاً: نَأْوُسُ (معاوضہ دینا) میں قاعدۂ رَأْسٌ اور قاعدۂ یَقُوْلُ دونوں جاری ہو سکتے ہیں چونکہ اعلال میں تخفیف زیادہ ہوتی ہے، اس لیے اسے ترجیح دے کر نَؤُوْسُ کہیں گے۔ اس طرح نَأْمُمُ (امامت کرنا) میں قاعدۂ یَمُدُّ کو ترجیح دے کر نَأُمُّ کہیں گے۔

[2] رَاسٌ (سر) بُوْسُ (بہت حاجت مند ہونا) ذِیبٌ (بھیڑیا)۔

[3] جُوَنٌ (چمڑے کی ٹوکری) مِیَرٌ (ذخیرہ شدہ خوراک)۔

⑤ قاعدۂ اٰمَنَ: جب دو ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا ضروری ہے، [1] مثلاً: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ، اِءْمَانًا تھے۔

⑥ قاعدۂ جَاءٍ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو ''ی'' سے بدلنا ضروری ہے۔ [2] مثلاً: جَاءٍ [3] اصل میں جَاءِءٌ تھا۔

⑦ قاعدۂ اَوَادِمُ: جب دو ہمزے متحرک ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو ''وْ'' سے بدلنا ضروری [4] ہے، مثلاً: اَوَادِمُ [5] اُوَمِّلُ جو اصل میں أَآدِمُ، أُأَمِّلُ تھے۔

مجرد کے ابواب: مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار ابواب سے اور مہموز العین و مہموز اللام تین تین ابواب سے آتے ہیں، مہموز کی گردان عموماً صحیح کی طرح آتی ہے۔ ابواب ذیل کی صرفِ صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کریں گے۔

مہموز کی قسم	مہموز الفاء				مہموز العین			مہموز اللام		
بروزن	نَصَرَ يَنْصُرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
مصادر ابواب	اَلْأَمْرُ	اَلْأَدْبُ	اَلْأَدَبُ	اَلْأَمْنُ	اَلسُّؤَالُ	اَللُّؤْمُ	اَلْيَأْسُ	اَلْقِرَاءَةُ	اَلْجُرْأَةُ	اَلصَّدَءُ
معنیٰ	(حکم دینا)	(کھانا کھلانا)	(زیرک ہونا)	(بے خوف ہونا)	(مانگنا)	(کم ظرف ہونا)	(نا امید ہونا)	(پڑھنا)	(دلیر ہونا)	(زنگ لگنا)

[1] كُلْ، خُذْ، مُرْ جو اصل میں اُؤْكُلْ، اُؤْخُذْ، اُؤْمُرْ تھے۔ ان میں قاعدۂ اٰمَنَ جاری نہیں ہوا بلکہ خلاف قیاس ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ كُلْ اور خُذْ میں حذف لازمی ہے لیکن مُرْ میں شروع کلام میں حذف ہوگا، مثلاً: [مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا] (مسند أحمد: 180/2) اور وسط کلام میں حذف نہیں ہوگا، مثلاً: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾

[2] أَیِمَّةٌ اصل میں أَئِمَّةٌ تھا، اس میں قاعدہ لاگو کرنا ضروری نہیں ہے۔

[3] جَاءٍ اصل میں جَايِءٌ تھا۔ قاعدۂ قَائِلٌ سے جَاءِءٌ ہوا ہے، پھر دو متحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا پھر معتل کے قاعدہ:15 کی وجہ سے یاء کی حرکت گرا دی۔ دو ساکن، یاء اور تنوین جمع ہوئے تو یاء کو حذف کر دیا۔ جَاءٍ رہ گیا۔

[4] أُكْرِمُ (واحد متکلم فعل مضارع باب افعال) اصل میں أُأَكْرِمُ تھا، اس میں خلاف قیاس دوسرا ہمزہ حذف کر دیا اور واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے باقی تمام صیغوں سے بھی حذف کر دیا۔

[5] آدَمُ کی جمع ہے۔ (آدم زاد)

ماضی معلوم	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُءَ	صَدِئَ
مضارع معلوم	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْئَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْأَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُءُ	يَصْدَئُ
مصدر معلوم	أَمْرًا	أَدْبًا	أَدَبًا	أَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْءَةً	صَدْءً
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	أَدِيْبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِيْءٌ
ماضی مجہول	أُمِرَ	أُدِبَ		أُمِنَ	سُئِلَ			قُرِئَ		
مضارع مجہول	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ		يُؤْمَنُ	يُسْئَلُ			يُقْرَأُ		
مصدر مجہول	أَمْرًا	أَدْبًا		أَمْنًا	سُؤَالًا			قِرَاءَةً		
اسم مفعول	مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ		مَأْمُوْنٌ	مَسْئُوْلٌ			مَقْرُوْءٌ		
امر	مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	اِيْمَنْ	اِسْئَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُءْ	اِصْدَءْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَاتَأْدِبْ	لَاتَأْدُبْ	لَاتَأْمَنْ	لَاتَسْأَلْ	لَاتَلْؤُمْ	لَاتَيْأَسْ	لَاتَقْرَأْ	لَاتَجْرُءْ	لَاتَصْدَءْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْئَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَءٌ	مَجْرَءٌ	مَصْدَءٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْئَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَءٌ	مِصْدَءٌ
اسم تفضیل	آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ	أَسْئَلُ	أَلْأَمُ	أَيْأَسُ	أَقْرَءُ	أَجْرَءُ	أَصْدَءُ

ملحوظہ: مذکورہ گردانوں کے اسماء وافعال میں قواعد مہموز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

① مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَأْسٌ، مضارع مجہول میں بُؤْسٌ اور اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز ہے مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اٰمَنَ لاگو کرنا ضروری ہے۔

امر حاضر معروف کے صیغوں میں قاعدہ اُوْمِنَ و اِیْمَانًا جاری ہوگا، مثلاً: باب أَدَبَ يَأْدِبُ سے اِيْدِبْ اور باب أَدُبَ يَأْدُبُ سے اُوْدُبْ مگر باب أَمَرَ يَأْمُرُ سے خلاف قیاس مُرْ آتا ہے۔ گردان

مندرجہ ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	مُرْ	مُرَا	مُرُوْا	مُرِیْ	مُرَا	مُرْنَ
نون ثقیلہ	مُرَنَّ	مُرَانِّ	مُرُنَّ	مُرِنَّ	مُرَانِّ	مُرْنَانِّ
نون خفیفہ	مُرَنْ		مُرُنْ	مُرِنْ		

② مہموز العین کے مضارع، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدۂ یَسَلُ جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزۂ وصل بوجۂ عدم ضرورت ساقط ہو جائے گا، مثلاً: باب سَئَلَ یَسْئَلُ سے سَلْ ۔ گردان درج ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	سَلْ [1]	سَلَا	سَلُوْا	سَلِیْ	سَلَا	سَلْنَ
نون ثقیلہ	سَلَنَّ	سَلَانِّ	سَلُنَّ	سَلِنَّ	سَلَانِّ	سَلْنَانِّ
نون خفیفہ	سَلَنْ		سَلُنْ	سَلِنْ		

③ مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں قاعدۂ رَأْسٌ جاری ہوگا اور اسم مفعول میں قاعدۂ مَقْرُوٌّ جاری ہوگا۔

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

نام ابواب	إِفْعَالٌ	اِفْتِعَالٌ	اِسْتِفْعَالٌ	تَفْعِیْلٌ	مُفَاعَلَةٌ	تَفَعُّلٌ	تَفَاعُلٌ
مصادر ابواب	اَلْإِیْمَانُ	اَلْاِیْتِمَارُ	اَلْاِسْتِیْذَانُ	اَلتَّبْرِئَةُ	اَلْمُؤَاخَذَةُ	اَلتَّأَثُّرُ	اَلتَّفَاؤُلُ
معنیٰ	(ایمان لانا)	(حکم دینا)	(اجازت لینا)	(بری کرنا)	(پکڑنا)	(پیروی کرنا)	(فال لینا)
ماضی معروف	آمَنَ	اِیْتَمَرَ	اِسْتَأْذَنَ	بَرَّأَ	اٰخَذَ	تَأَثَّرَ	تَفَاءَلَ

[1] سَلْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے، مثلاً: ﴿سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾ اور وسط کلام میں ہمزہ کے ساتھ، مثلاً: ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾

مضارع معروف	یُؤْمِنُ	یَأْتَمِرُ	یَسْتَأْذِنُ	یُبَرِّئُ	یُؤَاخِذُ	یَتَأَثَّرُ	یَتَفَاءَلُ
مصدر	إِیْمَانًا	اِیْتِمَارًا	اِسْتِئْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُؤَاخَذَةً	تَأَثُّرًا	تَفَاؤُلًا
اسم فاعل	مُؤْمِنٌ	مُؤْتَمِرٌ	مُسْتَأْذِنٌ	مُبَرِّئٌ	مُؤَاخِذٌ	مُتَأَثِّرٌ	مُتَفَائِلٌ
ماضی مجہول	أُوْمِنَ	أُوْتُمِرَ	أُسْتُئْذِنَ	بُرِّئَ	أُوْخِذَ	تُؤُثِّرَ	تُفُوْئِلَ
مضارع مجہول	یُؤْمَنُ	یُؤْتَمَرُ	یُسْتَأْذَنُ	یُبَرَّأُ	یُؤَاخَذُ	یُتَأَثَّرُ	یُتَفَاءَلُ
مصدر	إِیْمَانًا	اِیْتِمَارًا	اِسْتِئْذَانًا	تَبْرِئَةً	مُؤَاخَذَةً	تَأَثُّرًا	تَفَاؤُلًا
اسم مفعول	مُؤْمَنٌ	مُؤْتَمَرٌ	مُسْتَأْذَنٌ	مُبَرَّأٌ	مُؤَاخَذٌ	مُتَأَثَّرٌ	مُتَفَائَلٌ
امر	اٰمِنْ	اِیْتَمِرْ	اِسْتَأْذِنْ	بَرِّئْ	اٰخِذْ	تَأَثَّرْ	تَفَائَلْ
نہی	لَاتُؤْمِنْ	لَاتَأْتَمِرْ	لَاتَسْتَأْذِنْ	لَاتُبَرِّئْ	لَاتُؤَاخِذْ	لَاتَتَأَثَّرْ	لَاتَتَفَائَلْ
اسم ظرف	مُؤْمَنٌ	مُؤْتَمَرٌ	مُسْتَأْذَنٌ	مُبَرَّأٌ	مُؤَاخَذٌ	مُتَأَثَّرٌ	مُتَفَائَلٌ

نوٹ: صرف باب افعال، افتعال اور استفعال میں تخفیف کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مہموز الفاء سے ہوں، ان کے احکام مجرّد کی طرح ہیں، یعنی کہیں ضروری اور کہیں جائز، مثلاً: باب افعال اور افتعال کی ماضی، امر اور مصدر میں ضروری اور مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ہوتی ہے۔

مخلوط کے ابواب

جو ابواب مختلف قسموں سے مل کر بنے ہوں ان کو "مخلوط" کہتے ہیں۔ان کی مندرجہ ذیل تیرہ قسمیں ہیں:

① مہموز الفاء ② مہموز العین ③ مہموز اللام ④ مثال واوی ⑤ مثال یائی ⑥ اجوف واوی ⑦ اجوف یائی ⑧ ناقص واوی ⑨ ناقص یائی ⑩ لفیف مفروق ⑪ لفیف مقرون ⑫ مضاعف ثلاثی ⑬ مضاعف رباعی.

مذکورہ اقسام میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے بہت سی اقسام بنتی ہیں جن میں سے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل ہیں:

① **مهموز الفاء واجوف یائی:** جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں حرف علت "ی" ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَدَ یَئِیْدُ أَیْدًا (قوی ہونا) بروزن بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا.

② **مهموز الفاء واجوف واوی:** جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں حرف علت "واؤ" ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے اٰبَ یَئُوْبُ أَوْبًا (رجوع کرنا) بروزن قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا.

ملحوظہ: ہمزہ میں قواعد مہموز اور واؤ میں قواعد معتل جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض واقع ہو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، مثلاً: یَأْوُبُ میں قاعدۂ رَأْسٌ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدلنا چاہیے اور قاعدۂ یَقُوْلُ کے مطابق واؤ کی حرکت ماقبل کو دینی چاہیے تو قاعدہ معتل کو ترجیح دیتے ہوئے یَئُوْبُ کہا جائے گا۔

③ **مهموز الفاء وناقص واوی:** جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں "واؤ" ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلَا یَأْلُو أَلْوًا (کوتاہی کرنا) بروزن دَعَا یَدْعُوْ.

④ **مهموز الفاء وناقص یائی:** جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں "ی" ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَتٰی یَأْتِیْ اِتْیَانًا (آنا) بروزن رَمٰی یَرْمِیْ اور فَتَحَ یَفْتَحُ سے أَبٰی یَأْبٰی إِبَاءً (انکار کرنا)

⑤ **مهموز الفاء ولفیف مقرون:** جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین ولام کلمے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے أَوٰی یَأْوِیْ أُوِیًّا (پناہ لینا) بروزن طَوٰی یَطْوِیْ.

⑥ **مهموز العین و مثال واوی:** جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور فاء کلمے میں حرف علت "وْ" ہو، مثلاً: ضَرَبَ

يَضْرِبُ سے وَأَدَ يَئِدُ وَأْداً (زندہ درگور کرنا) بروزن وَعَدَ يَعِدُ.

⑦ **مهموز العين وناقص يائی** : جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور لام کلمے میں "ی" ہو، مثلا: فَتَحَ يَفْتَحُ سے رَاى يَرٰى رُؤْيَةً (دیکھنا/جاننا)، فعل مضارع میں قاعدۂ يَسَلُ (خلاف قیاس) وجوبًا جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول (مَرْئِيٌّ)، اسم ظرف (مَرْيً) اور اسم آلہ (مِرْأَةٌ) میں قاعدۂ يَسَلُ جوازًا جاری ہوگا۔

⑧ **مهموز العين ولفيف مفروق**: جس کے عین کلمے میں ہمزہ اور فاء ولام کلمے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَأٰى يَئِیُ وَأْيًا (وعدہ کرنا) بروزن وَقٰى يَقِیْ.

⑨ **مهموز اللام واجوف يائی**: جس کے لام کلمے میں ہمزہ اور عین کلمے میں "ی" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے جَاءَ يَجِیْءُ مَجِيئًا (آنا) بروزن بَاعَ يَبِيعُ اور فَتَحَ يَفْتَحُ سے شَآءَ يَشَآءُ مَشِيْئَةً (چاہنا).

⑩ **مهموز الفاء ومضاعف**: جس کے فاء کلمے میں ہمزہ اور عین ولام کلمہ ایک جنس کے ہوں، مثلاً: نَصَرَ يَنْصُرُ سے أَمَّ يَؤُمُّ إِمَامَةً (امام ہونا) بروزن مَدَّ يَمُدُّ.

ملحوظہ: جب ادغام اور تخفیف ہمزہ کے قاعدے میں تعارض واقع ہو جائے تو ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس بنا پر مذکورہ باب میں مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے، چنانچہ أَءَمُّ (اسم تفضیل) میں قاعدۂ يَمُدُّ جاری ہوگا، قاعدۂ آمَنَ جاری نہیں ہوگا، البتہ ادغام کے بعد دو ہمزے متحرک جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو واؤ سے بدل دیں گے، مثلاً: أَوَمُّ

⑪ **مثال واوی ومضاعف**: جس کے فاء کلمے میں واؤ اور عین ولام کلمہ ہم جنس ہوں، مثلاً: سَمِعَ يَسْمَعُ سے وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا (دوست رکھنا) بروزن مَسَّ يَمَسُّ.

تمرین

① يُؤْمَرُ ،مِئْمَرٌ اور امَرُ (اسم تفضیل) میں مہموز کا کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

② مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریقہ ہے؟

③ مُرُ کیا صیغہ ہے اصل میں کیا تھا اور کس طرح تخفیف ہوئی؟

④ مزید فیہ کے کون سے ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی؟

⑤ باب افعال اور افتعال کے کن کن صیغوں میں تخفیف جوازًا اور وجوبًا ہوتی ہے؟

⑥ يُكْرِمُ اصل میں کیا تھا اور تخفیف کس طرح ہوئی؟

⑦ أَوَبَ سے باب تَفَعُّلٌ کا مضارع وامر اور قَرَأَ سے باب اِسْتِفْعَالٌ کے نفی جحد بلم کی گردان کریں۔

⑧ ابواب مخلوط سے کیا مراد ہے؟ دو مختلف جنسوں کو ملا کر دس باب مع امثلہ بنائیں۔

⑨ جہاں معتل اور مہموز کے قاعدے میں تعارض آئے، وہاں کون سی صورت اختیار کرنی چاہیے؟

⑩ اَلْأَيْدُ، اَلرُّؤْيَةُ اور اَلْمَجِيْءُ سے ماضی، امر اور اسم فاعل کی گردان کریں۔

خاصیّات ابواب

صرف کی اصطلاح میں خاصیّات سے مراد وہ زائد معنی ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں۔ یہ معنی کبھی باب کے وصفی اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: كَرُمَ يَكْرُمُ سے تخلیقی اوصاف اور سَمِعَ يَسْمَعُ سے عوارض نفسانی، جیسے: خوشی، غم، رنگ اور عیب وغیرہ اور کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معنی سے زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: خَرَجَ (نکلا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لا کر أُخْرِجَ (نکالا) بنائیں تو متعدی ہو جائے گا، اس میں تعدیت کے زائد معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دے کر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے ماخذ کے معنی سے کچھ زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: ذَهَبٌ (سونا) یہ اسم جامد ہے اور اسی سے فعل ذَهَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) بنایا گیا۔ اس سے گلٹ (ملمع سازی) کرنا کے زائد معنی حاصل ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر مزید فیہ کے ابواب میں ہوتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب میں سے تین ابواب کے ماضی و مضارع کے عین کلمے کی حرکت مخالف ہوتی ہے، ان کو اُمُّ الابواب یا اصول کہتے ہیں۔ پہلے ابواب اصول اور پھر فروع کے خاصیّات بیان کیے جائیں گے۔ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے مختلف زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، ان ابواب کی خاصیّات کو بھی بعد میں بیان کیا جائے گا۔

ثلاثی مجرد کی خاصیات

① نَصَرَ يَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص کے فعل میں غلبے کو ظاہر کیا جائے۔ اظہار غلبہ کا طریقہ یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد اس فعل کو باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے لائیں، مثلاً: يُخَاصِمُنِي زَيْدٌ فَأَخْصُمُهُ (میں اور زید آپس میں جھگڑتے ہیں اور میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں۔)

اس صورت میں یہ متعدی ہوگا، خواہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔

② ضَرَبَ يَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے، بشرطیکہ وہ فعل مثال واوی، اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو اور مقابلے کے بعد ذکر کیا جائے، [1] مثلاً: يُبَايِعُنِي زَيْدٌ فَأَبِيعُهُ (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے تو میں اس سے خرید و فروخت میں بڑھ جاتا ہوں۔)

③ سَمِعَ يَسْمَعُ: یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور جسمانی حلیے کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں، مثلاً: حَزِنَ (غم ناک ہوا)، فَرِحَ (خوش ہوا)، سَقِمَ (بیمار ہوا)، كَدِرَ (گدلا ہوا)، عَوِرَ (کانا ہوا)، بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔

④ فَتَحَ يَفْتَحُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے میں حرف حلقی [2] ہو، مثلاً: ذَهَبَ (وہ گیا)، وَضَعَ (اس نے رکھا)، مَنَعَ (اس نے منع کیا) مگر رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبَى يَأْبَى خلاف قانون اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ! جس فعل کے عین یا لام کلمے میں حرف حلقی ہو اس کا باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہونا لازم نہیں ہے، جیسے: وَعَدَ

---

[1] اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ فعل صحیح یا اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اسے ہر صورت میں باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے لایا جائے، خواہ اصل وضع میں اس باب سے مستعمل نہ ہو، مثلاً: يُضَارِبُنِي زَيْدٌ فَأَضْرُبُهُ (میری اور زید کی آپس میں لڑائی ہوتی ہے تو میں لڑائی جھگڑے میں اس پر غالب آجاتا ہوں)۔ اگر وہ فعل مثال یا اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو تو فعل عموماً باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے لایا جاتا ہے، مثلاً: يُنَاهِينِي زَيْدٌ فَأَنْهِيهِ (میرا اور زید کا آپس میں زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں)۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں أَضْرِبُ کو أَضْرُبُ اور أَنْهُوْ کو أَنْهِي پڑھا جائے گا۔ اگرچہ اصل میں پہلا مکسور الراء اور دوسرا مضموم الہاء ہے۔

[2] حروفِ حلقی چھے ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

یَعِدُ، البتہ جو باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ضرور ہوگا اور جس کا عین و لام کلمہ ایک جنس کے ہوں وہ بھی اس باب سے نہیں آتا۔

⑤ حَسِبَ یَحْسِبُ: اس باب سے بہت کم الفاظ استعمال ہیں، شاذ طور پر صحیح اور مثال واوی کے چند مادے آئے ہیں، مثلاً: وَرِمَ (سوج گیا)، وَرِثَ (وارث بنا)، وَبِقَ (ہلاک ہوا)، وَمِقَ (دوستی لگائی)، وَفِقَ (موافقت کی)، وَثِقَ (بھروسا کیا)، وَرِعَ (پرہیزگار رہا)، وَلِيَ، وَغِرَ، وَحِرَ (قریب ہوا)، وَهِلَ (خیال آیا)، وَعِمَ (دعائے نعمت کی)، وَطِئَ (روند ڈالا)، یَئِسَ (ناامید ہوا)، یَبِسَ (خشک ہوا)، بَلِيَ (بوسیدہ ہوا)، نَعِمَ (نرم و نازک ہوا)۔

ان میں سے صحیح اور مہموز کے مادوں کو عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر استعمال کرنا ہی فصیح اور مشہور ہے۔

⑥ کَرُمَ یَکْرُمُ: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس کے معنی میں پختہ عادات اور طبعی اوصاف پائے جاتے ہیں۔[1] مثلاً: حَسُنَ (خوبصورت ہوا)، شَجُعَ (بہادر ہوا)، کَبُرَ (بڑا ہوا) وغیرہ۔ اور جو اوصاف کثرتِ تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں، مثلاً: فَقُهَ (سمجھ دار ہوا)، أَدُبَ (باادب ہوا)۔

[1] طبعی اوصاف اور عوارضِ نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً طویل عرصے تک قائم رہتے ہیں، مثلاً: حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) اور مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً قصیر المیعاد ہوتے ہیں، مثلاً: فَرِحَ (وہ خوش ہوا)۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ

خاصیاتِ بابِ اِفعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعْدِیَة	مجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں متعدی ہو جائے۔ اگر مجرد میں متعدی ہو تو مزید فیہ میں ایک مفعول کا اضافہ ہو جائے۔	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) سے أَخْرَجَ زَیْدًا (اس نے زید کو نکالا)، حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) سے أَحْفَرَ زَیْدًا نَهْرًا (اس نے زید سے نہر کھدوائی)	خُرُوْجٌ حَفَرٌ
②	تَصْیِیْر	کسی چیز کو صاحبِ مأخذ بنانا۔	أَشْرَكْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی شراک (تسمہ) دار بنائی۔	شِرَاكٌ
③	سَلْب	کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا۔	أَعْجَمْتُ الْكِتَابَ (میں نے کتاب کے نقطے لگا کر اس کا ابہام دور کیا)	عُجْمَةٌ
④	بُلُوْغ	ماخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا۔	أَعْرَقَ الرَّجُلُ (آدمی عراق میں داخل ہوا)، أَصْبَحَ الرَّجُلُ (آدمی نے صبح کی)	عِرَاقٌ صَبَاحٌ
⑤	صَیْرُوْرَت	کسی چیز کا صاحبِ مأخذ ہونا۔	أَتْمَرَ الرَّجُلُ (آدمی کھجور کا مالک ہوا)	تَمْرٌ
⑥	نِسْبَتِ مَأْخَذ	کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا۔	﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (مومنین کامیاب ہو گئے)	فَلَاحٌ
⑦	تَعْرِیْض	فاعل کا مفعول کو مأخذ کی جگہ لے جانا۔	أَبَاعَ الْمَتَاعَ (وہ سامان کو فروخت کی جگہ لے گیا)	بَیْعٌ
⑧	حَیْنُوْنَتْ	کسی چیز کا مأخذ کے وقت کو پہنچنا۔	أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کے کٹنے کا وقت آ پہنچا)	حَصَادٌ

⑨	مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	بابِ تفعیل کے بعد افعال کو اس لیے لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	بَشَّرْتُ خَالِدًا فَأَبْشَرَ (میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہوا)	بِشَارَةٌ
⑩	وِجْدَان	کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ متصف پانا۔	أَبْخَلْتُ حَامِدًا (میں نے حامد کو بخیل پایا)	بُخْلٌ
⑪	اِبْتِدَاءٌ	کسی باب کا ابتداءً اس باب سے آنا، اس طرح کہ اس کا مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈر گیا)	شَفَقٌ

خاصیات بابِ تفعیل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعْدِيَة	مجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں متعدی ہوجائے، اگر مجرد متعدی ہو تو مزید فیہ میں ایک مفعول کا اضافہ ہوجائے۔	فَرِحَ زَيْدٌ سے (زید خوش ہوا) فَرَّحَ زَيْدًا (زید کو خوش کیا)	فَرَحٌ
②	تَصْيِيْر	کسی چیز کو صاحبِ مأخذ بنانا۔	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان زہ دار بنائی)	وَتْرٌ
③	سَلْبُ	کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا۔	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچڑی دور کردی)	قِرَادٌ
④	بُلُوغ	مأخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا۔	عَمَّقَ زَيْدٌ (زید عمق تک پہنچا) خَيَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)	عَمْقٌ خَيْمَةٌ
⑤	مُبَالَغَة	کسی شے کی کیفیت یا مقدار میں زیادتی بیان کرنا۔	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَيْدٌ (زید بہت گھوما)	صَرْحٌ جَوْلَانٌ
⑥	صَيْرُوْرَتُ	کسی چیز کا صاحبِ مأخذ ہونا۔	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا)	نُوْرٌ
⑦	نِسْبَتِ مَأْخَذ	کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا۔	فَسَّقْتُهُ (میں نے اس کی فسق کی طرف نسبت کی)	فِسْقٌ
⑧	اِبْتِدَاءٌ	کسی باب کا ابتداءً اس باب سے آنا، اس طرح کہ اس کا مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	كَلَّمْتُهُ (میں نے اس سے کلام کی) مجرد كَلْمٌ (زخمی کرنا)	كَلْمٌ

⑨	اِلْبَاس مأخذ	کسی چیز کو مأخذ پہنانا۔	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)	جَلّ
⑩	تَخْلِيْط مأخذ	کسی چیز کو مأخذ سے ملمع کرنا۔	ذَهَّبْتُ الْإِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا)	ذَهَبٌ
⑪	تَحْوِيْل	کسی چیز کو عین مأخذ یا مثلِ مأخذ بنانا۔	نَصَّرَهٗ (اس نے اس کو نصرانی بنادیا) خَيَّمْتُ رِدَآءً (میں نے چادر کو مثل خیمہ بنادیا)	نَصْرَانِيٌّ خَيْمَةٌ
⑫	قَصْر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا۔	هَلَّلَ (اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا)	هَلل

خاصیات باب تفعُّل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	تَكَلُّف	مأخذ کے حصول میں تکلف و بناوٹ اختیار کرنا۔	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو نے بہادر بننے کی کوشش کی) تَصَبَّرَ سَعِيْدٌ (سعید نے صبر کرنے کی کوشش کی)	شُجَاعَةٌ الصَّبْرُ
②	تَجَنُّب	مأخذ سے پرہیز کرنا۔	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو گناہ سے بچا)	حُوْبٌ
③	تَعَمُّل	مأخذ کو کام میں لانا۔	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) تَخَتَّمَ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی)	تُرْسٌ خَاتَمٌ
④	اِتِّخَاذ	کسی چیز کو مأخذ میں لینا، یا مأخذ بنانا۔	تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِيًّا (عمرو نے بچہ بغل میں لیا) تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا)	إِبْطٌ وِسَادَةٌ
⑤	تَدْرِيْج	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) تَجَرَّعَ زَيْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا)	حِفْظٌ جُرْعَةٌ
⑥	تَحَوُّل	کسی چیز کا مأخذ کی طرح یا عین مأخذ ہونا۔	تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمر سمندر کے مانند ہوگیا) تَنَصَّرَ (وہ نصرانی ہوگیا)	بَحْرٌ نَصْرَانِيٌّ

⑦	صَیرُورَتْ	کسی چیز کا صاحب مأخذ ہونا۔	تَموَّلَ زَیْدٌ (زید مال دار ہوگیا)	مَالٌ
⑧	اِبْتِدَاء	ابتداً اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	تَکَلَّمَ زَیْدٌ (زید نے کلام کیا) کَلِمَ (زخمی کیا)	کَلْمٌ
⑨	مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	باب تفعیل کے بعد تفعُّل لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اسے سکھلایا تو وہ سیکھ گیا)	عِلْمٌ
⑩	موافقت مجرّد	مجرد کا ہم معنی ہونا۔	تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ (قبول کیا)	قُبُولٌ

خاصیات باب مُفَاعَلَة

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اشتراك	دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم لڑائی کی)	قَتْلٌ
②	موافقت مجرد	مجرّد کے ہم معنی ہونا۔	سَافَرَ بمعنٰی سَفَرَ (اس نے سفر کیا)	سَفَرٌ
③	موافقت أَفْعَلَ	باب افعال کے ہم معنی ہونا۔	بَاعَدَ بمعنٰی أَبْعَدَ (دور کیا)	بُعْدٌ
④	موافقت فَعَّلَ	باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔	ضَاعَفَ بمعنٰی ضَعَّفَ (دوگنا کیا)	ضِعْفٌ
⑤	تَصْیِیر	کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔	عَافَاكَ اللّٰهُ (اللہ تجھے عافیت والا بنائے)	عَفْوٌ

خاصیات باب تفاعل

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اشتراك[1]	دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو۔	تَلَاطَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمر نے باہم گھونسے بازی کی)۔	لَطم
②	تَخْيِيْل[2]	مأخذ کا حصول ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حصول ثابت نہ ہو۔	تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید دکھلاوے کا مریض بنا)۔	مَرَضٌ
③	اِبْتِدَاء	ابتداءً اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	تَبَارَكَ (بابرکت ہوا) بَرَكَ (اونٹ بیٹھا)	بَرَك
④	موافقت مجرد و أفعل	مجرد اور افعال کا ہم معنی ہونا۔	تَعَالىٰ بمعنی عَلَا تَيَامَنَ بمعنی أَيْمَنَ	عُلُوٌّ يَمَنٌ
⑤	مطاوعت فاعل	باب مفاعلہ کے بعد تفاعل لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کر لیا ہے۔	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اس کو چیز دی تو اس نے لے لی)۔	نَوْل

خاصیات باب افتعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اتّخاذ	کسی چیز کو مأخذ بنانا۔	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا)	جُحْر
②	اجتهادِ طلب	مأخذ کے حصول کی کوشش کرنا۔	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)	كَسَبُ
③	تَخْيِيْر	فاعل کا فعل اپنے لیے کرنا۔	اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے اپنے لیے جو ماپے)	كَيْل

[1] باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے لیے آتے ہیں۔ دونوں میں صرف لفظی فرق ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں فاعل کی شکل میں آتے ہیں۔

[2] تکلّف اور تخییل میں یہ فرق ہے کہ تکلف میں فعل مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں مرغوب نہیں ہوتا۔

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
④	مشارکت	دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا، اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو۔	اِخْتَصَمَ سَعِیْدٌ وَّزَیْدٌ (زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا)	اَلْخُصُوْمَۃُ
⑤	مطاوعت فعّل	تفعیل کے بعد افتعال کا لانا کہ اسے نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو اُس نے اُٹھالیا)	حَمَلَ
⑥	موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنیٰ ہونا۔	اِبْتَلَجَ بمعنیٰ بَلَجَ (روشن ہوا)	بَلَجَ

خاصیّات باب استفعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	طلب	مأخذ طلب کرنا۔	اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت طلب کی)	غَفَرَ
②	اِتّخاذ	کسی چیز کو مأخذ بنانا۔	اِسْتَوْطَنَ بَاکِسْتَانَ (اس نے پاکستان کو وطن بنایا)	وَطَن
③	لیاقت	کسی چیز کا مأخذ کے لائق ہونا۔	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا)	رَقَعَ
④	وجدان	کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ متصف پانا۔	اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اسے کریم پایا)	کَرُمَ
⑤	حِسْبَان	کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ موصوف سمجھنا۔	اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسے اچھا سمجھا)	حَسُنَ
⑥	تَحَوُّل	ماہیت یا صفت تبدیل ہو کر مأخذ بن جانا۔	اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہوگئی)	حجر
⑦	قصر	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا۔	اِسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا)	رَجَعَ
⑧	موافقت مجرد	مجرد کا ہم معنیٰ ہونا۔	اِسْتَقَرَّ بمعنیٰ قَرَّ (ٹھہر گیا)	قَرَّ

خاصیات باب انفعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	لزوم و علاج	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور انفعال کا تعلق حواس ظاہرہ سے ہوتا ہے۔	کَسْرٌ (توڑنا) سے اِنْکِسَارٌ (ٹوٹنا)	کَسْرٌ
②	مطاوعت فعّل	تفعیل کے بعد انفعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	کَسَّرْتُهٗ فَانْكَسَرَ (میں نے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)	کَسْرٌ
③	مطاوعت أفعل	باب افعال کے بعد انفعال کا آنا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہوگیا)	غَلْقٌ
④	ابتداء	ابتداءً اس باب سے آئے کہ مجرد اس سے نہ آیا ہو۔	اِنْطَلَقَ (وہ چلا گیا) طَلَقَ (خندہ پیشانی سے پیش آنا)	طَلْقٌ

نوٹ: باب انفعال کے فاء کلمے میں ل ، م ، ن ، ر اور حروف علّت بوجہ ثقل کے نہیں آتے۔ ان حروف میں باب انفعال کے بجائے افتعال سے آتا ہے، مثلاً: رَفَعَ سے انفعال کے بجائے باب افتعال سے اِرْتَفَعَ آئے گا۔

خاصیات باب افعلال وافعیلال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	لزوم	یہ دونوں باب لازم آتے ہیں۔	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہوا)	حَمِرَ
②	مبالغة	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہوا)	حَمِرَ
③	لون	رنگ پر دلالت کرنا۔	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (بہت سرخ ہوا)	حَمِرَ
④	عیب	عیب ونقص پر دلالت کرنا۔	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بہت بھینگا ہوا)	حَوِلَ

خاصیات باب افعیعال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	اِحْدَوْدَبَ (کبڑا ہوا)	حَدَبَ
②	مبالغہ	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِحْدَوْدَبَ (بہت کبڑا ہوا)	حَدَبَ
③	موافقتِ مُجرّد	مجرد کے معنی میں آنا۔	اِحْلَوْلَی التَّمْرُ (کھجور میٹھی ہوگئی)	حُلْوٌ

خاصیات باب افعوّال

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد نہ آیا ہو۔	اِجْلَوَّذَ (تیز رفتاری سے چلا)۔	جَلَذَ
②	لزوم	یہ باب اکثر لازم آتا ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیز رفتاری سے چلا)۔	جَلَذَ
③	مبالغہ	معنی میں زیادتی پیدا کرنا۔	اِجْلَوَّذَ (بہت تیز چلا)۔	جَلَذَ

نوٹ: اقتضاب اور ابتدا میں فرق یہ ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا جبکہ ابتدا کا مادہ تو استعمال ہوتا ہے لیکن جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے، مثلاً: شَفَقَ (مجرد) کے معنی شفقت کرنے اور أَشْفَقَ (مزید فیہ) کے معنی ڈرانے کے ہیں۔

خاصیات ابواب رباعی

خاصیات باب فَعْلَلَةٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	قَصْرٌ	اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا۔	حَمْدَلَ (اس نے الحمدللہ کہا)	حَمِدَ
②	إلباسِ مأخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنا دینا۔	بَرْقَعْتُهُ (میں نے اسے برقع پہنایا)	برقع
③	تعمُّل	ماخذ کو کام میں لانا۔	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا)	زعفر
④	اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا۔	قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا)	قَنْطَر

نوٹ: یہ باب صحیح یا مضاعف سے آتا ہے اور مہموز سے بہت کم آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعْلُلٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	مأخذ
①	تَعَمُّل	مأخذ کو کام میں لانا۔	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینت نے برقع پہنا)	برقع
②	تَحَوُّل	ماہیّت یا صفت کا تبدیل ہو کر ماخذ بن جانا۔	تَزَنْدَقَ (وہ بے دین ہو گیا)	زندق
③	مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	باب فعللة کے بعد تفعلل کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)	دَحْرَجَ

خاصیات باب اِفْعِنْلَالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثالیں	ماخذ
①	لزوم	یہ باب لازم آتا ہے۔	اِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ (قوم جمع ہوئی)	حَرْجَمَ
②	مطاوعت فَعْلَلَ	فعللة کے بعد افعنلال کالانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	ثَعْجَرْتُهُ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون گرایا تو وہ خون ریختہ ہوگیا)	ثَعْجَرَ
③	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد مستعمل نہ ہو۔	اِعْرَنْقَطَ (منقبض ہوا)	عرقط
④	مبالغه	کسی چیز میں کثرت بیان کرنا۔	اِسْحَنْفَرَ (نہایت جلدی کرنا)	سَحْفَرَ

خاصیات باب اِفْعِلَّالٌ

نمبر شمار	خاصیات	بیان	مثا	ماخذ
①	لزوم	یہ باب لازم آتا ہے۔	اِقْشَعَرَّ (اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے)	قَشْعَرَ
②	مطاوعت فعلل	فعللة کے بعد افعنلال کا لانا کہ اس نے اس کا اثر قبول کرلیا ہے۔	طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَئَنَّ (میں نے اُسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہوگیا)	طَمَأَ
③	اقتضاب	اس معنی سے مناسبت رکھنے والا مجرد باب مستعمل نہ ہو۔	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)	شَرِبَ

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد کی ساخت ثلاثی، رباعی اور خماسی تینوں قسموں کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ حرکات کے اختلاف کی وجہ سے ہر ایک ساخت کے مختلف وزن آتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① **ثلاثی مجرد:** اس کے فاء کلمے کو فتحہ، کسرہ اور ضمہ (فَِعُلٌ) تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان تینوں کے علاوہ چوتھا سکون (فَُعِْلٌ) بھی آ سکتا ہے، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ ممکنہ صورتیں بنتی ہیں لیکن اہلِ زبان اسم میں کسرہ کے بعد ضمہ (فِعُلٌ) اور ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ) کو ثقیل سمجھتے ہوئے استعمال نہیں کرتے۔ اس طرح اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس وزن مستعمل ہیں۔

وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	فَلْسٌ	پیسہ
فَعَلٌ	فَرَسٌ	گھوڑا
فَعِلٌ	كَتِفٌ	کندھا
فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو
فِعْلٌ	حِبْرٌ	دانا
فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور
فِعِلٌ	إِبِلٌ	اونٹ
فُعْلٌ	قُفْلٌ	تالا
فُعَلٌ	صُرَدٌ	لٹورا
فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن

فائدہ: بعض کلمات میں ایک سے زائد حرکات بھی جائز ہیں، مثلاً: اگر فَعِلٌ کا عین کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے تین طرح سے پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ۔

اگر عین کلمہ حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: كَتِفٌ سے كَتْفٌ، كِتْفٌ اور فِعِلٌ، فَعُلٌ، فُعُلٌ۔ اوزان میں دوسرے حرف کو ساکن بھی پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: إِبِلٌ سے إِبْلٌ، عَضُدٌ سے عَضْدٌ، عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

① **ثلاثي مزيد فيه:** اس کے اوزان بے شمار ہیں، مثلاً: بِطِّيخٌ، جَاسُوسٌ وغیرہ۔

② **رباعي مجرد:** اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ	نامِ مرد
فِعْلَلٌ	دِرْهَمٌ	سکہ
فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ	خوبصورتی

وزن	مثال	معنی
فُعْلُلٌ	بُرْثُنٌ	پنجۂ شیر
فِعَلٌّ	قِمَطْرٌ	صندوق

نوٹ: امام اخفش نے رباعی مجرّد کا ایک اور وزن بتایا ہے جو بہت کم استعمال ہوتا ہے، فُعْلَلٌ، مثلاً: جُعْدَبٌ (شیر)

③ **رباعی مزید فیه:**............

④ **خماسی مجرد:** اس کے چار وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی دانہ
فُعَلِّلٌ	قُذَعْمِلٌ	موٹا اونٹ

وزن	مثال	معنی
فَعْلَلِلٌ	جَحْمَرِشٌ	بڑھیا
فِعْلَلٌّ	قِرْطَعْبٌ	تھوڑی چیز

⑤ **خماسی مزید فیه:** اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَعْلَلُولٌ	عَضْرَفُوطٌ	بامنی
فِعْلَلُولٌ	قِرْطَبُوسٌ	تیز رفتار اونٹنی
فَعَلَّلَى	قَبَعْثَرَى	موٹا اونٹ

وزن	مثال	معنی
فُعَلِّيلٌ	خُزَعْبِيلٌ	باطل
فَعَلَلِيلٌ	خَنْدَرِيسٌ	پرانی شراب

مصدر کے اوزان

سماعی اوزان: ثلاثی کے مصادر کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، اس کے اوزان سماعی ہیں۔ اکثر استعمال ہونے والے مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	سَمِعَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	بھولی بات یاد آنا	نَصَرَ
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	مٹیالا سیاہی مائل ہونا	سَمِعَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	تلاش کرنا	نَصَرَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا	ضَرَبَ
فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ
فُعَلٌ	هُدًى	راستہ دکھانا	ضَرَبَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ

وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ
فَيْعُولَةٌ	كَيْنُونَةٌ	ہونا	نَصَرَ
فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ	سخت ہونا	كَرُمَ
فَعُّولَةٌ	جَبُّورَةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ
مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار رہنا	سَمِعَ
فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا	ضَرَبَ
فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فَعِيلَةٌ	قَطِيعَةٌ	رشتہ توڑنا	فَتَحَ
فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعَلُولٌ	رَغَبُوۃٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ

فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا	فَتَحَ
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	موڑنا	ضَرَبَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	بے نصیب ہونا	ضَرَبَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ
فَعَلَانٌ	غَلَيَانٌ	اُبلنا	ضَرَبَ
فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعُوْلٌ	مَكْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ

مَفْعِلٌ	مَيْسِرٌ	جوا کھیلنا	ضَرَبَ
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نَصَرَ
تِفِعَّالٌ	تِقِطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فَتَحَ
فَعْلٰى	دَعْوٰى	بلانا	نَصَرَ
فِعْلٰى	ذِكْرٰى	یاد کرنا	نَصَرَ
فُعْلٰى	بُشْرٰى	خوشخبری دینا	نَصَرَ
فَعَلُوَّةٌ	جَبَرُوَّةٌ	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ
فَعَلُوْتٰى	رَغَبُوْتٰى	بہت رغبت کرنا	سَمِعَ

فوائد: ① فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف پانچ مصادر آتے ہیں:

وَضُوْءٌ (وضو کرنا)	طَهُوْرٌ (پاک ہونا)	وَلُوْعٌ (حریص ہونا)	وَقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا)	قَبُوْلٌ (قبول کرنا)

② بعض مصادر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں، مثلاً:

كَاذِبَةٌ (جھوٹ بولنا)	بَاقِيَةٌ (باقی رہنا)	مَيْسُوْرٌ (آسانی کرنا)	مَفْتُوْنٌ (دیوانہ ہونا)

قیاسی اوزان: عربی لغت کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصادر عموماً مندرجہ ذیل طریقے سے آتے ہیں۔

① اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: دَخَلَ سے دُخُوْلٌ. اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: فَرِحَ سے فَرَحٌ اور مذکورہ دونوں ابواب سے مصدر متعدی فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: ضَرَبَ سے ضَرْبٌ ، جَهِلَ سے جَهْلٌ. اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو مصدر اکثر فَعَالَةٌ، فَعَلٌ، فِعَلٌ، فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: كَرَامَةٌ ، كَرَمٌ، عِظَمٌ، حُسْنٌ وغیرہ۔

② ثلاثی مجرّد سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے مَشْرَبٌ (پینا) اور أَكَلَ سے مَأْكَلٌ

(کھانا) اگر فعل ثلاثی مجرّد مثال ہو اور لام کلمہ صحیح سالم ہو اور مضارع میں فاء کلمہ حذف کیا گیا ہو تو اُس کا مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَعَدَ سے مَوْعِدٌ (وعدہ کرنا) اور وَقَعَ سے مَوْقِعٌ (واقع ہونا)۔

کچھ افعال ایسے ہیں جن کا مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہیے لیکن خلافِ قانون اُن کا مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آیا ہے، جیسے: رَجَعَ سے مَرْجِعٌ (لوٹنا)، بَاتَ سے مَبِيْتٌ (رات بسر کرنا)، غَفَرَ سے مَغْفِرَةٌ (بخشنا)۔

③ ثلاثی مجرد کے ابواب سے فَعْلَةٌ کے وزن پر مصدر مَرَّةٌ (وحدت) کے لیے آتا ہے اور فِعْلَةٌ ہیئت (کیفیت) کے لیے آتا ہے، بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو، مثلاً: جَلَسَ سے جَلْسَةٌ (ایک مرتبہ بیٹھنا) اور جِلْسَةٌ (بیٹھنے کی حالت)، اگر مصدر کے آخر میں تائے تانیث ہو تو پھر صفت لا کر فرق کیا جاتا ہے، مثلاً: هِدَايَةٌ وَاحِدَةٌ (ایک مرتبہ رہنمائی کرنا)، هِدَايَةٌ حَسَنَةٌ (اچھی رہنمائی) اور فُعْلَةٌ کا وزن مقدار اور رنگوں کے لیے آتا ہے، جیسے: أُكْلَةٌ وَلُقْمَةٌ (نوالہ)، حُمْرَةٌ (سرخ ہونا)، كُدْرَةٌ (مٹیالا ہونا) اور فُعَالَةٌ اس چیز کے لیے آتا ہے جو کام کرتے ہوئے گرے، جیسے: قُلَامَةٌ (تراشۂ ناخن) بُرَادَةٌ (لوہار گڑنے سے گرنے والا لوہ چون یا لکڑی کا برادہ)۔

④ فِعَالَةٌ اور فَعَالَةٌ کا وزن اکثر صنعت و پیشہ کے لیے آتا ہے، مثلاً: خِيَاطَةٌ (سلائی کا پیشہ)، تِجَارَةٌ (سوداگری کرنا)، كِتَابَةٌ (لکھائی کا کام)، وَكَالَةٌ (نمائندگی کرنا) اور وَلَايَةٌ (حکومت کرنا) وغیرہ۔

- فَعَلَانٌ کا وزن حرکت و اضطراب کے لیے آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ (گردش کرنا)، خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا)۔
- فُعَالٌ اور فَعِيْلٌ کا وزن اصوات کے لیے آتا ہے، مثلاً: نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا)، صُرَاخٌ (چیخنا)، هَدِيْرٌ (کبوتر کا غٹرغوں کرنا)، زَئِيْرٌ (شیر کی چنگھاڑ)، صَرِيْرٌ (قلم چلنے کی آواز)، خَرِيْرٌ (پانی بہنے کی آواز)، صَهِيْلٌ (گھوڑے کی ہنہناہٹ)، نَعِيْقٌ (کوے کی کائیں کائیں)۔
- فُعَالٌ کا وزن درد و امراض کے لیے بھی آتا ہے، مثلاً: صُدَاعٌ (دردِ سر ہونا)، سُعَالٌ (کھانسنا) اور دُوَارٌ (چکر آنا)۔

⑤ جب مصادر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَالٌ و فِعِّيْلَى کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ سے تَجْوَالٌ (بہت زیادہ گردش کرنا)، رَدٌّ سے تَرْدَادٌ (زیادہ ردّ کرنا)، حَثٌّ سے حِثِّيْثَى (زیادہ آمادہ کرنا) اور دَلَالَةٌ سے دِلِّيْلَى (زیادہ رہنمائی کرنا)۔

تمرین

① خاصیات ابواب سے کیا مراد ہے؟ نَصَرَ، ضَرَبَ اور کَرُمَ کی خاصیات بیان کریں۔

② تعدیہ، سلب اور قصر سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

③ باب مفاعلہ کی خاصیات لکھیں۔

④ ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد سے اسم جامد کن کن اوزان پر آتا ہے؟

⑤ ثلاثی مجرد کے مصادر کے چند مشہور اوزان لکھیں۔

⑥ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر جو مصادر آتے ہیں ان میں سے تین کے نام مع معانی بیان کریں۔

⑦ مصدر میمی سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

⑧ جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو مصدر کس وزن پر لایا جاتا ہے؟

تذکیروتانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

① **مذکر:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ پائی جائے، مثلاً: رَجُلٌ، فَرَسٌ.

② **مؤنث:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، مثلاً: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (ا) قیاسی (ب) سماعی.

ا) **قیاسی:** وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔ علاماتِ تانیث تین ہیں:

① **تائے تانیث:** جس اسم کے آخر میں تائے تانیث (ۃ) ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، خواہ اس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، مثلاً: طَلْحَةُ، یہ علامت اسمائے جامد اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں لگائی جاتی ہے، مثلاً: ضَارِبَةٌ

② **الف مقصورة:** جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، مثلاً: حُبْلٰی، صُغْرٰی.
اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: أَحْسَنُ سے حُسْنٰی.

③ **الف ممدودة:** جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہوگا، مثلاً: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ.
أَفْعَلُ وصفی سے مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: أَبْيَضُ سے بَيْضَاءُ.

ب) **سماعی:** وہ مؤنث اسم جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔[1]

مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہیں ہے، اس کا تعلق سماع اور تتبعِ محاورات پر منحصر ہے، البتہ لغت عرب کے تتبع سے اس بارے میں چند اصول اخذ کیے گئے ہیں۔

وہ الفاظ جو عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

① جسم کے جفت اعضاء مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: أُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ)، البتہ صُدْغٌ (کنپٹی)، خَدٌّ (گال)، عَاتِقٌ (کاندھا)، ذِرَاعٌ (ہاتھ) حَاجِبٌ (ابرو) اس سے مستثنٰی ہیں۔

② شراب کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: خَمْرٌ، خُرْطُومٌ، طِلَاءٌ.

[1] بلکہ علامت تانیث تقدیری ہو، جیسے: أَرْضٌ اصل میں أَرْضَةٌ تھا یا اہل عرب اس لفظ کو مؤنث استعمال کرتے ہوں۔

③ ہوا کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: رِيْحٌ صَرْصَرٌ .

④ دوزخ کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً جَهَنَّمُ ، سَقَرُ .

⑤ جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمعیں، مثلاً رِجَالٌ (آدمی)، كُتُبٌ (کتابیں)۔

⑥ حیوانوں کے نام، مثلاً ثَعْلَبٌ (لومڑ)، أَرْنَبٌ (خرگوش)۔

وہ الفاظ جن میں تذکیروتانیث دونوں جائز ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

① جگہوں، ملکوں اور شہروں کے نام مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور بُقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

② حروف تہجی (ا، ب، ت، ث......) اور حروف عاملہ۔

③ اسم جمع، مثلاً رَكْبٌ عَبِيْدٌ .

ان کے علاوہ بھی چند اسماء ہیں جو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں:

مُوْسٰى (استرا) دَلْوٌ (ڈول)، أَضْحٰى (ذبیحہ)، سِكِّيْنٌ (چاقو)، سَبِيْلٌ (راستہ)، طَرِيْقٌ (راستہ)، سُوْقٌ (بازار)، اَللِّسَانُ (زبان)، اَلْعَسَلُ (شہد) اَلْعَاتِقُ (کاندھا)، ذِرَاعٌ (ہاتھ)، اَلْمَتْنُ (کمر، پیٹھ)، اَلْكُرَاعُ (پنڈلی کی ہڈی) اَلْحَالُ (حالت)، اَلْقَلِيْبُ (کنواں)، اَلسِّلَاحُ (اسلحہ)، صَاعٌ (غلہ ناپنے کا پیمانہ / ٹوپا) اَلْإِزَارُ (تہبند)، اَلسَّرَاوِيْلُ (کچھا، جانگھیا)، اَلْعُرُسُ (شادی)، اَلْعُنُقُ (گردن)، فِهْرٌ (پتھر)، اَلسِّلْمُ (صلح، امن)، اَلْخَمْرُ (شراب)، اَلسُّلْطَانُ (حاکم)، اَلْفَرَسُ (گھوڑا، گھوڑی)۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① حقیقی ② لفظی

حقیقی: وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو، خواہ علامت تانیث ہو یا نہ ہو، مثلاً اِمْرَأَةٌ (عورت)، أَتَانٌ (گدھی)۔

مؤنث لفظی: وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو، مثلاً ظُلْمَةٌ (اندھیرا)۔

تثنیہ و جمع

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ①واحد ②تثنیہ ③جمع

① واحد: جو ایک فرد پر دلالت کرے، مثلاً رَجُلٌ (ایک مرد)، اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)۔

② تثنیہ: جو دو افراد پر دلالت کرے، مثلاً رَجُلَانِ (دو مرد)، اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں)۔

بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں الف (ماقبل مفتوح) اور نون مکسور (ـَ انِ) لگانے سے تثنیہ بنتا ہے، مثلاً: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ.

اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ یا ممدودہ ہو تو مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

ا) الف مقصورہ: اگر اسم سہ (تین) حرفی ہو اور الف مقصورہ "و" یا "ی" سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ بناتے وقت "و، ی" اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں، مثلاً عَصَا سے عَصَوَانِ اور فَتًی سے فَتَیَانِ اور غیر سہ حرفی میں "و، ی" دونوں کو عموماً "ی" سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ (مادۂ صَفْوٌ) اور مُجْتَبٰی سے مُجْتَبَیَانِ (مادۂ جَبْیٌ) اور حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ (حُبْلٰی میں الف علامت تانیث ہے)۔

ب) الف ممدودہ: اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ میں باقی رہتا ہے، مثلاً: قُرَّاءُ سے قُرَّآءَ انِ. اگر اصلی نہ ہو بلکہ تانیث کی علامت کے طور پر ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلنا ضروری ہے، جیسے حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ. اگر علامت تانیث کے طور پر نہ ہو تو "و" سے بدلنا جائز ہوتا ہے، مثلاً: کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ.

③ جمع: جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① جمع سالم ② جمع مکسر.

جمع سالم: جس میں واحد کی بنا قائم رہے۔

بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ـُ وْنَ) حالت رفعی میں اور یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـِ یْنَ) حالت نصبی و جری میں لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ / مُسْلِمِیْنَ اور جمع مؤنث سالم واحد کے آخر میں (ـَ اتِ) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمَاتٌ.

تنبیہ! جمع سالم بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے۔

⊙ اگر مذکر، عاقل کا عَلَم یا صفت ہو تو جمع "وْنَ" سے آتی ہے، مثلاً: زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُوْنَ،

پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ علم نہیں اور نَاهِقٌ کی نَاهِقُوْنَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔ سَنَةٌ کی جمع سِنُوْنَ اور أَرْضٌ کی جمع أَرْضُوْنَ خلاف قانون ہے۔

⊙ اگر مؤنث، عاقل کا عَلَم یا مؤنث عاقل وغیر عاقل کی صفت ہو تو جمع "اتِ" سے آتی ہے، مثلاً: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) سے صَافِنَاتٌ.

② جمع مکسر: جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں:

جمع قلت: جس کا اطلاق تین سے دس تک ہو۔

جمع کثرت: جس کا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔

جمع قلت کے اوزان

جمع قلت کے چار وزن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

مثالیں

وزن جمع	وزن مفرد	واحد	جمع	معانی
أَفْعُلٌ	فَعْلٌ [1]	فَلْسٌ	أَفْلُسٌ	پیسہ
أَفْعَالٌ	فَعْلٌ [2]	ثَوْبٌ / ضَيْفٌ	أَثْوَابٌ / أَضْيَافٌ	کپڑا / مہمان
	فُعْلٌ	حُرٌّ	أَحْرَارٌ	آزاد
	فِعْلٌ	عِيْدٌ	أَعْيَادٌ	عید
	فَعَلٌ	بَطَلٌ	أَبْطَالٌ	جوان
	فَعِلٌ	كَتِفٌ	أَكْتَافٌ	کندھا
	فَعُلٌ	عَضُدٌ	أَعْضَادٌ	بازو

[1] یہ وزن اجوف اور صفت سے بہت شاذ آتا ہے، مثلاً: قَوْسٌ سے أَقْوُسٌ اور عَيْنٌ سے أَعْيُنٌ۔ جو اسم چار حرفی اور تیسرا حرف مدّہ ہو اور مؤنث معنوی ہو اس سے یہ وزن اکثر آتا ہے، مثلاً: ذِرَاعٌ سے أَذْرُعٌ.

[2] یہ وزن اکثر اجوف سے آتا ہے، خواہ اسم ہو یا صفت۔

وزن جمع	وزن مفرد	واحد	جمع	معانی
أَفْعَالٌ	فُعُلٌ	عُنُقٌ	أَعْنَاقٌ	گردن
	فَعُولٌ	عَدُوٌّ	أَعْدَاءٌ	دشمن
	فِعَلٌ (اسم)	عِنَبٌ	أَعْنَابٌ	انگور
	فَعِيلٌ (صفت)	شَرِيفٌ	أَشْرَافٌ	معزز
فِعْلَةٌ	فَعِيلٌ	صَبِيٌّ	صِبْيَةٌ	بچہ
	فَعَلٌ	فَتًى	فِتْيَةٌ	نوجوان
	فُعَالٌ	غُلَامٌ	غِلْمَةٌ	لڑکا

أَفْعِلَةٌ: یہ وزن اکثر اسم مذکر چار حرفی کی جمع کے لیے آتا ہے جبکہ اُس کا تیسرا حرف مدّہ ہو، مثلاً: طَعَامٌ سے أَطْعِمَةٌ، رَغِيفٌ سے أَرْغِفَةٌ، مضاعف سے صفت بھی اسی وزن پر آتی ہے، مثلاً: حَبِيبٌ سے أَحِبَّةٌ.

جمع کثرت کے اوزان: جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں۔ ان میں سے مشہور مندرجہ ذیل ہیں:

امثلہ

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
①	فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ ہو	أَحْمَرُ	حُمْرٌ	سرخ
②	فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ	حُمُرٌ	گدھا
				كِتَابٌ	كُتُبٌ	کتاب
		فَعِيلٌ	اسم ہو یا صفت بمعنی فاعل ہو	رَغِيفٌ	رُغُفٌ	روٹی
				نَذِيرٌ	نُذُرٌ	ڈرانے والا
		فَعُولٌ	اسم ہو یا صفت بمعنی فاعل ہو	عَمُودٌ	عُمُدٌ	ستون
				صَبُورٌ	صُبُرٌ	صابر
③	فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ	نُوَبٌ	باری

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
	فُعَلٌ	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ تُخْمَةٌ	بُرَقٌ تُخَمٌ	پتھریلا کیچڑ بدہضمی
		فُعْلٰی	اسم تفضیل کی مؤنث ہو	نُصْرٰی	نُصَرٌ	زیادہ مدد کرنے والی عورت
④		فَعْلَةٌ	اسم ہو	بَدْرَةٌ/فِرْقَةٌ	بِدَرٌ/فِرَقٌ	تھیلی/گروہ
⑤	فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور غیر ناقص ہو	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	علم حاصل کرنے والا
⑥	فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور ناقص ہو	قَاضٍ/ قَاضِيٌ	قُضَاةٌ/ قُضَيَةٌ	فیصلہ کرنے والا
⑦	فِعَلَةٌ	فِعْلٌ		قِرْدٌ	قِرَدَةٌ	بندر
⑧	فُعَّلٌ	فَاعِلٌ/فَاعِلَةٌ	صفت ہو	نَائِمٌ/نَائِمَةٌ	نُوَّمٌ	سونے والا
⑨	فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل اور صحیح ہو	جَاهِلٌ	جُهَّالٌ	جاہل
⑩	فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف ہو	زَنْدٌ صَعْبٌ	زِنَادٌ صِعَابٌ	ہاتھ کا گٹ مشکل
		فَعَلٌ	مضاعف، اجوف، ناقص نہ ہو	جَبَلٌ حَسَنٌ	جِبَالٌ حِسَانٌ	پہاڑ نیک
		فَعَلَةٌ	اسم ہو	قَصْعَةٌ رَقَبَةٌ	قِصَاعٌ رِقَابٌ	پیالہ گردن
		فَعِيْلٌ/ فَعِيْلَةٌ	بمعنی فاعل ہو	كَرِيْمٌ/ كَرِيْمَةٌ	كِرَامٌ	بزرگ
		فَعْلٰى	فَعْلَانٌ کی مؤنث ہو	عَطْشٰى	عِطَاشٌ	پیاسی عورت

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
11	فُعُولٌ	فِعْلٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ / حِمْلٌ قُرْءٌ	فُلُوسٌ / حُمُولٌ قُرُوْءٌ	پیسہ / بوجھ حیض
		فَعَلٌ	//	ذَكَرٌ	ذُكُوْرٌ	نر
		فَعْلَةٌ	//	بَدْرَةٌ	بُدُوْرٌ	تھیلی
12	فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	غیر صفت ہو	رَغِيْفٌ	رُغْفَانٌ	روٹی
		فَاعِلٌ	صفت ہو	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ	سوار
		أَفْعَلُ	صفت ہو	أَحْمَرُ	حُمْرَانٌ	سرخ
		فُعَالٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شُجْعَانٌ	بہادر
13	فِعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	صفت ہو	سَرِيْعٌ	سِرْعَانٌ	تیز رفتار
		فُعَالٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شِجْعَانٌ	بہادر
		فُعَلٌ	اسم ہو	صُرَدٌ	صِرْدَانٌ	کنجشک
		فَعَلٌ	اجوف ہو	تَاجٌ / تَوَجٌ	تِيْجَانٌ	تاج
		فُعْلٌ	//	عُوْدٌ	عِيْدَانٌ	لکڑی
14	فَعْلٰى	فَعِيْلٌ	بمعنی مفعول ہو	جَرِيْحٌ	جَرْحٰى	زخمی
15	فِعْلٰى	فَعَلٌ	اس سے صرف دو لفظ استعمال ہوئے ہیں	حَجَلٌ	حِجْلٰى	چکور
		فَعِلَانٌ		ظَرِبَانٌ	ظِرْبٰى	چھوٹا سا جانور
16	فُعَلَاءُ	فَعَالٌ	صفت ہو	جَبَانٌ شُجَاعٌ	جُبَنَاءُ شُجَعَاءُ	بزدل بہادر
		فَعِيْلٌ	صفت ہو	شَرِيْفٌ	شُرَفَاءُ	معزز
		فَاعِلٌ	صفت ہو	شَاعِرٌ	شُعَرَاءُ	شاعر
17	أَفْعِلَاءُ	فَعِيْلٌ	صفت عاقل، ناقص یا مضاعف ہو	غَنِيٌّ / حَبِيْبٌ	أَغْنِيَاءُ / أَحِبَّاءُ	دولت مند / دوست

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
	فُعَالٰی	فَعِیلٌ	صفت ہو	أَسِیرٌ	أُسَارٰی	قیدی
⑱		فَعْلَانٌ	صفت ہو	سَکْرَانٌ	سُکَارٰی	نشئی
	فَعَالٰی	فَعْلَاءُ	اسم ہو	صَحْرَاءُ	صَحَارٰی	جنگل
⑲	//	فِعْلٰی	اسم ہو	فَتْوٰی/ ذِفْرٰی سُعْدٰی	فَتَاوٰی/ ذَفَارٰی سُعَادٰی	شرعی حکم/ گدی عورت کا نام
		فُعْلٰی	صفت ہو	حَرْمٰی	حَرَامٰی	مشکی بکری
		فُعْلٰی		خُنْثٰی	خَنَاثٰی	ہیجڑا

منتہی الجموع کے اوزان

نمبر شمار	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	واحد	جمع	معانی
①	مَفَاعِلُ	مَفْعَلٌ	اسم ظرف ہو	مَضْرِبٌ/مَنْصَرٌ	مَضَارِبُ/مَنَاصِرُ	مارنے/مدد کرنے کی جگہ
		مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ	اسم آلہ ہو	مِضْرَبٌ/ مِضْرَبَةٌ	مَضَارِبُ	مارنے کا آلہ
②	فَوَاعِلُ	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت	كَاهِلٌ/نَاهِقٌ	كَوَاهِلُ/نَوَاهِقُ	کندھا/ ہینگنے والا
		فَاعِلَةٌ	// //	كَاتِبَةٌ/نَائِمَةٌ	كَوَاتِبُ نَوَائِمُ	پیش شانہ/نیند کرنے والا
③	فَعَائِلُ	فَعِيلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِينَةٌ/ نَفِيسَةٌ	سَفَائِنُ/ نَفَائِسُ	کشتی/عمدہ
		فَعُولَةٌ	صفت ہو	عَجُوزَةٌ	عَجَائِزُ	بڑھیا
		فِعَالَةٌ	اسم ہو	حَمَامَةٌ / رِسَالَةٌ	حَمَائِمُ/رَسَائِلُ	کبوتری/خط
		فُعَالَةٌ	//	ذُوَابَةٌ	ذَوَائِبُ	زُلف
		فَعْأَلٌ	//	شَمْأَلٌ	شَمَائِلُ	خصلت
④	فَعَالِیُ	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ/عَذْرَاءُ	صَحَارِیُ عَذَارِیُ	جنگل/ کنواری
		فِعْلٰی	اسم ہو	فَتْوٰی/ذِفْرٰی	فَتَاوِیُ/ذَفَارِیُ	شرعی حکم/پس کوش
⑤	مَفَاعِيلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ ہو	مِصْبَاحٌ	مَصَابِيحُ	چراغ
		مَفْعُولٌ	اسم مفعول ہو	مَلْعُونٌ	مَلَاعِينُ	لعنت شدہ

ملحوظہ: جو اسم رباعی یا ان کا ہم وزن ہو اس کی جمع قیاساً پہلے چار اوزان کے مطابق آئے گی۔ مثلاً: جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ إِصْبَعٌ سے أَصَابِعُ. اگر آخر میں "ۃ" ہو تو وہ گر جاتی ہے، مثلاً: تَجْرِبَةٌ سے تَجَارِبُ. اگر آخری حرف سے پہلے

مدّہ زائدہ ہوتو اسے ''ی'' ماقبل مکسور سے بدل دیا جاتا ہے اور مَفَاعِیلُ کے وزن کی صورت میں جمع بن جاتی ہے، مثلاً: قِرْطَاسٌ سے قَرَاطِيْسُ اور سُلْطَانٌ سے سَلَاطِيْنُ. جو اسم خماسی ہو اس کا آخری حرف گرا کر مَفَاعِلُ کے وزن کے مطابق بنایا جاتا ہے، مثلاً: سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ. اگر آخر سے پہلے مدّہ زائدہ ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، مثلاً: عَنْدَلِيْبُ (بلبل) سے عَنَادِلُ.

نوٹ: جمع کے متعلق درج ذیل امور مدّ نظر رکھنے چاہئیں۔

① کبھی جمع کے حروف واحد کے حروف سے مختلف ہوتے ہیں اس کو الجمع من غیر لفظہ کہتے ہیں، مثلاً: اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع اُوْلُوْا.

② کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، مثلاً: أُمٌّ سے أُمَّهَاتٌ، فَمٌ سے أَفْوَاهٌ اور مَاءٌ سے مِيَاهٌ.

③ کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ اعتباری فرق ہوتا ہے، مثلاً: فُلْكٌ (کشتی) أُسْدٌ کے وزن پر اعتبار کیا جائے تو جمع ہوگا اور اگر قُفْلٌ پر کیا جائے تو واحد ہوگا۔

④ کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں، مثلاً: كَلْبٌ سے أَكْلُبٌ، أَكَالِبُ، حِمَارٌ سے حُمُرٌ، حُمُرَاتٌ، نِعْمَةٌ سے أَنْعُمٌ، أَنَاعِمُ، بَيْتٌ سے بُيُوْتٌ، بُيُوْتَاتٌ.

⑤ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ''ۃ'' کے ساتھ واحد پر اور بغیر ''ۃ'' کے جنس پر اور کبھی اس کے برعکس دلالت کرتے ہیں، ان کو ''اسم جنس'' کہتے ہیں، مثلاً: شَجَرَةٌ (درخت) اور شَجَرٌ (درختوں)، كَمْءٌ (کھنبی) اور كَمْأَةٌ (کھنبیاں) تَمْرَةٌ (کھجور) اور تَمْرٌ (کھجوریں)، جَبْءٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْأَةٌ (بہت سی گھاس)۔

⑥ بعض الفاظ واحد ہوتے ہیں لیکن دلالت جمع پر کرتے ہیں ان کو ''اسم جمع'' کہتے ہیں، مثلاً: قَوْمٌ، رَهْطٌ.

نسبت

علمائے صرف کے نزدیک اسم کے آخر میں ''یّ'' مشدد بڑھانے اور ماقبل مکسور کرنے کو ''نسبت'' کہتے ہیں۔ اور اس نسبت والے اسم کو ''اسم منسوب'' کہتے ہیں۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس چیز کا منسوب الیہ کے ساتھ تعلق ہے، مثلاً: بَاکِسْتَانِیٌّ (جس کا تعلق پاکستان سے ہو)، مُحَمَّدِیٌّ (جو محمد ﷺ کے مذہب کا معتقد ہو)۔

نسبت کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

① جس لفظ کے آخر میں ''تائے تانیث (ۃ)'' ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، مثلاً: مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ، کُوفَۃُ سے کُوفِیٌّ. نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ''ۃ'' بڑھادی جاتی ہے، مثلاً: مَکِّیَّۃٌ، کُوفِیَّۃٌ.

② جو لفظ ناقص فَعِیْلٌ، فَعِیْلَۃٌ اور فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو نسبت کے وقت پہلی ''ی'' کو حذف کرکے دوسری کو واؤ سے بدل کر ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ، غَنِیَّۃٌ سے غَنَوِیٌّ اور اُمَیَّۃٌ سے اُمَوِیٌّ.

③ جو اسم غیر اجوف وغیر مضاعف فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر ہو یا غیر مضاعف فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو تو حرف علت اور ''ۃ'' کا حذف کرنا اور عین کلمے کو فتحہ دینا واجب ہے، مثلاً: مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ، کَھُوْلَۃٌ سے کَھَلِیٌّ اور جُھَیْنَۃٌ سے جُھَنِیٌّ، البتہ طَبِیْعَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقَۃٌ سے سَلِیْقِیٌّ خلاف قاعدہ آتے ہیں۔

④ جو اسم صحیح فَعِیْلٌ یا فُعَیْلٌ کے وزن پر ہو اس کی ''ی'' نہیں گرتی، مثلاً: رَبِیْعٌ سے رَبِیْعِیٌّ اور عُبَیْدٌ سے عُبَیْدِیٌّ، البتہ ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

⑤ جو الف مقصورہ تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو، وہ واؤ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: رِضٰی سے رِضَوِیٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، مثلاً: مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ، البتہ مُصْطَفَوِیٌّ بھی مستعمل ہے۔

⑥ جس الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو وہ بحال رہتا ہے، مثلاً: قُرَّاءٌ سے قُرَّائِیٌّ اگر علامت تانیث کے لیے ہو تو ''و'' سے بدل جاتا ہے، مثلاً: بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ اگر ہمزہ حرف اصلی کے عوض میں ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، مثلاً: سَمَاءٌ سے سَمَائِیٌّ اور سَمَاوِیٌّ.

⑦ جو یائے مشدّد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مثلاً: شَافِعِیٌّ (امام شافعی رحمہ اللہ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی کا پیروکار)۔

⑧ اگر تیسری جگہ "ی" کسرہ کے بعد یا "ی" ہی کے بعد واقع ہوتو وہ "واؤ" سے بدل جاتی ہے اور ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَمٍ [1] سے عَمَوِيٌّ اور حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ. اگر "ی" چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور واؤ سے ابدال دونوں جائز ہیں، مثلاً: دِهْلِيُ سے دِهْلَوِيٌّ اور دِهْلِيٌّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے، مثلاً: مُشْتَرِيُ سے مُشْتَرِيٌّ.

⑨ اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے، مثلاً: أَخٌ [2] سے أَخَوِيٌّ، أَبٌ سے أَبَوِيٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِيٌّ.

⑩ بعض اسماء کی نسبت سماعی ہے، مثلاً: نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ، هِنْدٌ سے هِنْدَوَانِيٌّ [3] مَرْوٌ سے مَرْوَزِيٌّ [4] رَيٌّ سے رَازِيٌّ [5] يَمَنٌ سے يَمَانِيٌّ، بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ.

---

[1] اصل میں عَمِيٌّ تھا قاعدۂ رَضُوا (نمبر 15) جاری ہوا۔

[2] اصل میں أَخَوٌ تھا قاعدۂ قَالَ (نمبر 8) جاری ہوا۔

[3] ہندی تلوار۔ [4] علاقہ مرو کا آدمی۔ [5] رَے شہر کا رہنے والا۔

تصغیر

اسم میں وہ خاص تبدیلی جس سے مدلول کے چھوٹے پن پر دلالت ہو "تصغیر" کہلاتا ہے اور ایسے اسم کو "اسم مصغر" کہتے ہیں۔

اوزان: تصغیر کے درج ذیل پانچ وزن ہیں:

① تین حرفی اسم سے تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ، عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ.

② چار یا پانچ حرفی اسم سے تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو، مثلاً: مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ اور سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ.

③ اگر چوتھا حرف مدّہ ہو تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیْبٌ، قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ اور خَنْدَرِیْسٌ سے خُدَیْرِیْسٌ.

④ جو اسم فَعْلَانٌ اور أَفْعَالٌ کے وزن پر ہو اس سے تصغیر فُعَیْلَالٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: سَکْرَانٌ سے سُکَیْرَانٌ اور أَجْمَالٌ سے أُجَیْمَالٌ.

⑤ اسم خماسی مجرد کی تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، مثلاً: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجلٌ.

نوٹ: ① اگر اسم ثلاثی، مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں "ۃ" ظاہر کر دی جاتی ہے، مثلاً: أَرْضٌ سے أُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ.

② تصغیر میں علامت تانیث، تثنیہ، جمع اور نسبت قائم رہتی ہے، مثلاً: حُبْلیٰ سے حُبَیْلیٰ، طَلْحَةُ سے طُلَیْحَةُ، حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَیْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ اور بَصْرِیٌّ سے بُصَیْرِیٌّ.

③ جو کلمہ حذف کے بعد دو حرفی رہ گیا ہو وہ تصغیر کے وقت اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے، مثلاً: مُذْ سے مُنَیْذٌ، عِدَةٌ سے وُعَیْدَةٌ، اِبْنٌ سے بُنَیٌّ اور بِنْتٌ سے بُنَیَّةٌ.

④ جو الف کلمے میں دوسری جگہ واقع ہو تصغیر کے وقت "واؤ" سے بدل جاتا ہے، مثلاً: ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ. اگر تیسری جگہ ہو تو "ی" سے بدل جاتا ہے، مثلاً: حِمَارٌ سے حُمَیِّرٌ (حُمَیْیِرٌ).

معرفہ ونکرہ

اسم کی دو قسمیں ہیں: ① معرفہ ② نکرہ

① **معرفہ:** وہ اسم جو کسی معیّن شے پر بولا جائے۔

② **نکرہ:** وہ اسم جو کسی غیر معیّن شے پر بولا جائے۔

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں:

① **عَلَم:** جو کسی شخص یا چیز یا جگہ کا نام ہو، مثلاً: زَیْدٌ ، مَکَّۃُ .

② **معرف باللام:** وہ اسم جس پر "اَلْ"[1] داخل ہو، مثلاً: اَلرَّسُوْلُ ، اَلْکِتَابُ اور اَلرَّحِیْقُ الْمَخْتُوْمُ .

③ **ضمیر:** وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر بولا جائے، مثلاً: أَنَا ، أَنْتَ ، هُوَ .

④ **اشارہ:** جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، مثلاً: هٰذَا ، ذَالِكَ .

⑤ **موصول:** وہ اسم جو جملے کا جز نہ بن سکے جب تک صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو، مثلاً: اَلَّذِیْ ، اَلَّذِیْنَ .

⑥ **مضاف:** جو اسم مذکورہ اسماء میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، مثلاً: کِتَابُ زَیْدٍ ، کِتَابُ الرَّجُلِ ، کِتَابِیْ ، کِتَابُ هٰذَا ، کِتَابُ الَّذِیْ عِنْدَكَ .

⑦ **منادیٰ:** وہ اسم جس پر حرف ندا داخل ہو، مثلاً: یَا رَجُلُ (یَا ، اَیَا ، هَیَا ، اَیْ ، هَمْزَہ) حروف ندا ہیں۔

---

[1] خلیل کے نزدیک "اَلْ" حرف تعریف ہے، سیبویہ کے نزدیک "لْ" حرف تعریف ہے چونکہ یہ پڑھنا دشوار تھا، اس لیے شروع میں ہمزۂ وصل لگا کر "اَلْ" بنا دیا اور مبرد کے نزدیک صرف "اَ" حرف تعریف ہے اس کے بعد لام کا اضافہ اس لیے کیا کہ ہمزۂ تعریف اور ہمزۂ استفہام کے درمیان فرق ہو جائے۔

ضمائر

تعریف: ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر بولا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ① ضمیر متصل ② ضمیر منفصل

① **ضمیر متصل:** جو تنہا نہ آ سکے بلکہ دوسرے کلمہ کا جز بن کر آئے، مثلاً: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر ہے۔

② **ضمیر منفصل:** وہ ضمیر جو مستقل کلمے کی حیثیت رکھے اور تنہا آ سکے، مثلاً أَنَا ، أَنْتَ .

اعرابی لحاظ سے ضمائر تین طرح سے آتی ہیں:

① مرفوع ② منصوب ③ مجرور

اس طرح ضمائر کی مستعمل پانچ صورتیں بنتی ہیں:

① مرفوع متصل ② مرفوع منفصل ③ منصوب متصل

④ منصوب منفصل ⑤ مجرور متصل

① **ضمیر مرفوع متصل:** فاعل کی وہ ضمیریں جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ
حاضر	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ
متکلم	ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا		ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	

② **ضمیر مرفوع منفصل:** رفعی حالت میں وہ ضمیریں جو الگ الگ آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ

متکلم	أَنَا	نَحْنُ		أَنَا	نَحْنُ	

③ **ضمیر منصوب متصل:** نصبی حالت میں وہ ضمیریں جو متصل آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ
حاضر	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُنَّ
متکلم	ضَرَبَنِيْ[1]	ضَرَبَنَا		ضَرَبَنِيْ	ضَرَبَنَا	

④ **ضمیر منصوب منفصل:** نصبی حالت میں وہ ضمیریں جو منفصل آتی ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ
حاضر	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ
متکلم	إِيَّايَ	إِيَّانَا		إِيَّايَ	إِيَّانَا	

اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

① **ضمیر مستتر:** وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ ذہن میں تسلیم کی جائے، مثلاً: ضَرَبَ، ضَرَبَتْ. ان میں ضمیر مستتر ہے جسے سمجھانے کے لیے هُوَ اور هِيَ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

② **ضمیر بارز:** وہ ضمیر جو لفظوں میں مذکور ہو اور یہ گیارہ ہیں: ا، و، ن، تِ، تُمَا، تُمْ، تُنَّ، نَا، ی.

⑤ اس کی دو قسمیں ہیں:

[1] ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبِيْ ہونا چاہیے تھا، چونکہ ''ی'' ماقبل مکسور چاہتی ہے اور ماضی پر مبنی برفتحہ ہونے کی وجہ سے کسرہ نہیں آسکتا تو درمیان میں ''ن'' بڑھا دیا۔ اسے ''نون وقایہ'' کہتے ہیں۔

① ضمیر مجرور متصل[1] (بحرف جار)

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ
متکلم	لِیْ	لَنَا		لِیْ	لَنَا	

② ضمیر مجرور متصل : (باضافت)

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَارُهٗ[2]	دَارُهُمَا	دَارُهُمْ	دَارُهَا	دَارُهُمَا	دَارُهُنَّ
حاضر	دَارُكَ	دَارُكُمَا	دَارُكُمْ	دَارُكِ	دَارُكُمَا	دَارُكُنَّ
متکلم	دَارِیْ	دَارُنَا		دَارِیْ	دَارُنَا	

---

[1] ضمیر مجرور منفصل نہیں آتی کیونکہ ضمیر مجرور حرف جار یا اضافت کی وجہ سے آتی ہے اور ان دونوں کا متصل ہو کر آنا ضروری ہے۔

[2] ضمیر ''ہ'' کا ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو واؤ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً: ضَرَبَهٗ اگر مکسور ہو تو ''یائے'' معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً: بِهٖ . اگر ماقبل ساکن ہو تو ضمہ یا کسرہ کی آواز میں ادا کیا جاتا ہے، مثلاً: اِضْرِبْهُ، فِيْهِ .

اسمائے اشارہ

تعریف: جس لفظ کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''اسم اشارہ'' کہتے ہیں اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مُشَارٌ اِلَيْهِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر کلام کا جز بنتے ہیں، مثلاً: هٰذَا الْكِتَابُ جَدِيْدٌ.
ھذا اسم اشارہ ''الکتاب'' مشار الیہ دونوں مل کر مبتدا اور جَدِيْدٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: ① اشارۂ قریب ② اشارۂ بعید

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
اشارۂ قریب	هٰذَا [1]	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ/اُوْلٰى
اشارۂ بعید	ذَاكَ/ذٰلِكَ	ذَانِكَ	اُولٰئِكَ/اُولٰكَ	تِلْكَ/ تِيْكَ	تَانِكَ	اُولٰئِكَ/اُولَاكَ

نوٹ: جب کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہو تو قریب کے لیے هُنَا، هٰهُنَا اور بعید کے لیے، هُنَاكَ ، هُنَالِكَ، هَنَّا، هِنَّا، ثَمَّ اور ثَمَّةُ استعمال ہوتے ہیں۔

---

[1] اصل اسم اشارہ ''ذا'' ہے۔ شروع میں مخاطب کو تنبیہ کرنے کے لیے ''ھا'' بڑھا دی جاتی ہے جس سے اسم اشارۂ قریب بن جاتا ہے۔ اگر آخر میں ''كَ ، لَكَ'' بڑھا دیا جائے تو اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے۔ اسم اشارہ ''ذا'' کے علاوہ تَا، تِهٖ، تِهِيْ، تِيْ (واحد مذکر کے لیے) اور ''ذِهِيْ، ذِيْ'' (واحد مونث کے لیے) بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اسمائے موصول

تعریف: وہ اسم جو جملے کا مکمل جز نہ بن سکے جب تک اس کے ساتھ صلہ اور ضمیر عائد نہ ہو، مثلاً: جَاءَ الَّذِیُ أَبُوْهُ عَالِمٌ.

اس مثال میں اَلَّذِیُ اسم موصول ہے اور أَبُوْهُ عَالِمٌ جملہ خبریہ صلہ ہے موصول اور صلہ مل کر جَاءَ فعل کا فاعل بنا، اگر صلہ نہ لگایا جائے تو اکیلا موصول فاعل نہیں بن سکتا۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
رفعی حالت	اَلَّذِیُ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیُنَ	اَلَّتِیُ	اَلَّتَانِ	اَللَّاتِیُ/اَللَّوَاتِیُ
نصبی وجری حالت	اَلَّذِیُ	اَلَّذَیْنِ	اَلْأُوْلٰی	اَلَّتِیُ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّائِیُ، اَللَّاءِ

نوٹ: مَنْ (اکثر ذوی العقول کے لیے)، مَا (غیر ذوی العقول کے لیے)، أَیٌّ اور أَیَّةٌ اور الف لام بمعنی اَلَّذِیُ (جو اسم فاعل و اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے) یہ بھی اسمائے موصول میں سے ہیں۔

تمرین

① علامات تانیث کتنی ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔
② ذات کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کیجیے۔
③ اسم مقصورہ اور ممدودہ سے تثنیہ بنانے کا طریقہ بتلائیں۔
④ جمع کی تعریف و اقسام بیان کریں۔
⑤ جمع قلّت کے کتنے وزن ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیجیے۔
⑥ جمع کثرت کے چند مشہور وزن بتلائیں۔
⑦ اسم مقصورہ اور ممدودہ کے آخر میں ''ی'' نسبت لگاتے وقت کیا تبدیلی آتی ہے؟
⑧ تصغیر بنانے کے چند قواعد بیان کیجیے۔
⑨ معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال سے وضاحت کریں۔
⑩ ضمیر مرفوع منفصل اور ضمیر مجرور متصل کی گردان کیجیے۔
⑪ اسم اشارہ اور مشار الیہ کی وضاحت کرتے ہوئے اسمائے اشارہ قریب اور بعید کی گردان کیجیے۔

اسمائے عدد

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں: ① اسم عدد ذاتی ② اسم عدد وصفی

① اسم عدد ذاتی: وہ عدد جو کسی شے کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے، مثلاً: اِثْنَانِ (دو)، ثَلٰثَةٌ (تین)۔

② اسم عدد وصفی: وہ عدد جو کسی شے کے افراد کی ترتیب پر دلالت کرے، مثلاً: ثَانِیُ (دوسرا)، ثَالِثٌ (تیسرا)۔

اسمائے عدد ذاتی کا تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل استعمال ہے۔

عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	عدد	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
1	وَاحِدٌ/أَحَدٌ	وَاحِدَةٌ/إِحْدٰی	11	أَحَدَعَشَرَ	إِحْدٰی عَشَرَةَ
2	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ/ثِنْتَانِ	12	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَاعَشَرَةَ
3	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	13	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
4	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ	14	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشَرَةَ
5	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	15	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَةَ
6	سِتَّةٌ	سِتٌّ	16	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشَرَةَ
7	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	17	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَةَ
8	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٌ	18	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِ عَشَرَةَ
9	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	19	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشَرَةَ
10	عَشَرٌ	عَشَرَةٌ	20	عِشْرُوْنَ	عِشْرُوْنَ

نوٹ: ① عربی زبان میں اصل عدد بارہ (12) ہیں وَاحِدٌ تا عَشَرٌ، مِائَةٌ اور اَلْفٌ ان کو ترکیب دے کر گنتی بنائی جاتی ہے۔

② ایک اور دو کا عدد (اکائی کی حالت میں ہو یا کسی دہائی سے مل کر آئے) ہمیشہ قیاس کے مطابق آتا ہے، یعنی معدود (تمیز) مذکر ہو تو عدد مذکر ہوگا۔ اگر مؤنث ہو تو مؤنث ہوگا، مثلاً: رَجُلٌ وَّاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ. اور تین تا دس ہمیشہ

خلاف قاعدہ آتے ہیں، مثلاً: ثَلٰثَةُ رِجَالٍ، ثَلٰثُ نِسْوَةٍ. عَشَرَ دہائی کی صورت میں قیاس کے مطابق آئے گی، البتہ عِشْرُوْنَ ...... تِسْعُوْنَ کی دہائیاں ہمیشہ مذکر ہی آتی ہیں، مثلاً: ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا و ثَلَاثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً، ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا ، ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَأَةً. اور مِائَةٌ(100) اور أَلْفٌ(1000) بھی مذکر ومؤنث کے لیے یکساں آتے ہیں۔

③ ان عددوں کو ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچ جاتا ہے، مثلاً: مِائَةُ أَلْفٍ (ایک لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ (دس لاکھ)۔

④ ادائیگی کے وقت پہلے اکائی (أَحَاد)، پھر دہائی (عَشَرَات)، پھر سینکڑہ (مِآت)، پھر ہزار (أُلُوْف) بولے جاتے ہیں، مثلاً: عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ وَمِائَةٌ وَّأَلْفُ رُوْبِيَّةٍ (1111) اس کے برعکس ادائیگی بھی درست ، مثلاً: أَلْفٌ وَّمِائَةٌ وَّأَحَدَ عَشَرَ رُوْبِيَّةً (1111)۔

⑤ ایک، دو کی تمیز لانے کی ضرورت نہیں ہوتی "3 تا10" کی تمیز جمع مجرور آتی ہے، مثلاً: أَرْبَعَةُ رِجَالٍ. 11 تا99 کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے، مثلاً: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ 100 اور 1000 کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے، مثلاً: مِائَةُ رَجُلٍ وَأَلْفُ رَجُلٍ.

② اسمائے عدد وصفی: پہلا عدد مذکر کے لیے أَفْعَلُ اور مؤنث کے لیے فُعْلٰى اور دو سے دس تک مذکر کے لیے فَاعِلٌ اور مؤنث کے لیے فَاعِلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

عدد وصفی مذکر	عدد وصفی مؤنث	اُردو
أَوَّلُ	أُوْلٰى	پہلا
ثَانٍ	ثَانِيَةٌ	دوسرا
ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ	تیسرا
رَابِعٌ	رَابِعَةٌ	چوتھا
خَامِسٌ	خَامِسَةٌ	پانچواں
سَادِسٌ	سَادِسَةٌ	چھٹا
سَابِعٌ	سَابِعَةٌ	ساتواں
ثَامِنٌ	ثَامِنَةٌ	آٹھواں

تَاسِعٌ	تَاسِعَةٌ	نواں
عَاشِرٌ	عَاشِرَةٌ	دسواں

نوٹ: دس کے بعد عددِ وصفی بھی اسی انداز سے ترتیب دیے جائیں گے، مثلاً: حَادِيُ عَشَرَ (گیارھواں) ثَانِيُ عَشَرَ (بارھواں)۔

اعداد کسری: اس سے مراد وہ اعداد ہیں جن کے ذریعہ کسی شے کا آدھا، تہائی اور چوتھائی وغیرہ ہونا بیان کیا جائے، نِصْفٌ کے علاوہ ایک تہائی سے دسویں حصہ تک اعدادِ کسری فُعُلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہیں۔

نِصْفٌ (1/2)	ثُلُثٌ (1/3)	رُبُعٌ (1/4)
خُمُسٌ (1/5)	سُدُسٌ (1/6)	سُبُعٌ (1/7)
ثُمُنٌ (1/8)	تُسُعٌ (1/9)	عُشُرٌ (1/10)

نوٹ: عُشُرٌ کے بعد اعداد کسری بیان کرنے کے لیے لفظ جُزْءٌ استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: جُزْءٌ مِّنْ أَحَدَعَشَرَ (1/11) وغیرہ۔

حروف

حروف کی دو قسمیں ہیں: ① حروف عاملہ ② غیر عاملہ

① **حروف عاملہ**: وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہوتے ہیں اور اس میں عمل کرتے ہیں۔ حروف عاملہ کی کئی اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

① **حروف جرّ**: وہ حروف جو اسم پر داخل ہوکر اسے جر دیتے ہیں اور یہ تعداد میں سترہ ہیں:

بَاؤٌ، تَاؤٌ، کَافُ وَلَامُ و واؤ، مُنْذُومُذُ، خَلاَ

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

حروف جر	مثالیں	معانی
بَ	﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾	اپنے رب کے نام سے پڑھیے۔
تَ	﴿ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾	اللہ کی قسم! میں تمھارے بتوں کو (توڑنے کے لیے) ضرور تدبیر کروں گا۔
كَ	﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾	اس جیسی کوئی چیز نہیں۔
ل	﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ ﴾	اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے۔
وَ	﴿ وَالْعَصْرِ ﴾	زمانے کی قسم!
مُذْ، مُنْذُ	مَارَاَيْتُهٗ مُذْ/مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ	میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔
خَلاَ	رَاَيْتُ الْقَوْمَ خَلاَزَيْدٍ	میں نے زید کے علاوہ تمام کو دیکھا۔
رُبَّ	رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ	میں نے کئی معزز لوگوں سے ملاقات کی۔
حَاشَا	جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَازَيْدٍ	زید کے علاوہ تمام قوم آگئی۔
مِنْ	﴿ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾	یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

عَدَا [1]	مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ	میں زید کے علاوہ قوم کے پاس سے گزرا۔
فِیْ	﴿فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾	ان کے دلوں میں بیماری ہے۔
عَنْ	﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾	وہ (کافر) آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔
عَلٰی	﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾	بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔
حَتّٰی	﴿سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾	وہ (رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔
اِلٰی	﴿اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا﴾	اس کی انتہا تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

② **حروف مشبہ بالفعل:** وہ حروف جو فعل کے مشابہہ ہونے کی وجہ سے عمل کرتے ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع [2] دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ (6) ہیں۔

اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ،

ناصب اسم اند و رافع درخبر ضد ماولا

حرف مشبہ بالفعل	مثالیں	معانی
اِنَّ [3]	﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ﴾	بے شک آپ کے رب کو علم ہے۔
اَنَّ	﴿يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ﴾	وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال ہمیشہ اسے زندہ رکھے گا۔
كَاَنَّ	كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ / كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ	گویا وہ سائبان ہے۔/ زید شیر کی مانند ہے۔

[1] عَدَا اور خَلَا سے پہلے مَا آجائے تو پھر یہ فعل ہوں گے، ھُوَ ضمیر ان میں فاعل ہوگی اور بعد میں آنے والا اسم مفعول بہ کی وجہ سے منصوب ہوگا، مثلاً: جَاءَ الرَّهطُ مَاعَدَا زَيْداً (زید کے علاوہ تمام قافلہ آگیا)۔

[2] ان کے بعد مَا آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے، اسے ما کافۃ کہتے ہیں۔ جیسے ﴿اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

[3] ابتدائے کلام، باب قَالَ يَقُوْلُ کے بعد اور جب اس کی خبر پر لام تاکید آئے تو اِنَّ آتا ہے، جیسے: ﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ﴾، ﴿قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ اور ﴿اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ﴾ اور وسط کلام اور باب عَلِمَ يَعْلَمُ کے بعد اَنَّ آتا ہے، بشرطیکہ اس کی خبر پر لام نہ ہو، جیسے: ﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ﴾، وسط کلام کا مطلب یہ ہے کہ یہ سابقہ کلام کا جز ہے، مثلاً: فاعل، مفعول وغیرہ۔

لَيۡتَ [1]	﴿ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴾ لَيۡتَ الشَّبَابَ يَعُوۡدُ	کاش! میری قوم جان لے۔ کاش! جوانی لوٹ آئے۔
لَعَلَّ	﴿ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِكَ اَمۡرًا ﴾	شاید اس کے بعد اللہ نیا حکم بھیج دے۔
لٰكِنَّ	﴿ وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ ﴾	وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی شدید ہوگا۔

③ **حروف ندا:** وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو بلایا جائے۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ ان کے بعد اسم معرفہ مضموم اور اسم مضاف منصوب ہوتا ہے، مثلاً: ﴿ يٰجِبَالُ اَوِّبِيۡ مَعَهٗ ﴾، ﴿ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِيۡ دِيۡنِكُمۡ ﴾ حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں: يَا ، أَيَا ، هَيَا ، أَيۡ، هَمزہ. یا قریب وبعید دونوں کے لیے، أَيَا ،هَيَا صرف بعید کے لیے اور أَيۡ ، ھمزہ صرف قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

④ **حروف شرط:** یہ تعداد میں چار ہیں: إِنۡ ، لَوۡ ، لَوۡلَا ، أَمَّا.

حروف شرط	امثلہ	معانی
إِنۡ	﴿ اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ ﴾	اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا۔
لَوۡ	﴿ لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ﴾	اگر آپ نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔
لَوۡلَا	﴿ لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴾	اگر اللہ کی طرف سے پہلے ہی (ایک بات) لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم نے جو (فدیہ لیا) اس کے بدلے تمھیں بڑا عذاب آ پکڑتا۔
أَمَّا	﴿ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰى فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴾	لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا آپ اس کی فکر میں ہیں۔

⑤ **حروف نواصب:** وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، یہ تعداد میں چار ہیں۔

أَنۡ ولَنۡ، پس کَیۡ، إِذَنۡ ایں چار حرفِ معتبر
نَصۡبِ مُسۡتَقۡبِل کند ایں جملہ دائم اقتضاء

[1] لَيۡتَ ممکن الحصول اور غیر ممکن الحصول دونوں کی تمنا کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ لَعَلَّ صرف ممکن الحصول کے لیے آتا ہے۔

⑥ **حروف جوازم**: وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، یہ تعداد میں پانچ[1] ہیں۔

إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لَائے نہی نیز

پنج حرف ایں جازم فعل اند ہریکے بے دغا

⑦ **حروف نفی**: یہ دو حرف ہیں: مَا اور لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مثلاً: مَا زَيْدٌ قَائِمًا ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ (یہ انسان نہیں ہے۔)، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ، ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ﴾ (نہ اس سے سر چکرائیں گے)۔

[1] حروف نواصب و جوازم کا تفصیلی بیان فعل مضارع کی بحث میں گزر چکا ہے۔

② **حروف غیر عاملہ**: وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہو کر کوئی عمل نہیں کرتے۔ ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

① **حروف عطف**: وہ حروف جن کے ذریعے ماقبل کلمے یا جملے پر عطف کیا جائے، یہ تعداد میں دس ہیں۔ وَ ، فَ ، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اِمَّا ، اَمْ ، اَوْ ، بَلْ ، لَا ، لٰکِنْ۔[1]

حروف عطف	مثالیں	معانی
وَ	﴿ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ﴾	یہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے۔
فَ	﴿ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴾	چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے انھیں ایک (مقرر) وقت تک فائدہ دیا۔
ثُمَّ	﴿ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴾﴿ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴾	پھر اس کے لیے راہ آسان کر دی، پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔
حَتّٰی	مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْاَنْبِيَاءُ	لوگ وفات پا گئے یہاں تک کہ انبیا بھی۔
اَوْ	﴿ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ﴾	میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔
اِمَّا	﴿ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴾	بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔
اَمْ	﴿ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾	آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔
لَا	﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ جَاءَنِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو	جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔ میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں آیا

[1] وَ ، فَ، ثُمَّ اور حَتّٰی دو چیزوں کو اکٹھا کرنے کے لیے آتے ہیں "وَ" مطلق جمع کرنے کے لیے "فَ" ترتیب بلا مہلت کے لیے "ثُمَّ اور حَتّٰی" ترتیب مہلت کے لیے آتے ہیں، اَوْ ، اِمَّا ، اَمْ دو کاموں میں سے ایک کو (مبہم طور پر) ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ لَا ، بَلْ، لٰکِنْ دو کاموں میں سے ایک کو (معین طور پر) ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

بَلْ	﴿بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ﴾	بلکہ وہ (کفار) شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔
لٰكِنْ	﴿وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾	اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے تھے۔

② **حروف تنبیه:** وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے، یہ تین ہیں:

أَلَا ، أَمَا ، هَا.

حروف تنبیہ	مثالیں	معانی
أَلَا	﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ﴾	خبردار! یقیناً وہی فساد کرنے والے ہیں۔
أَمَا	أَمَا! وَاللّٰهِ! حَتّٰى تَمُوْتَ	خبردار! اللہ کی قسم، میں تو تیرے مرنے تک کفر (اختیار نہیں کروں گا۔)
هَا	هَا! زَيْدٌ قَائِمٌ / ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ﴾	دیکھیے! زید کھڑا ہے۔ لو! میرا نامۂ اعمال پڑھو۔

③ **حروف ایجاب:** وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو اس کے سوال کا جواب دیا جائے۔ یہ پانچ حروف ہیں:

نَعَمْ، أَجَلْ، جَيْرِ، بَلٰى ، إِيْ.

حروف ایجاب	استعمال ⇩	مثالیں ⇩	معانی ⇩
نَعَمْ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	أَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ! لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ اس کے جواب میں نَعَمْ	کیا زید آیا؟ کے جواب میں ہاں! شاید اس چیز نے تمھیں تکلیف دی ہو۔ کے جواب میں ہاں!
أَجَلْ	//	لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ اس کے جواب میں أَجَلْ	شاید اس چیز نے تمھیں تکلیف دی ہو[1] کے جواب میں ہاں!
جَيْرِ	//	أَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں جَيْرِ	کیا زید آیا؟ کے جواب میں ہاں!
بَلٰى	نفی کے اثبات کے لیے	﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کے جواب میں ﴿بَلٰى﴾	کیا میں تمھارا رب نہیں؟ کے جواب میں کیوں نہیں؟

[1] ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اچھے اعمال کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتا کر یہ سوال کیا پھر اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتا کر پوچھا تو اس نے یہ جواب دیا۔

إِیْ	قسم کے ساتھ آتا ہے۔	﴿ اَحَقٌّ هُوَ ﴾ کے جواب میں ﴿ اِیْ وَرَبِّیْ ﴾	کیا وہ (عذاب) سچ مچ آئے گا؟ کے جواب میں ہاں! میرے رب کی قسم!

④ **حروف تفسیر** : وہ حروف جن کے ساتھ ماقبل کی تفسیر کی جاتی ہے، یہ دو حرف ہیں:

أَیْ ، أَنْ.

حروف تفسیر	استعمال ⇩	مثالیں ⇩	معانی ⇩
أَیْ	ماقبل کی تفسیر کے لیے	﴿ وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ ﴾ أَیْ اَهْلَ الْقَرْيَةَ	بستی سے سوال کرو، یعنی بستی والوں سے۔
أَنْ	ماقبل کی تفسیر جو فعل یا قول کے معنی میں ہو۔	﴿ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴾	ہم نے اسے آواز دی اے ابراہیم!

⑤ **حروف ردع**: وہ حرف جس کے ذریعے کسی کو زجر کی جائے، یہ صرف ایک حرف کَلَّا ہے جو اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے، مثلاً: ﴿ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴾ کے جواب میں ﴿ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴾ یعنی ہرگز نہیں! کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ اور "حَقًّا" کے معنی میں بھی آتا ہے، مثلاً: ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (یقیناً عنقریب تم جان لو گے)۔

⑥ **حروف استفہام** : وہ حروف جن کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے، یہ تین حروف مَا، أَ، هَلْ ہیں اور ابتدائے کلام میں آتے ہیں، مثلاً: ﴿ مَا الْقَارِعَةُ ﴾ (کیا ہے کھٹکھٹانے والی؟) ﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ ﴾ (کیا نہیں ہم نے کھول دیا؟) ﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ (کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی بات آگئی ہے؟)۔

نوٹ: استفہام کے لیے کچھ اسماء بھی استعمال کیے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

اسمائے استفہام	مثالیں	معانی
مَنْ	﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ ﴾	کون ہے سفارشی؟
مَاذَا	﴿ مَاذَا تَرٰى ﴾	تیری کیا رائے ہے؟
مَتٰى	﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ﴾	اللہ کی مدد کب آئے گی؟
أَنّٰى	﴿ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ﴾	تجھے یہ کہاں سے ملا؟
مَا	﴿ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴾	اے موسیٰ! وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

أَيُّ	﴿مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ﴾	کس چیز سے اُسے پیدا کیا؟
أَيَّانَ	﴿اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ﴾	قیامت کب آئے گی؟
أَيْنَ	﴿اَيْنَ الْمَفَرُّ﴾	کہاں ہے بھاگنا؟

⑦ **حروف التحضيض والتوبيخ:** وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو ترغیب یا زجر و توبیخ کی جاتی ہے، یہ حرف چار ہیں: هَلَّا ، أَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا.

- جب فعل ماضی پر داخل ہوں تو توبیخ و ندامت کا فائدہ دیتے ہیں، مثلاً: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (تو نے عصر کی نماز ادا کیوں نہیں کی؟)
- جب فعل مضارع پر داخل ہوں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں، مثلاً: هَلَّا تُصَلِّيْ (تو نماز ادا کیوں نہیں کرتا؟)

⑧ **حروف مصدر:** وہ حروف جو فعل کو مصدری معنی میں کر دیتے ہیں، یہ تین ہیں: مَا ، أَنْ، أَنَّ "مَا اور أَنْ" جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں، مثلاً: ﴿فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا﴾ (اس قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے) اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، مثلاً: ﴿يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ﴾ أَيْ يَحْسَبُ خُلُوْدَ مَالِهٖ

⑨ **حرف توقع:** وہ حرف جس کے ذریعے متوقع فعل کی خبر دی جائے، یہ صرف ایک حرف ہے وہ "قَدْ" ہے۔ یہ حرف ماضی میں تحقیق کے معنی پیدا کر دیتا ہے، مثلاً: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز کھڑی ہو گئی ہے) اور مضارع میں تقلیل کے معنی پیدا کر دیتا ہے، مثلاً: اَلْجَوَادُ قَدْ يَبْخَلُ (سخی آدمی کبھی کنجوسی کرتا ہے)۔

⑩ **حروف تاکید:** وہ حروف جن کے ذریعے تاکید کی جاتی ہے اس کے لیے لام مفتوح اور نون تاکید کا استعمال کیا جاتا ہے، نون تاکید فعل کے لیے اور لام مفتوح اسم اور فعل دونوں کے لیے آتا ہے، مثلاً: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ "اگر آسمان و زمین میں اللہ کے علاوہ بھی معبود ہوتے تو یہ (زمین و آسمان) درہم برہم ہو جاتے۔" ﴿اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾ "یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔" ﴿وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾ "اللہ کی قسم! میں تمھارے بتوں کو (توڑنے کے لیے) ضرور تدبیر کروں گا۔"

تمرین

① اسم عدد کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی تعریف کیجیے۔

② مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:
پانچ مرد، آٹھ لڑکیاں، سولہ طالب علم، 3596 لڑکے

③ حروف جارہ کون سے ہیں؟ مع مثالیں وضاحت کریں۔

④ حروف ندا کون سے ہیں اور ان کا کیا عمل ہے؟

⑤ حروف عاطفہ مع مثالیں بیان کریں۔

⑥ حروف تفسیر کتنے ہیں اور ان کے داخل ہونے پر کیا تبدیلی آتی ہے؟

⑦ اسماء و حروف استفہام بیان کریں۔

⑧ حروف توبیخ و مصدر کتنے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔

⑨ حروف توقع اور تاکید مع مثالیں تحریر کریں۔

⑩ مندرجہ ذیل حروف میں عاملہ و غیر عاملہ کی شناخت کریں۔
حَتّٰی، لَعَلَّ، أَمْ، بَلْ، هَيَا، أَجَلْ، أَمَّا، مَتٰى، أَينَ، أَنْ.